اولیائے ڈھوک قاضیاں شریف

و

تحفۂ قادریہ (منظوم)

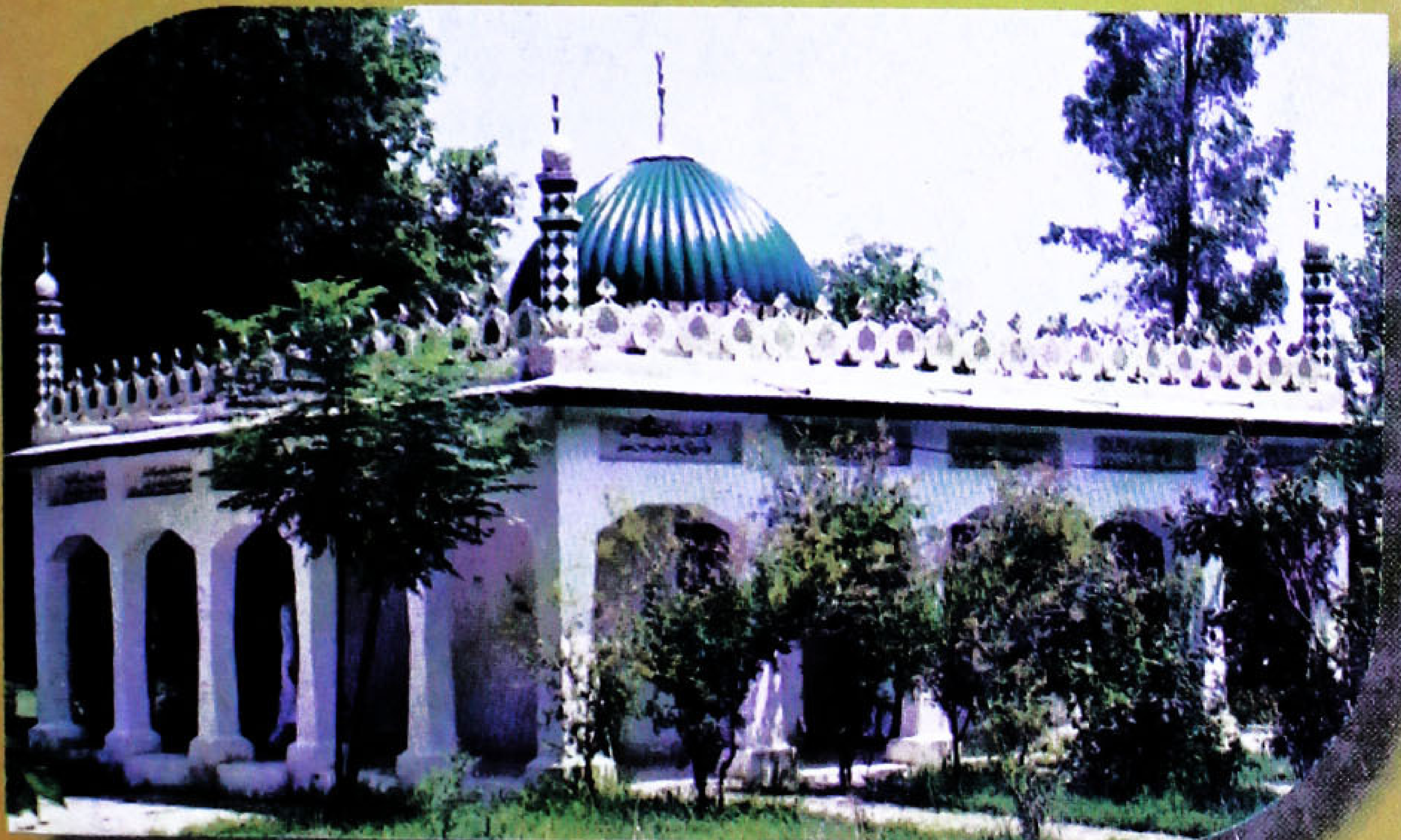

ترتیب واہتمام

افتخار احمد حافظ قادری

حسبِ خواہش

قاضی رئیس احمد قادری

ناشر

بزمِ غلامانِ غوثِ اعظمؒ

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com
Marfat.com

ذخیرۂ پروفیسر محمد اقبال مجددی

جو 2014ء میں پنجاب یونیورسٹی لائبریری کو

ہدیہ کیا گیا۔

CALL NO.
PUNJAB UNIVERSITY LIBRARY
LAHORE

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے خاصۂ خاصانِ رسل وقتِ دعا ہے
اُمت پہ تیری آ کے عجب وقت پڑا ہے
فریاد ہے اے کشتیٔ اُمت کے نگہبان
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

بنا دیتی ہے خاک کو کیمیا
بزرگوں کی صحبت بڑی چیز ہے

Marfat.com
Marfat.com

© جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

129502/

نام کتاب	اولیائے ڈھوک قاضیاں شریف وتحفۂ قادریہ (منظوم)
موضوع	تصوف، تذکرۂ بزرگانِ دین
ترتیب واہتمام	افتخار احمد حافظ قادری
ناشر	بزمِ غلامانِ غوثِ اعظمؒ
حسبِ خواہش	حضرت قاضی رئیس احمد قادری
تاریخ اشاعت	شوال المکرّم 1424ھ
	دسمبر 2003ء
تعداداشاعت	1000 (ایک ہزار)
ہدیہ	-/250روپے

129502/

ناشر و ملنے کا پتہ

1- بزمِ غلامانِ غوثِ اعظمؒ

2- آستانۂ عالیہ قادریہ سلطانیہ
ڈھوک قاضیاں شریف/تخت پڑی
رِوات، راولپنڈی۔

Marfat.com

اولیائے ڈھوک قاضیاں شریف

وتحفۂ قادریہ (منظوم)

دعائے خصوصی

السید محمد خلیفہ الحیزم الحسنی الحسینی

السید تیسیر محمد یوسف الحسنی السمہودی

المدینة المنورة

باجازت

شہزادۂ غوث الثقلین السید محمد انور گیلانی قادری

سجادہ نشین آستانہ عالیہ سدرہ شریف

حسب خواہش

حضرت قاضی رئیس احمد قادری مدظلہ العالی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ قادریہ ساطا

ترتیب واہتمام

افتخار احمد حافظ قادری ۔2003

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ

محمد ﷺ کی اُلفت بڑی چیز ہے
خُدا دے یہ دولت بڑی چیز ہے

Marfat.com

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر
حمد باری تعالیٰ/نعت رسول مقبول ﷺ	7/6
منقبت ولی کامل حضرت قاضی محمد حسن قادریؒ	8
انتساب کتاب	9
پیش لفظ (بزرگوں کی صحبت)	10
تصوف اور اس کی حقیقت/صوفیاء کا عمومی تعارف	21/18
اولیائے ڈھوک قاضیاں شریف	22
قاضیان نامہ (فارسی) از ڈاکٹر محمد حسین تسبیحی	64
قطعات تاریخ طباعت کتاب/قطعہ تاریخ وصال	68/66
حضرت قاضی محمد حسن قادریؒ کی بغداد شریف میں سند بیعت کا عکس	69
تاثرات از سجادہ نشین آستانہ قادریہ سلطانیہ	70
شجرات نسب و طریقت اولیائے ڈھوک قاضیاں شریف	71
آستانہ ڈھوک قاضیاں شریف میں سالانہ محافل	79
اولیائے ڈھوک قاضیاں شریف کی رنگین تصاویر	81
کتاب تحفۂ قادریہ	89
شجرہ نسب و طریقت حضرت دیوان حضوری	239/238

Marfat.com

Marfat.com

حمدِ باری تعالیٰ

از حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

تا اَبد یا رب ز تو من لطفہا دارم امید — از تو گر امید ببرم از کجا دارم امید

ہم فقیرم، ہم غریبم، بیکس و بیمارِ ناتوان — یک قدح زان شربتِ دارالشفا دارم امید

نا امیدم از خود و از جملۂ خلقِ جہان — از ہمہ نو میدم امّا از تو می دارم امید

ہر کسے امید دارد از خدا و جُز خدا — لیک محیؔ شد کہ از تو من تُرا دارم امید

''محیؔ'' می گوید کہ خونِ من حبیبِ من بریخت — بعد ازین کشتن ز تو من لطفہا دارم امید

★★★★★★★

۱۔ اے میرے رب کریم میں تجھ سے لطف وکرم کی امید رکھتا ہوں۔ اگر تجھ سے امید نہ رکھوں تو پھر کس سے امید رکھوں۔

۲۔ میں فقیر ہوں، میں غریب ہوں، بے کس اور ناتوان بیمار ہوں، میں آپ کے شفا بخش شربت کے ایک جام کی امید رکھتا ہوں۔

۳۔ میں اپنی ذات اور جملہ مخلوقات سے نا امید ہوں۔ سب سے نا امید ہوں لیکن آپ سے امید رکھتا ہوں۔

۴۔ اے میرے پروردگار ہر شخص تجھ سے تیری اور تیرے علاوہ اور دوسری چیزوں کی بھی امید رکھتا ہے لیکن میں آپ سے صرف آپ ہی کی ذات کی امید رکھتا ہوں۔

۵۔ محی کہتا ہے کہ میرا خون میرے حبیب نے بہایا ہے۔ اس خون کے بعد بھی اسی کے لطف وکرم کی امید رکھتا ہوں۔

Marfat.com

Marfat.com

نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

از حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ

نسیما جانبِ بطحا گزر کن — ہوائے دیس محبوباں دے جائیں
ز احوالم محمد ﷺ را خبر کن — میرا احوال حضرت ﷺ نوں سنائیں
توئی سُلطانِ عالم یا محمد ﷺ — کہیں اس بادشاہ نوں یا محمد ﷺ
ز روئے لطف سوئے من نظر کن — میرے ولے کرم دی جھات پائیں
بہ بر این جانِ مشتاقم در آنجا — ایہہ لے جا جان میری توں مدینے
فدائے روضۂ خیر البشر کن — کریں روضے توں صدقے اس دے تائیں
مُشرّف گرچہ شُد جامیؔ ز لُطفش — اگے ڈٹھا اے جامیؔ نے اوہ جلوہ
خُدایا این کرم بارِ دِگر کن — خدایا اوہ دوبارہ وی دکھائیں

سیدی یا ابا البتول ﷺ سنوال

من فقیر جوابہ الاعطاء

اے میرے آقا و سردار، سیدۃ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بابا جان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ایک فقیر کا سوال ہے جس کا جواب عطا ہے۔

حضرت علامہ یوسف اسماعیل النبہانی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com
Marfat.com

منقبت

ولیِ کامل حضرت قاضی محمد حسن قادریؒ

از فضل الرحمن عظیمیؔ

تُو کہ اے قاضی حسنؔ ہے ایک ولی با کمال — کر رہا ہے رحمتیں تجھ پر خدائے ذوالجلال

زندگی تیری درخشاں تھی مثالِ آفتاب — اور بعدِ مرگ لُطفِ حق سے ہے تُو بہرہ یاب

تُو تلاشِ حق میں ہی ہر آن سرگرداں رہا — ہر گھڑی دشت طلب میں تُو جنوں ساماں رہا

عمر بھر تُو کار بندِ اسوۂ حسنہ رہا — پیرویٔ سنتِ محبوبِ حق ﷺ کرتا رہا

تیرا کردار و عمل حُکمِ خدا کا پاسدار — حق نمائی، حق پرستی ہی رہا تیرا شعار

ہو رہی ہے تُجھ پہ جو یہ رحمتِ ربّ جلیل — در حقیقت یہ ہے تیری حق پرستی کی دلیل

جو قدم اُٹھا ترا وہ حق کی خاطر ہی اُٹھا — حق کی خاطر ہی جیا تُو، حق کی خاطر ہی مرا

تُو جیا تو حق کا اونچا نام کرنے کیلئے — تُو مرا تو حق پرستی عام کرنے کیلئے

تیرے دل میں دینِ حق کی تھی محبت اس قدر — مضطرب رہتا تھا پھیلانے میں اِس کے بے خطر

اِس تڑپ کا مِل گیا ہے آج تجھ کو یہ صلا — حق کی رحمت ہے، ہُوا ہے تُو سکون سے آشنا

عمر بھر خلقِ خدا کو فیض پہنچاتا رہا — عمر بھر اپنے پرائے کا تُو غم کھاتا رہا

بعد مرنے کے بھی لیکن فیض تیرا عام ہے — تیری حق کوشی کے باعث تیرا روشن نام ہے

سینہ ات معمور از حبِّ خُدا و مصطفیٰ ﷺ — وقف کردی عمر در پابندیٔ حکمِ خُدا

اے کہ آرا میدہ در فردوس جانِ پاکِ تو — من دُرودے می رسانم بر روانِ پاکِ تو

اے حسن! اے مردِ حق جُو، اے فقیر ابنِ فقیر
از عظیمیؔ بے نوا ایں ہدیۂ الفت پذیر

Marfat.com
Marfat.com

انتساب

اولیائے ڈھوک
قاضیاں شریف
و تحفۂ قادریہ

اس کوشش کو

حضرت السید تیسیر محمد یوسف الحسنی السمہودی مدظلہ العالی

کے نام کرتا ہوں کہ جن کی دعائے خصوصی سے اس ناچیز کو یہ کام کرنے کی توفیق نصیب ہوئی۔

افتخار احمد حافظ قادری

Marfat.com
Marfat.com

بزرگوں کی صحبت

اے دوست بیا زود بہ مخانۂ رُومیؒ

خواہی کہ دلت پر شود از مخزن اسرار

(اگر تو چاہتا ہے کہ تیرا دل اسرار الٰہی کا مخزن بن جائے تو اے دوست بہت جلد حضرت رومیؒ کی مجلس عرفان میں آجا)

اولیائے کرام اور بزرگان دین ہر زمانے میں موجود رہے ہیں اور ہمیشہ موجود رہیں گے۔ بلکہ شیخ اکبر حضرت شیخ محی الدین ابن عربیؒ فتوحات مکیہ کی جلد دوئم میں یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہر زمانے میں اولیاء اللہ میں ایک ولی ایسا بھی ہوتا ہے جو قرآن پاک کی اس آیت "وھوالقاھرفوق عبادہ" کے مطابق ہر چیز پر غالب اور متصرف ہوتا ہے۔

ایک مرتبہ کسی نے حضرت شیخ ابوعبداللہ السالمیؒ سے دریافت فرمایا کہ اولیاء اللہ کو کس طرح پہچانا جاسکتا ہے۔ آپؒ نے فرمایا کہ جس شخص میں یہ صفات حمیدہ (زبان کی لطافت اور نرمی، حسن اخلاق، کشادہ روئی، خندہ پیشانی، خلق خدا سے شفقت و محبت سے پیش آنا اور دنیاوی حرص ولالچ سے دوری) موجود ہوں وہ اللہ کا ولی ہوتا ہے۔ اس ضمن میں حضور غوث الثقلین سیدنا شیخ عبدالقادر گیلانیؒ کا ارشاد مبارک ہے کہ حقیقی صوفی وہ ہے کہ جس نے اپنا ظاہر و باطن کلام اللہ اور سنت رسول ﷺ کی متابعت میں کرلیا ہو۔ ایک اور بزرگ کا فرمان ہے کہ صوفی یا ولی وہ ہے جو طمع نہ کرے، جمع نہ کرے اور منع نہ کرے۔ تاجدارِ قونیہ شریف حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ پیر وہ ہے جو کہ راستہ دکھلا دے، ایسا راستہ کہ جس پر چلیں تو بادشاہ (اللہ تبارک وتعالی) کے دروازے تک پہنچ جائیں۔

پیر آن باشدکہ بنماید رہے

راہ آن باشد کہ پیش آید شہے

حضرت خواجہء خواجگان حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ فرماتے ہیں کہ نیکوں کی صحبت

Marfat.com

Marfat.com

میں بیٹھنا نیکی کرنے سے زیادہ بہتر ہے اور بروں کی صحبت میں بیٹھنا گناہ کرنے سے زیادہ نقصان دہ ہے۔ اس نکتہ کو حضرت مولانا رومؒ نے اس طرح بیان فرمایا ہے کہ

صحبت صالح ترا صالح کنند
صحبت طالع ترا طالع کنند

حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ خود فقیروں اور درویشوں کی خدمت میں حاضری دیتے، حضرت امام شافعیؒ جب بیمار ہوتے تو سیدہ نفیسہؒ کی خدمت میں حاضری دیتے۔

حضرت شیخ فرید الدین نیشاپوریؒ فرماتے ہیں کہ قرآن پاک اور حدیث نبویؐ کے بعد کوئی کلام بھی مشائخ عظام کے کلام سے بڑھ کر بہتر و افضل نہیں۔ کیونکہ ان کا کلام حال کا نتیجہ ہوتا ہے۔ حضرت رومیؒ فرماتے ہیں

چون شدی دور از حضور اولیاء
در حقیقت گشتہء دور از خدا

(اگر تو عارفان حق کی صحبت سے دور ہو گیا تو پھر اچھی طرح سمجھ لے، کہ درحقیقت تو اللہ تعالی سے دور ہو گیا)

چون تو پیوندی بداں شہ شہ شوی
ذرہ باشی ولیکن مہ شوی

(کہ جب تو اس بادشاہ یعنی مرشد کامل سے جا ملا تو سمجھ لے کہ اب تو بھی بادشاہ بن جائے گا۔ اگرچہ ذرہ کی مانند حقیر ہے لیکن ان کی برکت صحبت سے چمکتا ہوا چاند بند جائے گا)

امیر تیمور گورگان جس طرح مشائخ عظام اولیاء کرام کا احترام کرتا تھا اس کی تفصیل تاریخی کتب میں موجود ہے لیکن وہ جب کسی شہر یا بستی کو فتح کرتا تو سب سے پہلے وہاں کے مشائخ اور مزارات مبارکہ کی زیارت کیلئے حاضر ہوتا، اور ان آستانوں پر نہایت عجز و انکساری کے ساتھ اپنی عقیدت کا اظہار کرنے کے ساتھ ساتھ ان سے استمداد بھی کرتا۔

Marfat.com

قلندر لاہوری و عاشق رسول ﷺ حضرت علامہ محمد اقبالؒ کا بھی یہ معمول تھا کہ وہ لاہور میں اور لاہور سے باہر بھی بزرگان دین کے مزارات مبارکہ پر حاضری دینے کے علاوہ اپنے اردو اور فارسی کلام میں ان عظیم شخصیات کو نذرانہ عقیدت بھی پیش کرتے۔ حضرت علامہ اقبالؒ نے حضور داتا گنج بخشؒ کی بارگاہ میں جس طرح اپنا ہدیہ عقیدت پیش کیا اس کے ایک ایک لفظ اور ایک ایک جملے سے آپ کی شدید محبت اور عقیدت کا اظہار ہوتا ہے۔ آپؒ فرماتے ہیں ؎

سیّدِ ہجویر مخدومِ امم　　مرقدِ او پیرِ سنجر را حرم
عہدِ فاروقؓ از جمالش تازہ شد　　حق ز حرفِ او بلند آوازہ شد
خاکِ پنجاب از دمِ او زندہ گشت　　صبح ما از مہرِ او تابندہ گشت

علامہ محمد اقبالؒ کو حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ سے اس قدر الفت اور محبت تھی کہ انہیں اپنا روحانی مرشد اور پیر مانتے۔ ان کی بارگاہ میں اپنا ہدیۂ عقیدت اس طرح پیش فرماتے ہیں ؎

پیرِ رومیؒ مرشدِ روشن ضمیر　　کاروانِ عشق و مستی را امیر
نورِ قرآن درمیانِ سینہ اش　　جامِ جم شرمندہ از آئینہ اش
پیرِ رومیؒ خاک را اکسیر کرد　　از غبارم جلوہ ھا تعمیر کرد
نکتہ ھا از پیرِ رومؒ آموختم　　خویش را در آتش او سوختم

بزرگوں کی خدمت میں حاضری کا طریقہ

بزرگان دین اور مشائخ عظام کی خدمت میں حاضری دینے کے طریقے واضح ہیں۔ طوالت سے بچنے کیلئے حضرت جامیؒ کے ایک واقعہ کی طرف اشارہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں:۔

اے دوست بیا زود بہ مخانۂ جامیؒ
از حب نبی ﷺ گر طلبی سینۂ سرشار

(اگر تو چاہتا ہے کہ حُبِ نبی ﷺ میں تیرا دل سرشار ہو جائے تو اے دوست بہت جلد حضرت جامیؒ کی محفلِ عشق و محبت میں آ جا)

Marfat.com

عظیم عاشقِ رسول ﷺ حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ ھرات کے قریب ایک گاؤں ''جغارہ'' میں حضرت شیخ بہاؤالدین عمرؒ کی خدمت میں بغرضِ ملاقات حاضر ہوا، وہاں پر شہر سے کچھ اور لوگ بھی آئے ہوئے تھے۔ حضرت شیخؒ کا یہ طریقہ تھا کہ جو بھی شہر سے آتا، ہر ایک سے الگ الگ پوچھتے کہ تم شہر سے کیا خبر لائے ہو۔ ہر کوئی جواباً کچھ نہ کچھ عرض کر دیتا۔ حضرت جامیؒ فرماتے ہیں کہ جب میری باری آئی تو انھوں نے مجھ سے بھی پوچھا کہ تم کیا خبر لائے ہو۔ میں نے کہا کچھ نہیں۔ فرمایا راستے میں کیا دیکھا، میں نے عرض کیا کچھ بھی نہیں دیکھا اس کے بعد وہ تمام حاضرین سے مخاطب ہوئے اور فرمایا ''کہ جو کوئی بھی درویش کے پاس آئے تو اسے ایسے آنا چاہیے کہ نہ تو اسے شہر کی خبر ہو اور نہ ہی وہ راستے میں کسی شے پر دھیان دے'' جس کے بعد آپ نے حضرت شیخ سعدیؒ کا یہ شعر پڑھا ؎

دلارامی کہ داری دل در او بند
دگر چشم از ہمہ عالم فرو بند

(کہ تجھے صرف اور صرف اپنے محبوب کی طرف متوجہ ہونا چاہیے اور اس کے بعد اپنی آنکھ کو ساری دنیا سے بند کر لے)

اور حضرت مولانا رومؒ نے اس موضوع کو اس طرح بیان فرمایا ہے کہ ؎

صد کتاب و صد ورق در نار کن
دیدہ و دل جانبِ دلدار کن

(سینکڑوں کتابوں اور اوراق کو نذرِ آتش کر دے اور اپنے دیدہ دل کو اپنے دوست حقیقی کی طرف متوجہ رکھ)

مذکورہ بالا واقعہ کی روشنی میں ہمیں غور کرنا ہوگا کہ کیا ہم واقعی اسی طرح اپنے مشائخ اور بزرگوں کی خدمت میں حاضری دیتے ہیں یا ہمارے تمام افعال واقوال اس کے برعکس ہیں؟

قارئین! آج کے اس افراتفری اور بے سکونی کے پرفتن کے دور میں اس بات کی اشد

Marfat.com

ضرورت ہے کہ ہم اپنے اسلاف اور بزرگان دین کی زندگیوں، ان کے عملی کارناموں اور روحانی تصرّفات کا مطالعہ کریں، اولیاء وصالحین کی صحبت اختیار کریں کیونکہ نیک لوگوں کی صحبت میں ایک گھڑی بیٹھنا ایک سو سال کی عبادت وریاضت سے بہتر ہے۔ بقول پیر رومیؒ ؎

صحبت نیکان اگر یک ساعتست

بہتر از صد سالہ زہد و طاعتست

اور پھر اس رحمت و برکت سے بھی مستفید ہونگے جوان نیک لوگوں کی مجالس پر نازل ہوتی ہے۔

قارئین سچائی جزوِ ایمان ہے۔ اور اس کا انسان کی تکمیلِ شخصیت پر گہرا اثر ہوتا ہے۔ اسی لئے جب سیدنا شیخ عبدالقادر گیلانیؒ سے پوچھا گیا کہ آپ نے اپنے اصولوں کی بنیاد کس چیز پر رکھی تو آپؒ نے ارشاد فرمایا کہ "سچائی پر"۔

نیک اور سچے لوگوں کی صحبت اختیار کرنے کیلئے قرآن پاک کی یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ

"اے ایمان والو اللہ کا تقوی اختیار کرو اور نیک اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ"

اور پھر جب ان اللہ والوں کے بتائے ہوئے طریقوں پر عمل کرنے کی بھی اگر صدقِ دل سے کوشش کریں گے تو انشاءاللہ ہماری زندگی میں بھی ضرور تبدیلی آئے گی اور سکون کی زندگی نصیب ہو جائے گی۔

قارئین کرام اس مختصر سی تمہید کے بعد عرض ہے کہ کچھ عرصہ قبل آستانہ عالیہ قادریہ سلطانیہ کے سجادہ نشین محترمی و معظمی جناب قاضی رئیس احمد قادری مدظلہ العالی نے اس بندہ سے ایک ملاقات کے دوران اپنی اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ میرے جدِّ امجد حضرت قاضی احمد جیؒ نے تقریباً ایک صدی قبل منشی الٰہی بخش کی حضرت دیوان حضوریؒ کے احوال وآثار ومناقب پر مشتمل پنجابی منظوم تصنیف بنام "تحفہء قادریہ" دہلی سے شائع کروائی تھی۔ اب اسی تصنیف کو دوبارہ شائع کروانا چاہتا ہوں جس پر اس ناچیز نے حضرت قاضی صاحب سے عرض کیا کہ ابھی تک اس

Marfat.com

آستانہ کے متعلق کوئی مطبوعہ چیز سامنے نہیں آئی۔ کیا ہی اچھا ہو کہ اس آستانہ کے بزرگوں کے مختصر احوال وآثار بھی کتاب کے شروع میں دے دیے جائیں۔ جس پر حضرت قاضی صاحب نے بندہ کی تجویز سے اتفاق کیا اور یوں اس کتاب کو ترتیب دینے اور رنگین تصاویر سے مزین کرنے کی سعادت اس ناچیز کے حصہ میں آئی۔

بحمداللہ زیرِنظر کتاب "**اولیائے ڈھوک قاضیاں شریف**" زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ ان بزرگوں کے احوال پر کوئی مکمل کتاب نہیں بلکہ اس میں صرف ان بزرگوں کا مختصر تعارف ہے اور درحقیقت یہ ابتدا ہے اولیائے ڈھوک قاضیاں شریف کی تعلیمات کو اجاگر کرنے اور ان کے احوال وآثار عام کرنے کی طرف پہلا قدم۔ یہ ایک ایسا موضوع ہے کہ مستقبل قریب میں اس پر بہت زیادہ کام کر کے ایک مکمل "**تذکرۂ اولیائے ڈھوک قاضیاں شریف**" منظرِ عام پر لایا جاسکتا ہے۔ اس بندۂ ناچیز نے تو صرف آستانہ عالیہ کے مریدین، متوسلین اور عقیدت مندوں کو اس اہم موضوع کی طرف وجہ مرکوز کروانے کیلئے ایک چھوٹی سی کوشش کی ہے۔ میری گذارش ہے کہ آپ تمام حضرات آگے بڑھیں اور ان اولیائے صالحین کی تعلیمات اور ملفوظاتِ مبارکہ کو عام کرنے کیلئے قاضی صاحب کے ساتھ مل جل کر خلوصِ دل سے اس کام کو آگے بڑھانے کی کوشش کریں۔ دعا ہے کہ یہ مختصر کام ان بزرگوں کے ہاں شرفِ قبولیت پا جائے اور ان کے فیض سے ہم سب مستفیض ہوتے رہیں۔

کتابِ مذکورہ کی تکمیل میں جن احباب نے بھی کسی طور رہنمائی یا معاونت فرمائی، یہ بندہ صدقِ دل، خلوص ومحبت سے ان تمام حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہے لیکن چند شخصیات کا فرداً فرداً شکریہ ادا کرنا بھی ضروری سمجھتا ہے۔

مدینہ منورہ میں اپنے مرشد حضرت السیّد تیسیر محمد یوسف الحسنی السمہو دی کا تہ دل سے

Marfat.com

شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنھوں نے مسجد نبوی ﷺ میں اس کام کی تکمیل کیلئے خصوصی دعائیں فرمائیں۔ پیر طریقت شہزادۂ غوث الثقلین حضرت سید محمد انور گیلانی قادری مدظلہ العالی کا بھی مشکور ہوں کہ جنہوں نے اس کام کی تکمیل کیلئے اس ناچیز پر خصوصی توجہ فرمائی۔ عظیم محقق و نامور اسکالر مشہور زمانہ ایرانی نژاد فارسی شاعر ڈاکٹر محمد حسین تسبیحی اور عظیم و معروف نعت گو شاعر و تاریخ گو شخصیت محترمی عبدالقیّوم طارق سلطانپوری بھی میرے خصوصی شکریے کے مستحق ہیں کہ جنھوں نے اپنی گوناگون مصروفیات کے باوجود کتابِ ھذا کیلئے منظوم قطعات و قصائد رقم فرمائے۔ اسی طرح آستانہ عالیہ کے سجادہ نشین قاضی صاحب کا تہہِ دل سے ممنون ہوں کہ اس کام کے دوران جن کی راہنمائی اور دعائیں ہمہ وقت اس ناچیز کے ساتھ رہیں اور کتابِ مذکورہ پر اپنے تاثّرات کا بھی اظہار فرمایا۔ کتاب میں موجود معلومات حضرت قاضی صاحب نے خود فراہم فرمائی ہیں۔ اسی طرح قاضی طارق محمود صاحب کھوٹہ، قاضی فاروقی صاحب (اراضی شریف) محمد علی اصغر، لالہ عبدالمجید، تنویر احمد، محمد فاروق، ناصر محمود اور خالد محمود کا بھی شکر گذار ہوں اگر میں کمپوزر حضرات کا شکریہ ادا نہ کروں تو یہ بھی زیادتی ہوگی۔ اس لئے محترمی سید شاہد محمود شاہ، سہیل قمر، محمد شبیر خان اور عاطف اقبال کا بھی تہہِ دل سے مشکور ہوں۔

آستانۂ عالیہ کے حوالے سے اس کی عظیم و ضخیم لائبریری کا ذکر کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ گو کہ اس لائبریری کی بنیاد حضرت قاضی صاحب کے جدِامجد نے رکھی تھی بعد میں آپ کے والد محترم نے بھی اس میں کتابوں کا اضافہ فرمایا۔ لیکن جب آستانہ کی ذمہ داری قاضی صاحب کے کندھوں پر آپڑی تو پھر آپ نے اس لائبریری کو چار چاند لگوادیے۔ دنیا کے ہر خطّے سے ہر زبان اور موضوع پر کتابیں اکٹھی کیں۔ ان میں تفسیر، حدیث، سیرت، مدینہ شناسی، تاریخ، فقہ، تصوف وغیرہ غرضیکہ مختلف علوم و فنون پر کتابیں موجود ہیں جو عربی، فارسی، اردو، پنجابی اور انگریزی زبانوں میں ہیں۔ یہاں صرف اندرون ملک سے شائع ہونے والی کتابیں نہیں بلکہ مکہ معظمہ، مدینہ منوّرہ، مصر، بیروت، امریکہ، برطانیہ، ایران اور دیگر غیر ممالک کی مطبوعات بھی یہاں موجود ہیں۔ اس لائبریری کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ یہاں قرآن کریم کے قلمی نسخے اور تقریباً

Marfat.com

درجن بھر مخطوطات بھی ہیں۔ قرآنِ کریم کا ایک خطّی نسخہ تین سو سال سے زیادہ پرانا ہے اور محفوظ چلا آرہا ہے۔ علاوہ ازیں مذکورہ لائبریری میں دینی موضوعات پر خاصی تعداد میں آڈیو، وڈیو اور سی ڈی کیسٹیں بھی موجود ہیں۔ آپ کو یہ جان کر انتہائی خوشی ہوگی کہ اب اس میں کتابوں کی تعداد 10,000 سے بھی تجاوز کر گئی ہے۔ جسمیں کئی قلمی نسخے 400 سال پرانے موجود ہیں۔ کتاب کی تکمیل کے دوران قادریہ سلطانیہ لائبریری کی فہرست سازی کا کام بھی مکمل ہوا۔ اس فہرست کی تکمیل پر محترمی محمد شریف کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ان کے ہمراہ کام کرنے والے تمام احباب بالخصوص محترمی چوہدری نور محمد، ملک محمد عمران، محمد کامران، محمد وقاص، محمد عمران، محمد ارشد، ظفر محمود اور منیر مغل سب میرے خصوصی شکریے کے مستحق ہیں۔

اللہ تبارک تعالیٰ ان سب کو اور آستانہ کے جملہ مریدین اور عقیدت مندوں کو شاد و آباد رکھے اور وہ سدا مسکراتے رہیں اور قاضی محمد رئیس احمد قادری صاحب کا سایہ تادیر ان سب کے سروں پر قائم دائم رہے اور یہ آستانہ یوں ہی علم و ادب کی خوشبو بکھیرتا رہے۔

یاربّ العالمین ان بزرگانِ دین جن کا ہم نے ذکر کیا اور آگے کریں گے ان سب کے وسیلۂ جلیلہ سے ہم سب پر بھی رحم فرما اور اس نظرِ خاص سے ہمیں محروم نہ رکھنا جو ان بزرگوں پر رہتی ہے۔

آمین بجق سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہنا صبا حضور ﷺ سے کہتا ہے ایک غلام
بس اک نظر ہو ایک نظر کا سوال ہے

نگاہے یا رسول اللہ ﷺ نگاہے

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی دعاؤں کا طالب

الفقیر الی اللہ ورسولہ

افتخار احمد حافظ قادری

Marfat.com

تصوف اور اس کی حقیقت

علامہ سید محمد ذاکر حسین شاہ چشتی سیالوی نے اپنی تصنیف ''المصطفیٰ والمرتضیٰ المعروف تذکرہ چشتیہ شمسیہ'' (مطبوعہ ضیاء القرآن پبلیکیشنز، لاہور) میں تصوف کی تعریف کرتے ہوئے یوں تحریر فرمایا ہے۔

''ہم سمجھتے ہیں کہ انسانیت کی تکمیل صرف اور صرف اتباع رسول اقدس ﷺ ہی میں ہے قرآن وسنت کا یہی ارشاد ہے، اجماع امت کا یہی فیصلہ ہے اور قیاس سلیم کا یہی تقاضا ہے۔ اتباع سنت سے مراد سید کل ختم رسول علیہ السلام کے اعمال وافعال کو ہو بہو مقدور بھر نقل کرنا ہے تو تصوف کی تعریف یہ ہوگی ''تا حیات سید کل علیہ السلام کے اعمال وافعال کی نقل اتارنے کی کوشش میں رہنا'' اسی جدوجہد کا ثمرہ محبت خداوندی کا ملنا ہے۔ قرآن حکیم نے اسے ''یحببکم اللہ'' کے جاں بخش الفاظ سے تعبیر فرمایا ہے اور سرکارِ رسالت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ گویا تو اللہ کریم کو دیکھ رہا ہے اور اگر تو اس ذات اقدس کا مشاہدہ نہیں کر رہا تو اس کی نگاہ پاک تو تجھے دیکھ رہی ہے..... کے مقدّس جملے میں اس راحت بخش، روح افزا کیفیت کا اظہار باوقار فرمایا ہے۔

جب مدارِ تصوف اعمالِ محمدی ﷺ کی نقل کرنا قرار پایا تو ضروری ٹھہرا کہ سرکارِ ابد قرار علیہ السلام کی اداؤں کو انسانیّت میں بانٹنے کا اہتمام کیا جائے یہی وہ چیز ہے، جسے خدمتِ انسانیت، فلاحِ معاشرہ اور بشریّت کی کامرانی کہا جاتا ہے۔

اولیائے کرام نے دکھی انسانیّت کی خدمت کی، وہ مسند پر بیٹھے تو سرکار علیہ السلام کی محفلِ اقدس کا نقشہ کھینچ دیا۔ ان کی محافل میں انوارِ محمدی اور اخلاقِ احمدی یوں بٹے کہ ساری انسانیت ان سے فیض یاب ہوئی۔''

آگے چل کر آپ یوں فرماتے ہیں۔

''طریقت نام ہی مخلوق کی خدمت کا ہے۔ ان حضرات میں وہ اپنائیت ہوتی ہے کہ

Marfat.com

دیکھنے والا انہیں اپنی روح کے قریب پاتا ہے۔ان کے آستانوں کو اپنا گھر یقین کرتا ہے ان کے انفاسِ قدسیہ کی گرمی سے عمل میں تیزی آتی ہے وہ سب کے ساتھ جس حسن سلوک کا محمدی برتاؤ کرتے ہیں، اس میں بلا کی کشش ہوتی ہے۔محبت کے ستارے ان کی تاثیر بخش شمسی شعاؤں سے وابستگی ہی اپنے لئے معراجِ کمال تصور کرتے ہیں''۔

آپ مزید فرماتے ہیں۔

''اولیاءِ امت حضور سید المرسلین ﷺ کے نمائندے ہیں۔ یہ نمائندگی تبھی ہو سکتی ہے کہ قرآن و سنت پر وہ خود عمل پیرا ہوں اور قوم کو قرآن و سنت کی طرف دعوت دیں۔اولیاءِ گرامی نے یہی کچھ کیا ہے''۔

حضرت امامِ غزالیؒ اپنی سرگزشت ''**المنقذ من الضلال**'' میں فرماتے ہیں۔

"ان الصوفية هم السالكون بطريق الله خاصة وان سيرتهم احسن السير و طريقهم اصوب الطرق واخلاقهم ازكى الاخلاق بل لو جمع عقل العقلاء و حكمة الحكماء و علم الواقفين على اسرار الشرع من العلماء ليغيروا شيئا من سيرهم و اخلاقهم و يبدلوه بما هو خير منه لن يجدوا اليه سبيلا فان جميع حركاتهم و سكناتهم فى ظاهرهم و باطنهم مقتبسة من نور مشكوٰة النبوة و ليس وراء النبوة على وجه الارض نور يستضاء بها"

ترجمہ:-

صوفیاء کرام کا گروہ ایسا گروہ ہے جو خالصتاً اللہ تعالیٰ کی راہ پر چل رہا ہے ان کی سیرت بہترین اور ان کا طریق عمل راہ صواب سے قریب تر ہے۔اخلاق کا یہ عالم کہ پاکیزگی کا نمونہ اور اس حد تک کہ اگر تمام عقلاء اور حکماء کی عقل و حکمت کو جمع کر لیا جائے اور واقفان اسرار شریعت کے علم کو یکجا کر لیا جائے تاکہ صوفیاء کی سیرت و اخلاق کو بہتر سیرت اور اخلاق سے تبدیل کیا جا سکے تو اس کی کوئی سبیل نہیں ہے کیونکہ ان کی تمام حرکات و سکنات ظاہر و باطن میں نورِ مشکوٰۃ نبوت سے

Marfat.com

مستفیض ہیں اور نورِ نبوت سے بڑھ کر کوئی نور روئے زمین پر اس لائق نہیں کہ اس سے روشنی حاصل کی جاسکے"۔

آج کل بزرگوں کی حسّی کرامات پر زیادہ توجہ دی جاتی ہے۔اولیائے ڈھوک قاضیاں شریف کی زندگیوں میں ہمیں بے شمار ایسی ہی کرامات نظر آتی ہیں لیکن ہم نے ان میں سے محض چند ایک کے ذکر پر اکتفاء کیا ہے۔ہم نے ان اکابر کے طریق زندگی اور ان کے مشن کو اجاگر کرنے پر پوری توجہ مرکوز کی ہے۔اس کتاب میں ان بزرگوں کے مختصر سے پیش کردہ تعارف کا اگر تجزیہ کیا جائے تو یہ تمام نفوسِ قدسیہ مندرجہ بالا معیار پر پورا اترتے نظر آتے ہیں۔

الحاج فقیر عزّت شاہ وارثی، جنہوں نے ان اولیائے کرام کو انتہائی قریب سے دیکھا اور ان کی صحبتوں سے مستفیض بھی ہوئے، بجا فرماتے ہیں کہ ایک زمانہ تھا جب کہ تصوف کا ایک بحرِ بے کراں ان بزرگوں کی حسین وجمیل زندگیوں کی صورت میں ڈھوک قاضیاں سے ہو کر گزرا ہے۔ان بزرگوں کی مساعیٔ جمیلہ کے فیضان کے نتیجہ میں آج بھی یہ آستانہ علاقے میں ایک زندہ اور فعّال روحانی مرکز کے طور پر کام کر رہا ہے۔یہاں درس وتدریس کا سلسلہ بھی جاری ہے اور افراد کو روحانی تربیّت بھی دی جارہی ہے۔اس مرکز کی اصلاحی کوششوں کے نتیجے میں علاقہ میں دور دور تک لوگوں کو فضول رسوم ورواج اور خرافات سے نجات ملی ہے، بے شمار گم کردہ راہ نوجوانوں کی زندگیاں انقلاب آشنا ہوئی ہیں۔اگر بداعمالیوں کی خزاں زوروں پر ہے تو یہاں اصلاح کی بہاروں کو بھی اسی طرح تیزی کے ساتھ پھیلانے کی کامیاب کوششیں کی جارہی ہیں۔بالیقین یہ کہا جاسکتا ہے کہ ظلمات میں کھو جانے والے معاشرے میں یہ مرکزِ نور وعرفان بارگاہِ غوثیّت کے فیضان کے نتیجے میں اجالوں کا نقیب بن کر سامنے آئے گا۔

Marfat.com

صوفیا کا عمومی تعارف

اولیاء کرام اور صوفیاءِ عظام وہ برگزیدہ اشخاص ہیں، جنھوں نے رسول کریم ﷺ کے لائے ہوئے دین کی خدمت کو اپنا مقصدِ زندگی بنایا۔ اللہ تعالیٰ حضور ﷺ سے یوں خطاب فرماتا ہے: قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ (یعنی آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم (واقعی) اللہ پاک سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اسی فرمان کی تعمیل کرتے ہوئے اولیاء کرام نے اپنی تمامتر زندگیاں اتباعِ رسول (ﷺ) میں بسر کر دیں۔ پھر انہوں نے اسی پر بس نہیں کیا بلکہ جابجا روحانی مراکز قائم کیے جو لوگوں کی اصلاح کے لیے تربیتی مراکز کے طور پر خدمات انجام دے سکیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو زندگی بھر جادۂ مستقیم پر گامزن رہے۔ انہی لوگوں کی راہوں پر چلنے کی توفیق ہم بار بار اللہ تعالیٰ سے " اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ " کے خوبصورت الفاظ کی وساطت سے طلب کرتے ہیں۔ یہی انعام یافتہ لوگ ہیں جن کی جانب اشارہ کرتے ہوئے قرآن کریم میں کہا گیا ہے " وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ " یہی وہ قدسی صفات لوگ ہیں، جن کی جانب " وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا " کے الفاظ میں اشارہ کرتے ہوئے توجہ دلائی گئی ہے کہ یہی لوگ اس قابل ہیں کہ انہیں اپنا رفیق سفر بنایا جائے، ان کی صحبتوں میں آیا جائے، ان سے نسبت استوار کی جائے۔ انہی ہستیوں کی جانب رجوع کرنے کا حکم یوں بھی ہوتا ہے کہ " وَاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ (اور تو اُس کے راستے پر چل، جو میری طرف متوجہ ہوا) یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ کی جانب متوجہ ہو گیا اُس شخص کے نقوش پا پر چلنا ہی مطلوب و مقصود ہے۔ انہی نقوشِ قدسیہ کے بارے میں حکم ہے کہ "يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ " یہی وہ لوگ ہیں جو " لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ کی تعمیل کرنے والے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو " مَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا کی تعمیل میں اپنے تمام تر ظاہری اور باطنی حالات اور

Marfat.com

معاملات کو رضائے مصطفیٰ (ﷺ) کے سپرد کرتے نظر آتے ہیں۔ انہی لوگوں کے فیضانِ نظر اور حُسنِ تربیّت سے لاکھوں انسان سیراب ہوئے اور آج بھی فیضیاب ہو رہے ہیں۔ انہی کے چہرہ ہائے زیبا میں حُسنِ ذاتِ الٰہیہ کے انوار و تجلّیات نظر آتے ہیں اور انہی کی زندگیوں میں اُسوۂ مصطفیٰ (ﷺ) کے اثرات نظر آتے ہیں۔ **"اولیاءِ ڈھوک قاضیاں شریف"** کا شمار بھی انہی مردانِ کامل میں ہوتا ہے، جن کا ذکرِ خیر یہاں مقصود ہے۔

اولیاءِ ڈھوک قاضیاں شریف کے اکابر

اولیاءِ ڈھوک قاضیاں شریف کے اکابر آج سے تقریباً چار صدیاں پیشتر سوھدرہ ضلع شیخوپورہ سے پرگنہءِ اکبر آباد کے پایۂ تخت بنام تخت پڑی میں تشریف لائے۔ ایک اور روایت کے مطابق یہ بزرگ دہلی سے براہ راست تخت پڑی تشریف لائے تھے یہ گکھڑوں کا عہدِ حکومت تھا۔ سلیمان شکوہ عہدۂ قضاء پر فائز ہوئے اور **"عالم سلیمان"** کہلائے۔ پھر ان کے بیٹے حضرت قاضی فتح محمد رحمتہ اللہ علیہ اس عہدہ پر فائز ہوئے۔ پھر ان کے فرزند حضرت قاضی نور محمد رحمتہ اللہ علیہ اور یکے بعد دیگرے ان کی اولاد کے افراد عہدۂ قضاء پر فائز رہے۔ آپکے پڑپوتے حضرت قاضی ھدایت اللہ رحمتہ اللہ علیہ مادرزاد ولی تھے۔ آپ پوٹھوار کے آخری گکھڑ تاجدار راجہ مکّرم خان المعروف سلطان مقرّب خان کے استادِ محترم بھی تھے۔ اسی دور میں آپ کے پڑوس میں آباد ساداتِ علوی کے ایک گھرانے میں حضرت شاہ نہال الدین رحمتہ اللہ علیہ کے ہاں محبوبِ غوثِ اعظمؒ سیّد محمد عبداللہ شاہ المعروف حضرت دیوانِ حضوری رحمتہ اللہ علیہ کی ولادت ہوئی۔ **"تحفہ قادریہ"** کے مصنف جناب منشی الٰہی بخش اور **"تذکرۂ حضرت دیوانِ حضوریؒ"** کے مصنف سیّد خلیل احمد شاہ صاحب کی روایات کے مطابق 29 شعبان 974ھ کی شام آسمان ابر آلود ہونے کی بناء پر رمضان کا چاند نظر نہ آیا۔ نتیجۃً لوگ پریشان تھے۔ رات اسی پریشانی کے عالم میں بسر ہوئی۔ دوسری صبح کچھ لوگ ایک ولیِ کامل کے پاس حاضر ہوئے اور مشورہ طلب کیا اس مردِ ولی نے کہا کہ آج رات شاہ نہال الدین کے گھر اللہ کے فضل و کرم سے

129502

Marfat.com

ایسا بچّہ پیدا ہوا ہے، جو پیدائشی ولی ہے۔ اس بچّے کی ماں سے پوچھو کہ بچے نے آج والدہ کا دودھ پیا ہے یا نہیں۔ اگر پیا ہے تو شعبان کا دن سمجھا جائے، ورنہ روزہ ہوگا۔ لوگوں کے استفسار پر پتہ چلا کہ بچے نے سحری کے وقت دودھ پیا تھا اور اُس کے بعد والدہ کی کوشش بسیار کے باوجود بچے نے دودھ نہیں پیا۔ مشورہ دینے والے مردِ فقیر حضرت قاضی ھدایت اللہ رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ چنانچہ آپ نے فوراً اعلان کرا دیا کہ آج روزہ ہے۔ بعد میں دوسرے علاقوں سے بھی رمضان کا چاند نظر آنے کی تصدیق ہوگئی۔ بعد میں اِدھر اُدھر رشتے ہونے کی بناء پر حضرت قاضی ھدایت اللہؒ اور حضرت دیوانِ حضوریؒ ہردو اولیاء کرام کے خاندان باھم ایک برادری میں منسلک ہو گئے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ حضرت دیوانِ حضوری رحمتہ اللہ علیہ تخت پڑی سے اپنے والدینِ کریمین کے ھمراہ چکڑالی، تحصیل گوجرخان تشریف لے گئے۔ آپ کے والدین کی قبورِ پُر انوار چکڑالی کے نواحی قبرستان میں اب بھی زیارت گاہِ خاص و عام ہیں۔ اپنے والدین کی وفات کے بعد آپ بشندور کی طرف روانہ ہو گئے۔ اس وقت بشندور پانچ موھڑوں پر مشتمل تھا اور حضرت دیوانِ حضوریؒ نے موھڑہ کسوالاں میں رہائش اختیار فرمائی۔ آج کل بشندور شریف، تحصیل سوہاوہ، ضلع جہلم میں ہے اور اب بستی کو **" دیوانِ حضوری "** کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

حضرت قاضی غیاث الدّین رحمة الله علیه

اِدھر جب زمامِ اقتدار گکھڑوں کے ہاتھ سے نکل کر سکھوں کے ہاتھوں میں آ گئی تو ان کی رنجشوں نے اپنے زیرِ اثر علاقوں میں تباھی و بربادی کا بازار گرم کر دیا۔ تخت پڑی کا علاقہ بھی اس بدامنی سے بچ نہ سکا۔ حضرت قاضی ھدایت اللہ رحمتہ اللہ علیہ کا بھی سارا خاندان تخت پڑی سے ھجرت کر کے مختلف علاقوں میں رہائش پذیر ہو گیا۔ انہی حضرت قاضی ھدایت اللہ رحمتہ اللہ علیہ کے پوتے حضرت قاضی غیاث الدّین ابنِ قاضی محمد حفیظؒ اپنی ایک ہمشیرہ صاحبہ اور دو صاحبزادوں حضرت قاضی محمد محسنؒ (متوفی 8 شوال 1262ھ) اور حضرت قاضی محمد حسنؒ کو ھمراہ لے کر چمکنی شریف (ضلع پشاور) چلے گئے۔ وہاں آپ نے دوسری شادی کی اور مستقل سکونت

وہیں اختیار کر لی۔

حضرت قاضی محمد محسنؒ

اور حضرت قاضی محمد حسنؒ

کچھ عرصہ بعد حضرت قاضی غیاث الدّین کے دونوں صاحبزادگان چمکنی شریف سے اپنے ننھیال بسندوٹ شریف، تحصیل کہوٹہ تشریف لے آئے۔ یہاں سے کچھ عرصہ بعد حضرت قاضی محمد حسنؒ سنگھوئی شریف، تحصیل جہلم چلے گئے۔ ان کی اولاد آج بھی وہیں آباد ہے انہیں مہاراجہ رنجیت سنگھ کے دور میں سنگھوئی کا قاضی القضاۃ مقرر کیا گیا۔ آپ ہی کی اولاد میں سے حضرت حاجی وارث علی شاہؒ (دیوہ شریف، ہندوستان) کے فیض یافتہ حضرت الحاج فقیر عزت شاہ وارثی آج کل حضرت فقیر اکمل شاہ وارثی رحمتہ اللہ علیہ کے دربارِ عالیہ میں رونق افروز ہیں اور اللہ تعالیٰ کے بندوں میں فیض وکرم کی خیرات لٹانے کے لیئے انہوں نے اپنی زندگی وقف فرما رکھی ہے۔

حضرت قاضی محمد محسنؒ

حضرت قاضی محمد محسنؒ چراغِ پنجاب نے بسندوٹ شریف سے اپنے ماموں قاضی محمد حفیظ قریشیؒ کی صاحبزادی صاحبہ سے شادی کی اور اراضی شریف، تحصیل کہوٹہ میں مستقل سکونت اختیار فرمالی۔ آپ نے اویسی طور پر حضرت باباجی صاحب تیراھی رحمتہ اللہ علیہ سے فیض حاصل کیا اور ظاہری طور پر حضرت خواجہ فضل احمد معصومی المعروف حضرت جیو صاحب پشاوری رحمتہ اللہ علیہ (متوفی 1232ھ) سے فیض حاصل کیا، جنہوں نے پہلی ہی ملاقات میں آپ کو دستارِ خلافت عطاء فرمادی۔ خانقاہِ صدریہ، ہری پور، ضلع ہزارہ سے شائع ہونے والی کتاب "حیاتِ صدریہ" کی روایت کیمطابق آپ حضرت جیوؒ صاحب کے خلیفہء اعظم شمار ہوتے تھے۔ کوٹلہ تحصیل راولپنڈی کے رہائشی حاجی سلطان محمد صاحب، جن کی عمر سوا صدی سے اوپر ہو چکی ہے، روایت کرتے ہیں کہ حضرت جیو صاحب پشاوری نے پنجاڑ، تحصیل کہوٹہ میں اپنے قیام کے دوران آپ کو

Marfat.com

بشارت دی تھی کہ آپ کو دیا جانے والا فیض بطریقِ فضل آپ کی اولاد میں سات پشتوں تک جاری رہے گا۔ ایک روایت میں گیارہ پشتوں کا ذکر ہے جبکہ بعد میں آنے والی نسلیں اگر محنت و ریاضت کرتی رہیں تو بطریقِ عدل سلسلہء ولائت اُن کے ہاں بھی چلتا رہے گا۔ حضرت سیّد محمد امیر شاہ گیلانی قادری (مصنف تذکرۂ علماء و مشائخِ سرحد، جلد اوّل) کی روایت کے مطابق حضرت جیو صاحب پشاوریؒ کا سلسلہء نسب حضرت مجددِ الفِ ثانی رحمتہ اللہ علیہ کے بڑے بھائی حضرت شاہ عبدالرزاق رحمتہ اللہ علیہ تک پہنچتا ہے۔ اپنے نانا شاہ محمد رسا رحمتہ اللہ علیہ سے طریقۂ نقشبندیہ مجدّدیہ میں بیعت ہو کر خلافت حاصل کی۔ طریقۂ قادریہ چشتیہ میں شیخ عبداللہ بخاری الملقب بہ میر صاحبؒ سے خرقہء خلافت حاصل کیا۔ مریدین کو چاروں سلسلوں میں بیعت کیا کرتے تھے۔ لیکن ترجیح طریقہء نقشبندیہ کو دیا کرتے تھے۔ حضرت قاضی محمد محسن رحمتہ اللہ علیہ نے 8 شوال 1262ھ کو وفات پائی۔ آپ کا مزارِ پُر انوار اراضی شریف نزد ساگری، تحصیل کہوٹہ میں واقع ہے۔ اب بھی تشنگانِ معرفت کی روحانی منازل آپ کے مزارِ اقدس پر حاضری کے نتیجے میں طے ہوتی ہے۔ آج کل حضرت قاضی مسعود الحسن، اراضی شریف میں رونق افروز ہیں۔ آپ کو حضرت معظم قاضی محمد صدرالدین رحمتہ اللہ علیہ (متوفی 18 ربیع الثانی 1398ھ) سے سلسلہء عالیہ نقشبندیہ مجدّدیہ میں خلافت حاصل ہے۔ آپ اپنے جدِّ امجدؒ کے سلسلہ عالیہ کی ترویج و اشاعت میں دن رات سرگرم عمل ہیں۔

حضرت قاضی احمد قادریؒ

حضرت قاضی محمد محسن رحمتہ اللہ علیہ کے فرزند حضرت قاضی احمد رحمتہ اللہ علیہ ڈھوک قاضیاں شریف کے روحانی مرکز کے بانی ہیں۔ آپ 5 جمادی الثانی 1217ھ جمعۃ المبارک بوقتِ اشراق اراضی شریف میں پیدا ہوئے۔ ایک روایت کے مطابق تخت پڑی سے ایک کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ڈھوک جنڈی میں کوڑھ کا مرض عام تھا۔ یہاں کے باشندوں کی استدعاء پر حضرت قاضی محمد محسنؒ نے حضرت قاضی احمدؒ کو اللہ تعالیٰ کی رضاء اور مخلوق کی نفع رسانی کے لیئے ان

Marfat.com

کے ساتھ روانہ فرما دیا نتیجۃً آپ نے ڈھوک جنڈی میں مستقل سکونت اختیار فرمالی۔ آپ کے وجودِ مبارک کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے وہاں سے کوڑھ کا مرض ختم فرما دیا۔ آپ کے ساتھ نسبت کی وجہ سے بستی ڈھوک جنڈی سے بدل کر ڈھوک قاضیاں سے موسوم ہوگئی۔ حضرت قاضی احمد رحمۃ اللہ علیہ حضرت اخوند عبدالغفور عرف سیدو بابا رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہوئے۔ حضرت اخوندؒ حضرت غلام محمد المعروف جی صاحب پشاوری متوفی 1175 ھ کے شاگرد تھے۔ حضرت جی صاحبؒ کا سلسلہء نسب پانچویں پشت میں حضرت مجددِ الف ثانیؒ سے جا ملتا ہے "احوال العارفین" (مصنفہ غلام فرید) کی روایت کے مطابق حضرت سیدو باباؒ تلاشِ مرشد میں 1232 ھ میں حضرت جیؒ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ آٹھویں دن شرف ملاقات حاصل ہوا۔ حضرت نے فرمایا کہ تمہارا فیضِ فقر میرے پاس نہیں مگر استغفر اللہ الذی لا الہ ھوالحی القیوم واتوب الیہ پڑھتے رہا کرو اور حضرت شاہ محمد شعیب رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۲۳۸ھ) کی خدمت اقدس میں تورڈھیر شریف، تحصیل صوابی میں حاضری دو۔ آپ کو قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ، کبرویہ اور مداریہ سلاسلِ طریقت میں خلافت حاصل تھی۔ حضرت سیدو باباؒ تورڈھیر شریف حاضر ہو کر بیعت ہوئے اور مرشد نے آپ کو قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ چاروں سلاسل میں خرقہء خلافت سے نوازا۔ آپ بچپن سے ہی تقویٰ وطہارت کی جانب اس قدر مائل تھے کہ جس گائے یا بکری کا دودھ خود پیتے اس کی رسی پکڑ کر اسے خود چرایا کرتے تھے تاکہ غیروں کے مزروعہ کھیتوں میں چرنے نہ پائے۔ آپ نے سیدو شریف میں ارشاد و تلقین، اصلاح معاشرہ اور تزکیۂ نفس کے ساتھ ساتھ درس و تدریس اور تعلیم و تربیت کا سلسلہ شرع فرمایا۔ آپ صرف ایک صوفی اور عالم ھی نہیں تھے بلکہ ایک مجاھد بھی تھے۔ آپ ہر حال میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیتے تھے۔ انگریزوں کے خلاف جہاد میں بھی آپ پیش پیش رہے۔

انفاق فی سبیل اللہ کے حوالے سے حضرت اخوند رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں صورتحال یہ تھی کہ آپ غریب اور یتیم لڑکیوں کی شادیوں کا اہتمام کرتے اور تمام تر اخراجات خود برداشت

Marfat.com

کرتے۔ طالبعلموں کو کپڑا اور نقدی بھی عنایت فرماتے۔ آپ کے ہاں لنگر کا اہتمام بھی ہوتا تھا، جہاں ہر کسی کو بغیر کسی امتیاز کے کھانا دیا جاتا تھا۔

حضرت اخوند قدس سرہ نے حضرت قاضی احمد رحمۃ اللہ علیہ کو چاروں سلاسل میں خلافت سے نوازا تھا۔ آپ نے مرشد سے خلافت پانے کے بعد اپنی ساری زندگی اعلاءِ کلمۃ الحق اور خدمتِ خلق میں گزار دی۔ آپ زندگی بھر اتباع رسول ﷺ پر سختی سے عمل پیرا رہے۔ تقویٰ و پرہیز گاری، عفو و درگزر، مہمان نوازی، جود و سخا، شفقت و محبت اور سادگی جیسے اوصاف حمیدہ آپ میں بدرجہء اتم موجود تھے۔ آپ نے ڈھوک قاضیاں شریف میں ایک ایسے روحانی تربیتی مرکز کی بنیاد رکھی، جس نے دور دور تک اللہ تعالیٰ کے بندوں کو ایمان کے حقیقی تقاضوں سے آشنا کیا۔ آپ کی مساعئ جمیلہ کے نتیجے میں لوگوں کو حُسنِ عقیدہ کی خیرات بھی ملتی رہی اور کوحُسنِ عمل سے بھی وہ مالا مال ہوتے رہے۔ آپ کی ذات با برکات بذات خود ایک ادارے کی حیثیت رکھتی تھی۔ درس و تدریس کا سلسلہ بھی آپ کے ہاں چلتا رہا۔ آپ نے بستی میں جس مسجد کی بنیاد رکھی، زندگی بھر وہاں امامت کے فرائض بھی خود ہی انجام دیتے رہے۔ آپ ایک عالم باعمل تھے۔ صوفی باصفا تھے اور ایک ایسے مجاہد کہ معاشرتی برائیوں کے خلاف جہاد ان کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ آپ دعاءِ حزب البحر کے عامل تھے۔ افادۂ خلق کے لیئے آپ کے فرمودہ عملیات آپ کے خاندان میں رائج ہیں۔ آپ کا انتقال 4 ربیع الاوّل 1287ھ (بمطابق 1870ء) کو ہوا۔ آپ کی قبرِ اطہر مسجد کے پڑوس میں ہے اور آج بھی وہاں سے دولتِ ایمان و ایقان کی تقسیم کی صورت میں فیضان جاری ہے۔

حضرت قاضی غلام محی الدینؒ

حضرت قاضی احمدؒ کے اکلوتے صاحبزادے قاضی فیض بخشؒ جوانی ھی میں اس دنیائے فانی سے رخصت ہو گئے۔ چنانچہ آپ اپنے بھتیجے قاضی غلام محی الدین ابن قاضی محمد احسنؒ کو اپنے ہمراہ ڈھوک قاضیاں لے آئے۔ حضرت قاضی محمد احسنؒ انتہائی متقی اور سادہ مزاج بزرگ تھے۔ آپ عربی کے اچھے کاتب تھے۔ آپکے فرمودہ اکثر اوراد و وظائف آپ کے خاندان میں رائج ہیں

Marfat.com

۔آپ 14 شوال 1313ھ (1893ء) کو اس دنیا سے رخصت ہوئے۔آپ کی قبرِ انور اراضی شریف کے قبرستان میں ہے۔ اور آج بھی عوام وخواص کیلئے ذریعہ ءفیض ہے۔حضرت قاضی احمدؒ نے اپنی صاحبزادی حضرت فیض بیؒ ان کے نکاح میں دے دیں۔حضرت قاضی غلام محی الدینؒ نے اپنے خانوادہ کے اسی بزرگ کے دستِ اقدس پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔یوں آپ کو چاروں سلاسل میں خرقہ ءخلافت بھی اپنے انہی خاندانی بزرگ نے عطاء فرمایا۔آپ کی والدہؒ محترمہ خاندان کی دیگر خواتین کی طرح ایک پرہیزگار خاتون تھیں۔ان میں انتہاء درجے کی سادگی اور مسکینی پائی جاتی تھی۔آپ کی قبرِ انور بکوالہ شریف، تحصیل سوہاوہ میں واقع ہے۔حضرت قاضی محمد فقیرؒ کی روایت کے مطابق ''آپ کو فقہ و میراث میں بہرہ وافر عطاء ہوا تھا۔آپ حضرت سیدنا غوثِ اعظمؒ کے حضوری تھے۔دعاء حزب البحر کے عامل تھے۔نفع رسانئ خلق کی خاطر کیے جانے والے عملیات وتعویذات میں آپ کو کمال حاصل تھا۔باؤلے کتے اور سانپ کے کاٹے ہوئے کو پانی دم کر کے نہلا دیا کرتے تھے اور اسے شفاء حاصل ہو جاتی تھی۔پرہیزگاری میں بھی آپ انتہائی اعلیٰ درجے پر فائز تھے'' آپ کے دم کیے ہوئے پانی سے دیگر امراض سے بھی شفاء ہوتی تھی۔ لوگوں کو تعویذات آپ خود دیا کرتے تھے۔یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ آپ نے دم اور تعویذات کا سلسلہ مائی فیض بیؒ کی وفات کے بعد شروع کیا۔چونکہ حضرت مائی صاحبہؒ قاضی صاحب کے مرشد کی صاحبزادی صاحبہ تھیں۔لہٰذا اُن کی ظاہری زندگی کے دوران روحانی علاج کا یہ سلسلہ خود چلانا انہوں نے خلافِ ادب سمجھا۔

حضرت قاضی غلام محی الدینؒ نے اپنے مرشد کی بناء کردہ خانقاہ کو مزید ترقی دی۔درس و تدریس کا مقدس فریضہ بھی آپ انتہائی خوش اسلوبی سے انجام دیتے رہے۔دور دراز کے علاقوں سے بھی طلباء اپنی تشنگی بجھانے آپ کے مرکز میں آتے تھے۔آپ کی ایمان افروز مجلسیں ہمیشہ قال اللہ اور قال الرسول کی صداؤں سے گونجا کرتی تھیں۔آپ بستی کی مسجد میں نماز پنجگانہ کی امامت خود کراتے تھے۔علاقے میں اگر کوئی شخص فوت ہو جاتا تو تشریف لے جاتے اور خود ہی

Marfat.com

نماز جنازہ پڑھاتے۔ آپ کے ہاں لنگر عام تھا۔ خاص و عام ہر کسی کو حتّیٰ کہ غیر مسلموں کو بھی بلا امتیاز کھانا فراہم کیا جاتا تھا۔ آپ اہلِ محلّہ کی صرف دینی خدمت ہی نہیں کرتے تھے بلکہ آپ کا دسترخوان ان کیلئے بھی وسیع تھا۔ آپ پیکرِ جمال تھے۔ ہر کسی سے خندہ پیشانی سے اور خوش خُلقی سے پیش آتے۔ آپ کی شفقتوں اور محبتوں کے دروازے ہر خاص و عام پر کھلے ہوئے تھے۔ دکھ درد کے عالم میں بھی آپ لوگوں کو رہنمائی فراہم کرتے تھے۔ روایت کیا جاتا ہے کہ آپ کے دور میں ایک مرتبہ علاقہ طاعون کی وباء کی لپیٹ میں آ گیا۔ بستی کے لوگ بھی پریشانی کے عالم میں تھے۔ آپ نے ایک دن انہیں بتایا کہ آج رات میں نے عالمِ خواب میں اپنے مرشد کی زیارت کا شرف حاصل کیا ہے۔ میں نے دیکھا کہ آپ اپنا عصاء لیے ہوئے بستی کے اردگرد چکّر لگا رہے ہیں۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ بستی آپ کی نگاہِ کرم کے احاطے میں ہے۔ اس خواب کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے آپ نے اہلِ دیہہ کو تسلی دی کہ مطمئن رہیں، انشاء اللہ گاؤں طاعون سے محفوظ رہے گا اور ایسا ہی ہوا۔ جس طرح زندگی بھر آپ نے حدود اللہ کی حفاظت فرمائی، اسی طرح اس بستی کو بھی اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت میں رکھتا رہا ہے۔ روایت کیا جاتا ہے کہ باہر سے کوئی چور ڈاکو ڈھوک قاضیاں میں کوئی واردات نہیں کر سکتا۔ اگر کوئی بدنصیب ایسا کرنے کی کوشش کرے تو اس کی بصارت اس کا ساتھ چھوڑ جاتی ہے۔ حضرت قاضی غلام محی الدین قدس سرہ کو وصال پائے، آج نصف صدی سے زائد کا عرصہ گزر چکا ہے لیکن آپ کے وجودِ اقدس کی یہ خصوصی برکت آج بھی موجود ہے۔

حضرت قاضی غلام محی الدین قدس سرہ نے اہلِ محلّہ کی تکالیف کے ازالہ کیلئے کنواں کھدوانے کا اہتمام فرمایا۔ اس کنوئیں میں پانی کی اتنی اَفراط ہے کہ شدید ترین گرمی میں بھی اس میں کمی نہیں آتی۔ چودہ برقی موٹریں مسجد، مدرسہ اور مختلف گھروں میں پانی کی فراہمی کیلئے کام کر رہی ہیں۔ علاوہ ازیں، اہلِ محلّہ ڈولوں کے ذریعے بھی پانی نکالتے ہیں۔ اس کے باوجود پانی کی مقدار میں کمی نہیں ہوتی۔ روزمرہ کی ضروریات کیلئے کافی ہونے کے ساتھ ساتھ یہ پانی باعثِ شفاء بھی ہے۔ اس حوالے سے الحاج فقیر عزّت شاہ وارثی مدظلّہ العالی سے روایت کیا جاتا ہے کہ

Marfat.com

حضرت قاضی احمدؒ کے شاگرد ایک دن اس کنوئیں کی کھدائی میں مصروف تھے، پانی نہیں آرہا تھا۔ حضرت قاضی غلام محی الدینؒ جو ابھی کم عمر تھے، پھرتے پھراتے وہاں آپہنچے۔ شاگردوں نے انہیں کنوئیں میں اتار دیا اور ان سے دعاء کے لیئے التجاء کی۔ آپ کم سنی کی بناء پر گھبرا گئے، باھر نکالنے کو کہا تو طلباء نے اصرار کیا کہ پانی آئے گا تو باھر نکالیں گے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ پر یقین رکھتے ہوئے فرمایا کہ مجھے کنوئیں سے باہر نکالو، پانی میں تمہیں کشمیر سے لا دوں گا۔ رات کے دوران اچانک اتنی وافر مقدار میں پانی آگیا کہ پانی کنوئیں سے باہر نکل کر گاؤں کے گلی کوچوں میں بہنا شروع ہوگیا۔ آپ ھی سے روایت ہے کہ ایک عرصہ تک علاقے کی مستورات کا یہ دستور رہا کہ ہر جمعرات کو اپنے اپنے برتن لے کر آتیں اور حصولِ شفاء کے لیئے یہاں سے پانی لے جاتی تھیں۔ تخت پڑی میں آباد سکھوں کے ہاں بھی اگر کوئی مریض ہوتا تو وہ بھی یہاں سے پانی لے جاتے، اللہ تعالیٰ اُن کے مریض کو بھی شفاء سے نواز دیتا۔

جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا حضرت قاضی غلام محی الدینؒ کو سیدنا غوثِ اعظمؒ کی بارگاہِ اقدس میں حضوری کا مقام حاصل تھا۔ علاقے بھر میں بارگاہِ غوثیّت کا فیضان پھیلانے میں آپ کی خدمات بڑی نمایاں ہیں۔ آپ ہر سال ۱۱ ربیع الثانی اور ۱۷ ربیع الثانی کو حضرت غوثِ پاکؒ کی روحِ مبارک کے ایصالِ ثواب کی خاطر لنگر کا اہتمام کرتے تھے۔ ان مواقع پر دور دراز سے لوگ آتے اور انہیں بغیر کسی تفریق کے کھانا کھلایا جاتا۔

حضرت قاضی غلام محی الدینؒ کی نگاہیں اور دعائیں مردہ دل لوگوں کیلئے بھی شفاء کا باعث بنتی تھیں۔ آپ کی توجہات کے نتیجے میں بیشمار لوگوں کی زندگیوں میں انقلاب آیا۔ آپ نے لوگوں کی انفرادی اور اجتماعی زندگیوں میں دین اسلام کی بالادستی کیلئے جو خدمات انجام دیں، آج بھی ان کے آثار واضح طور پر دیکھے جاسکتے ہیں۔ آپ ایک روایت کے مطابق 150 سال جب کہ دوسری روایت کے مطابق 164 سال زندگی گزار کر 24 ذی الحجہ 1367ھ (بمطابق 28 اکتوبر 1948ء) اس دنیا سے رخصت ہوئے۔

حضرت قاضی احمد جیؒ

حضرت قاضی غلام محی الدینؒ کے ہاں حضرت قاضی احمد جیؒ کی ولادت ہوئی۔ آپ کا شمار سلسلہء عالیہ چشتیہ نظامیہ سے تعلق رکھنے والے عظیم شیخِ طریقت حضرت خواجہ غلام حیدر علی شاہ جلالپوریؒ کے اعظم خلفاء میں ہوتا ہے۔ آپ نے اپنے جدِ امجد کے روحانی مشن کی اشاعت کے لیئے اپنی ساری زندگی وقف کیے رکھی۔

حضرت جلالپوریؒ سے آپ کی بیعت کے حوالے سے الحاج فقیر عزت شاہ صاحب وارثی سے روایت کیا جاتا ہے کہ جب حضرت قاضی احمد جیؒ جوان ہوئے تو قاضی غلام محی الدینؒ نے انہیں کسی بزرگ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی نصیحت فرمائی۔ انہوں نے عرض کی حضرت! آپ کے ہوتے ہوئے میں کسی دوسری ھستی کے پاس کیسے جا سکتا ہوں۔ اس پر حضرت نے فرمایا کہ " مجھے حکم نہیں کہ میں تمہیں بیعت کروں، تاہم تم نمازِ استخارہ کے ذریعے رہنمائی طلب کرو"۔ حضرت قاضی احمد جیؒ نے استخارہ کیا۔ نتیجۃً آپ کو حضرت میاں محمد بخشؒ کے ہاں کھڑی شریف حاضری کا اشارہ ہوا۔ آپ وہاں تشریف لے گئے۔ رات وہیں ٹھہرے۔ حضرت میاں صاحب کی جانب سے فرمایا گیا، " قاضی صاحب! آپ خود بھی عالم و فاضل ہیں اور آپ کے بزرگ بھی، لیکن انہوں نے آپکو یہاں بھیج دیا۔ میں تو اس پوزیشن میں نہیں۔ البتہ آپ ایسا کریں کہ جہلم کو جانے والی سڑک پر ہو لیں۔ پھر پنڈ دادنخان کا راستہ پکڑیں۔ پہاڑوں کے دامن میں جلالپور نامی بستی ہے۔ وہاں چلے جائیں۔ آپ کا فیض جس ہستی کے پاس ہے، آپ کو انہیں تلاش کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی بلکہ وہ خود آپ کے سامنے آجائیں گے۔ حضرت قاضی صاحبؒ جب جلالپور شریف پہنچے تو حضرت خواجہ جلالپوریؒ آستانہ عالیہ کو جانے والے راستے پر کھڑے تھے۔ آپ کو دیکھتے ہی فرمانے لگے، قاضی صاحب! جلدی آئیں، میں آپ کے انتظار میں کھڑا ہوں۔ اس طرح قاضی صاحبؒ کی حاضری آستانہء شیخ پر ہوئی۔ آپ وہاں سے فیوض و برکات لے کے لوٹے۔ جب اپنا شجرہ طریقت اپنے والدِ گرامیؒ کی خدمتِ اقدس میں پیش کیا تو شجرہ طریقت کو دیکھ کر حضرتؒ نے

Marfat.com

فرمایا ” احمد جی! تم تو بہت خوش نصیب ہو“ یہاں یہ بات حضرت عزّت شاہ وارثی کے ہی حوالے سے قابلِ ذکر ہے کہ حضرت قاضی احمد جیؒ کو اپنے والدِ گرامیؒ سے بھی خلافت حاصل تھی۔ اس طرح چاروں سلاسلِ طریقت کا فیضان آپ کے ہاں موجود تھا۔ سلسلہء عالیہ قادریہ میں حضرت قاضی غلام محی الدینؒ کی وساطت سے آپ کا سلسلۂ طریقت حضرت خواجہ اخوند عبدالغفورؒ سے ہوتا ہوا بارھویں پشت میں حضرت شیخ سیّد عبدالقادر جیلانیؒ سے جاملتا ہے۔

حضرت قاضی احمد جیؒ کو اپنے شیخ سے بے پناہ محبت وعقیدت تھی۔ کوٹلہ، تحصیل راولپنڈی سے مائی بیگم جی صاحبہ، جو اَب بھی بقیدِ حیات ہیں، بیان کرتی ہیں کہ آپ بارہ سال ننگے پاؤں پیدل اپنے گاؤں سے جلالپور شریف جاتے رہے ہیں، آپ پہلے اپنے گھر سے میرا شریف تحصیل راولپنڈی جاتے تھے۔ وہاں سے حضرت خواجہ غلام شاہؒ کو ساتھ لیتے۔ پھر جلالپور شریف کے لیئے چل پڑتے۔ ایک مرتبہ کسی بناء پر آپ کے اکیلے ہی جلالپور شریف چلے گئے۔ وہاں پہنچتے ہی حضرت جلالپوریؒ نے خواجہ غلام شاہؒ صاحب کے بارے میں پوچھا۔ آپ انہی قدموں لوٹ کے میرا شریف آ گئے اور خواجہ غلام شاہؒ صاحب کو ساتھ لیکر بارگاہِ شیخ میں حاضری دی۔ حضرت شیخؒ کی جانب سے بھی انہیں بیحد شفقت ومحبت حاصل تھی۔ اور آپ پر ان کی بڑی عنایات ونوازشات تھیں۔

حضرت قاضی احمد جیؒ نہایت متّقی، دیندار، سادہ مزاج اور دریادل تھے۔ آپ ظاہری و باطنی علوم سے مالا مال تھے۔ آپ اپنے دور کے صاحب عزم وخدمت ولی کامل تھے۔ اللہ تعالیٰ کے بندے، خدمت اقدس میں حاضر ہوتے اور مشکلات بیان کرتے۔ اللہ تعالیٰ انہیں کامیابی عطاء فرماتا۔ آپ کی زبان مبارک سے جو بھی فرمان صادر ہوتا۔ اللہ پاک اسے پورا کر دیتا، کیونکہ آپ پر ربّ ذوالجلال کا فضل عظیم تھا۔

حضرت قاضی احمد جیؒ صوم وصلوٰۃ اور اوراد و وظائف کے سختی سے پابند تھے اور تقویٰ وطہارت میں اسلاف کی جیتی جاگتی تصویر تھے۔ اہل اللہ بالخصوص حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر

جیلانیؒ کی عقیدت ومحبت آپ کے رگ و ریشہ میں رچی بسی ہوئی تھی۔کلمہ حق کی ادائیگی میں آپ اپنی مثال آپ تھے۔آپ بستی کی مسجد میں امامت خود ہی کراتے تھے۔آپ کے وصال کے بعد آپکے فرزند اکبر حضرت قاضی محمد شریفؒ امامت کراتے رہے۔قاضی محمد شریفؒ پاکستان کی برّی فوج میں امامت وخطابت کے فرائض انجام دیتے رہے۔آپ نے اپنے دادا حضرت قاضی غلام محی الدینؒ سے فیوّضاتِ کثیرہ حاصل کیے۔صاحب علم تھے۔صاحب معرفت تھے۔صاحبِ خُلق عظیم تھے۔حکیم حاذق تھے۔شاعر بھی تھے۔آپ نے اکثر تواریخ وفات کو نظم کے سانچے میں ڈھالا۔آپ 20 شوال 1395ھ بمطابق 26 اکتوبر 1975ء کو دنیا سے رخصت ہوئے۔ آپ کی قبرانور اپنے دادا صاحب کے مزارِانور کے بیرونی احاطے میں واقع قبرستان میں ہے۔

حضرت قاضی احمد جیؒ قرب و جوار کے دیہات میں کسی کی وفات کی صورت میں تشریف لے جاتے اور نماز جنازہ پڑھاتے۔آپ نے اپنے اکابر کی طرح درس وتدریس کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔طلباء سے شفقت ومحبت سے پیش آتے۔اپنے شیخ کاملؒ کی طرح آپ نے بھی لنگر کا سلسلہ جاری رکھا۔جہاں سے ہر آنے جانے والے کو بغیر کسی امتیاز کے کھانا فراہم کیا جاتا تھا۔آپ نے دم اور تعویذات وغیرہ کی روایات کو بھی حسب سابق جاری رکھا۔مختلف علاقوں سے مریض آتے یا ان کے متعلقین آتے۔اللہ پاک آپ کے صدقے انہیں شفاء کی خیرات سے نوازتا۔جو لوگ الجھنیں لے کر آتے۔آپ انہیں رہنمائی فراہم کرتے۔مصیبت زدہ لوگوں کو تسلی دیتے اور صبر کی تلقین فرماتے۔محبتِ شیخ کا عالم یہ تھا کہ حضرت قاضی احمد جیؒ نے مالی وسائل کی قلت کے باوجود "**نفحات المحبوب**"، "**مقامات المحبوب**" اور "**کرامات المحبوب**" کے عنوانات سے حضرت خواجہ جلالپوریؒ کے ملفوظات فارسی زبان میں تین جلدوں میں طبع کرائے۔اسی طرح آپ ھی کے حوالے سے منظوم پنجابی میں "**گلزار حیدری**"، "**وصال حیدری**" اور "**انتقال حیدری**" کے ناموں سے بھی چھوٹے چھوٹے تین کتابچے چھپوائے۔علاوہ ازیں غوثِ صمدانی، قطبِ ربّانی شہباز

لامکانی حضرت شیخ سیدنا عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کے ساتھ محبت وعقیدت کا عالم یہ تھا کہ آپ زندگی بھر گیارہ اور سترہ ربیع الثانی کو حضرت غوث اعظمؒ کی یاد میں وسیع پیمانے پر لنگر کا اہتمام کرتے رہے اور یہاں سے امیر وغریب کے امتیاز کے بغیر ہر کسی کو ان مواقع پر کھانا فراہم کرتے رہے۔ آپ نے مقرب بارگاہِ غوثیت حضرت دیوان حضوریؒ کے احوال وآثار پر مشتمل کتاب بنام ''تحفہء قادریہ'' (منظوم پنجابی از تصنیفِ منشی الٰہی بخش) بھی شائع کروائی۔ یہ کتاب آئندہ صفحات میں پیش کی جارہی ہے۔

آپ 82 سال کی عمر گزار کر 11 ربیع الثانی 1379ھ بمطابق 14 اکتوبر 1959ء کو اس جہانِ فانی سے رخصت ہوئے۔ آپ کو اپنے مرشد پاک کے پہلو میں تدفین کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ کے روضۂ اطہر سے زائرین آج بھی خیر وبرکت لوٹ رہے ہیں۔

حضرت قاضی احمد جیؒ کی اولاد

حضرت قاضی احمد جیؒ کے انتقال کے بعد آپ کی سب سے بڑی صاحبزادی صاحبہ نے تقریباً چالیس سال تک بڑی محنت وجانفشانی کے ساتھ آپ کے روحانی مرکز کی خدمت کا فریضہ بےمثال انداز میں انجام دیا۔ یوں تو حضرت کی ساری صاحبزادیاں ہی تقویٰ وپرہیزگاری میں اعلیٰ درجات پر فائز تھیں۔ لیکن آپ کی بڑی صاحبزادی صاحبہ کا رنگ سب سے جدا تھا۔ آپ صاحبِ علم، صاحبِ تقویٰ، صاحبِ جود وسخا اور صاحبِ خلقِ عظیم تھیں۔ ہر کسی کے ساتھ شفقت ومحبت سے پیش آتیں۔ مہمان نوازی آپ کے مزاج کا حصہ بن چکی تھی۔ آپ نے اپنے آباؤ اجداد کے بناء کردہ میکدۂ طریقت کی بہار کو قائم رکھنے کیلئے چالیس برس سے زائد کا طویل عرصہ بڑے دکھوں، تکلیفوں اور مشکلات میں گزارا۔ لیکن صبر وتحمل کو ہاتھ سے جانے نہ دیا۔ آپ سرد اور گرم موسموں کی شدتوں کو بھی مسکرا کر برداشت کرتی رہیں۔ اور ناسمجھ لوگوں کی جانب سے ہونے والی زیادتیوں کو بھی کمال درجہ کے صبر وتحمل کے ساتھ سہتی رہیں۔ آپ نے رضاء خداوندی میں اپنے آپ کو اس حد تک گم کر دیا تھا کہ بڑی بڑی تکلیفوں اور آزمائشوں کا سامنا کیا لیکن آپ کے پائے

Marfat.com

ثبات میں کبھی لغزش تک نہ آئی۔ آپ آنے جانے والوں کو دین پر عمل کی ترغیب بھی دیتی رہیں۔ مشکلات میں گھرے ہوئے لوگوں کیلئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں کا سلسلہ بھی جاری رکھا، بیماروں کو دم بھی کرتی رہیں اور تعویذ بھی دیتی رہیں۔ اس طرح آپ کے درِ اقدس سے ہر خاص و عام کو فیض و کرم کی خیرات ملتی رہی۔ آپ نے 11 اور 17 ربیع الثانی کو سیدنا غوث اعظم قدس سرہ کی یاد میں لنگر کا اہتمام جاری رکھا۔ بالآخر 17 ربیع الثانی 1418ھ بمطابق 22 اگست 1997ء لنگر کے سارے انتظامات پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے بعد آپ نے داعئ اجل کو لبیک کہا اور اپنے پیچھے میدانِ دعوت و عزیمت میں ایک عظیم مثال چھوڑ گئیں۔ آپ کی آخری آرام گاہ مسجد سے ملحقہ قبرستان میں ہے۔

حضرت قاضی احمد جیؒ کی دوسری صاحبزادی صاحبہؒ کے ہاں قاضی محمد افضلؒ کی ولادت ہوئی، اُن کی طبیعت پر سادگی غالب تھی۔ ان کے ہاں بھی پرہیزگاری انتہائی بلند درجے پر تھی۔ آپ کی تیسری صاحبزادی صاحبہؒ، جن کے ہاں قاضی عزیز احمد المعروف حضرت عزت شاہ وارثی کی ولادت مبارکہ ہوئی، بھی تقویٰ، مجاہدہ و ریاضت، سادگی اور شفقت و محبت کے اعلیٰ درجات پر فائز تھیں۔ آپ کی وفات 29 رجب 1386ھ (بمطابق 13 نومبر 1966ء) کو ہوئی۔ آپ کی قبرِ انور سنگھوئی شریف، تحصیل جہلم میں ہے۔ آپ کے صاحبزادے حضرت عزت شاہ وارثی، آستانہ عالیہ وارثیہ، چھپڑ شریف، تحصیل گوجر خان میں رونق افروز ہیں، اپنے اسلاف کا نمونہ ہیں، اندرون و بیرون ملک وسیع پیمانے پر فیضان بانٹنے میں مصروف ہیں۔ لاکھوں انسان آپ سے فیضیاب ہو چکے ہیں۔ آپ بیشمار مساجد اور مدرسے بھی تعمیر کرا چکے ہیں جن میں جامعہ قادریہ چشتیہ وارثیہ ڈھوک قاضیاں بھی شامل ہے۔ حضرت قاضی صاحبؒ کی چوتھی صاحبزادی صاحبہ، جن کی قبر پاک صاحب دھمیال، تحصیل کہوٹہ میں ہے، ایک شب زندہ دار خاتون تھیں۔ انہوں نے اپنی زندگی کے دوران انتہائی سخت قسم کے مجاہدے کیئے۔ تقویٰ و طہارت، سادگی اور جذبہ خدمتِ خلق میں انتہائی اعلیٰ مرتبے کی حامل تھیں۔ اُن کا بیشتر وقت تلاوتِ قرآن

Marfat.com

کریم میں گزرتا تھا۔ دلائل الخیرات، درودِ مستغاث، دعاءِ حزب البحر، قصیدہ غوثیہ وغیرہ آپ کے معمولات میں شامل تھے۔ حضرت قاضی صاحب کی سب سے چھوٹی صاحبزادی صاحبہ، جو پروفیسر مسعود الحسن برلاس کی والدہ محترمہ تھیں، کی زندگی بھی پرہیزگاری، شب بیداری، کثرتِ تلاوتِ قرآن کریم اور کثرتِ اوراد سے عبارت تھیں۔ آپ کی وفات 14 مارچ 1998ء (1418ھ) کو ہوئی۔ آپ کی تدفین بستی کی مسجد سے ملحقہ خصوصی قبرستان میں ہوئی۔

حضرت قاضی احمد جیؒ کے صاحبزادگان میں سے قاضی محمد شریفؒ کا ذکر سطور بالا میں کیا جا چکا ہے۔ آپ کے دوسرے صاحبزادے قاضی محمد رفیقؒ مادرزاد ولی تھے۔ عالم طفولیت ہی میں 4 شعبان 1327ھ بمطابق 21 اگست 1909 کو وفات پا گئے۔ ان کی قبرِ پاک گاؤں کے قدیمی قبرستان میں جنوب مغربی کونے میں ہے۔ آپ کے تیسرے صاحبزادے قاضی محمد حسنؒ 15 مارچ 1906ء کو پیدا ہوئے۔ ان کا ذکر آگے آنے والا ہے۔ آپ کے چوتھے صاحبزادے قاضی محمد سلیمان 30 ذالحجہ 1328ھ بمطابق 2 جنوری 1911ء کو پیدا ہوئے۔ اور 21 ذی قعدہ 1402ھ بمطابق 10 ستمبر 1982ء کو فوت ہوئے۔ ان کی قبر اپنے دادا صاحب کے روضہ اقدس کے بیرونی احاطہ میں ہے۔ صاحب علم تھے، صاحب ذوق تھے۔

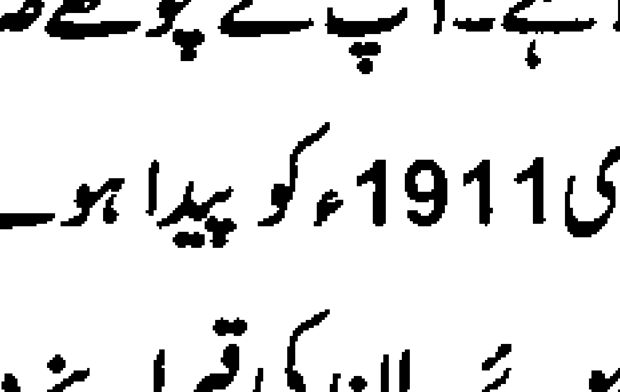

Marfat.com

حضرت قاضی محمد حسن قادریؒ

حضرت قاضی محمد حسنؒ کا سلسلہء طریقت حضرت سید علی حیدر شاہ آفندی بغدادیؒ کی وساطت سے حضرت شیخ سیّد عبدالقادر جیلانیؒ سے ملتا ہے۔ آپ نے دینی علوم اپنے خاندانی بزرگوں سے حاصل کئے۔ آپ نے پنجاب یونیورسٹی، لاہور کا میٹرک کا امتحان گورنمنٹ ایس این ہائی سکول، راولپنڈی سے 1924 میں پاس کیا۔ پھر آپ نے پنجاب یونیورسٹی کے شعبہء السنہء شرقیہ سے فاضل فارسی کا امتحان 1926ء میں پاس کیا۔ آپ نے "**پٹوار کورس**" کا امتحان راولپنڈی سے 1928ء میں پاس کیا۔ رزقِ حلال کی تلاش میں آپ نے ایک پٹواری کی حیثیت سے سرکاری ملازمت کا آغاز کیا۔

آپ کا بچپن عام بچوں سے بالکل مختلف تھا۔ اور آثارِ ولایت ابتداء ہی سے ھویدا تھے۔ آپ کی والدہ محترمہ کا تعلق حضرت دیوانِ حضوریؒ کے خاندان سے تھا۔ آپ صاحب دھمیال، نزد ساگری، تحصیل کہوٹہ سے حضرت قاضی عبدالحکیمؒ کی بہن تھیں۔ آپ انتہائی پرہیزگار خاتون تھیں، یہاں تک کہ اُن کی وفات نمازِ فجر کے دوران حالتِ سجدہ میں ہوئی تھی۔ حضرت قاضی محمد حسنؒ بچپن سے ہی پاکیزہ اخلاق و عادات کے حامل تھے۔ اتباعِ شریعت کا اہتمام تھا۔ اس دور میں بھی نماز کے پابند تھے۔ اوراد و وظائف کی پابندی بھی آپ کے ہاں موجود تھی۔ دیگر اعمالِ صالحہ کا اہتمام بھی تھا۔ لہو ولعب اور کھیل کود سے دور کا بھی واسطہ نہ تھا۔ آپ شروع سے ہی انتہائی خوددار اور بردبار تھے۔ ہمہ وقت حصولِ علم کی تگ و دو میں رہنا آپ کا روزمرہ کا معمول تھا۔ صفائی اور پاکیزگی کا خصوصی اہتمام فرماتے۔ آپ کے والد گرامیؒ کی آپ پر خصوصی عنایات تھیں۔ الحاج حضرت فقیر عزت شاہ وارثی کی روایت ہے کہ حضرت قاضی احمد جی فرمایا کرتے تھے۔ کہ "ہمارے خاندان کا چراغ محمد حسن کے ذریعے روشن ہوگا"۔

جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا کہ آپ نے بطور پٹواری ملازمت کا آغاز کیا، ترقی کرتے کرتے نائب صدر قانونگو، پھر صدر قانونگو کے عہدے پر جو کہ ضلعی سطح کا منصب تھا، فائز ہوئے۔

Marfat.com

اس وقت کا صدر قانونگو آجکل کے نائب تحصیلدار کے مساوی ہوتا تھا۔ دوران ملازمت آپ کو تحصیلدار کے عہدے پر تعیناتی کی پیشکش کی گئی، جسے آپ نے قبول نہیں فرمایا۔ دینِ اسلام بندہء مومن کیلئے ایک ضابطہء اخلاق پیش کرتا ہے۔ جس کے تحت وہ مادّی اور روحانی ہر دو قسم کے تقاضاہائے زندگی کے مابین توازن قائم کرنے کا پابند ہوتا ہے۔ قاضی محمد حسنؒ نے ملازمت کے میدان میں اس تقاضے کو کماحقہٗ مدِّ نظر رکھا۔ آپ اس اصول پر کاربند رہے کہ "ہتھ کار ول دل یار ول"۔ آپ کو بڑی بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ بدعنوان افسرانِ بالا سے بھی واسطہ پڑا۔ گھر میں فاقہ کشی تک کی نوبت آئی لیکن آپ کے پائے ثبات میں ایک لمحہ کیلئے بھی لغزش نہ آئی۔ کیونکہ آپ اچھی طرح اس حقیقت سے شناسا تھے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا پانے کیلئے ایسے جاں سوز مراحل سے گزرنا پڑتا ہے۔ قرآن کریم کی وساطت سے ربّ کائنات ہمیں خبردار کرتے ہوئے فرماتا ہے وَلَنَبْلُوَنَّكُم بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ○ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ○ چونکہ اللہ کریم ہمیں ہدایت فرماتا ہے کہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ○ لہذا آپ نے ہمیشہ صبر و استقامت سے کام لیا۔ بطور مثال جب آپ کیمبل پور، جسے اب اٹک کہا جاتا ہے، تعینات تھے تو وہاں کے ڈپٹی کمشنر کرنل (ریٹائرڈ) اشرف نے ایک ایسی خصوصی ذمہ داری تفویض کی، جس کی اچھے انداز میں تکمیل کیلئے اچھا خاصا وقت مطلوب تھا۔ ڈپٹی کمشنر دراصل آپ کی دیانتدارانہ روش سے نالاں تھا لہذا وہ آپ سے نجات حاصل کرنا چاہتا تھا۔ اس نے چند ایام کے بعد کارکردگی کی رپورٹ طلب کر لی۔ ایک اجلاس کے دوران جب یہ مسئلہ اٹھایا گیا تو افسرِ اعلیٰ نے آپ کو نااہلی کا طعنہ دیتے ہوئے آپ پر اظہارِ ناراضگی کیا۔ آپ نے واضح فرمایا کہ یہ ایک ایسا کام ہے جس کا تعلق عوام کے حقوق سے ہے، کام پیچیدہ ہے لہذا عوام الناس کے حقوق کی حفاظت کے نکتہء نظر سے اسے حسن وخوبی سے پایہء تکمیل تک پہنچانے کی ضرورت ہے۔ نتیجۃً اس مقصد کیلئے مزید عرصہ

Marfat.com

درکار ہے۔ جب آپ اپنے افسرِ بالا کے سامنے یہ وضاحت پیش کر رہے تھے، تو چوھڑ ھڑپال، راولپنڈی کینٹ کے رہائشی جناب شہنشاہ حسین، ایچ۔وی۔سی (HVC) نے جو آپ کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے، پیچھے سے آپ کی قمیض کو پکڑ کر اپنی جانب متوجہ کرنے کی کوشش کی اور ناصحانہ انداز میں کہا کہ قاضی صاحب! ڈی۔سی صاحب کے سامنے اس انداز میں گفتگو مناسب نہیں، آپ نے بڑی جرأت و بیباکی کے ساتھ کہا کہ "چھوڑو شاہ جی! میرا روزی رساں ڈپٹی کمشنر نہیں بلکہ مجھے رزق عطاء فرمانے والی اللہ تعالیٰ کی ذات ہے"۔ ڈپٹی کمشنر اس جوابی ردِّعمل سے ناراض ہوا۔ اس نے، ایک نیم سرکاری مراسلے (D.O. Letter) کے ذریعے ڈائریکٹر لینڈ ریکارڈز (DLR)، پنجاب کو آپ کے خلاف رپورٹ ارسال کر دی اور سفارش کی کہ اس صدر قانونگو کے خلاف نا اہلی کے الزام میں تادیبی کاروائی عمل میں لائی جائے۔ اس نے قانونی کاروائی کے نتیجے میں ملازمت سے آپ کی برطرفی کی تجویز دی۔ "اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ" کے قرآنی وعدہ کے مطابق ہوا یہ کہ ڈائریکٹر نے آپ کے خلاف کسی قسم کی کاروائی کی بجائے ڈپٹی کمشنر کو لکھا کہ صدر قانونگو ریٹائرمنٹ کی عمر یعنی ساٹھ (60) سال کے قریب ہیں لہٰذا اُن سے پوچھا جائے کہ وہ چھٹی لینا چاہتے ہیں یا ریٹائرمنٹ لینا چاہتے ہیں۔ نتیجہ آپ نے لکھ کر دے، یا کہ انہیں ایک سال کی رخصت قبل از ریٹائرمنٹ دے دی جائے۔ آپ کے حق میں رخصت منظور کر لی گئی۔ آپ 1965ء میں رخصت لے کر گھر آ گئے اور ایک برس بعد باعزت طریقے سے آپکو ریٹائرمنٹ بھی مل گئی۔ اس کے برعکس چند سال بعد کرنل (ریٹائرڈ) اشرف کی تعیناتی بطور ڈپٹی کمشنر، راولپنڈی ہو گئی۔ اُس وقت کی وفاقی حکومت نے ایک حکم کے تحت 313 افسروں کو بدعنوانی کے الزامات کے تحت ملازمت سے برطرف کر دیا۔ کرنل (ریٹائرڈ) اشرف کا نام بھی ان افسروں کی فہرست میں موجود تھا۔ اُس کے ساتھ صرف یہی نہیں ہوا بلکہ وہ اپنا ذہنی توازن بھی کھو بیٹھا۔

دورانِ ملازمت آپ کی دیانتداری کا یہ عالم تھا کہ جب بھی سرکاری دورے پر کہیں جاتے تو اپنے کھانے پینے کا سامان ساتھ لے جاتے اور کسی کے ہاں سے پانی تک نہ پیتے۔ قیام

Marfat.com

مسجد میں ہوتا۔ جب کبھی سفر کرنا ہوتا تو کسی بھی صورت دوسرے ساتھی کو موقع نہ دیتے کہ وہ آپ کا کرایہ ادا کرے۔ اسی طرح کوئی ساتھی اگر آپ کے کھانے کا بندوبست کرتا تو آپ باقاعدہ کھانے کے اخراجات کی اسے ادائیگی کرتے۔ آپ کی دیانتداری اتنے اونچے درجہ کی تھی کہ جب آپ 42-1941 میں نیلی بار کالونی میں فیلڈ قانونگو کے طور پر تعینات تھے تو

P.M. HUBBARD، افسرِ بندوبست (Settlement Officer)

نے 13.06.1942 کو آپ کی سالانہ رپورٹ میں درج ذیل تاثرات درج کیئے: "He has an un-usual reputation for honesty and piety and now carried the title "Sufi". He is generally respected by the public". جب آپ 46-1945 میں نائب صدر قانونگو، راولپنڈی تعینات تھے تو K.M.HANDERSON، ڈپٹی کمشنر نے 24.10.1946 کو آپ کی خفیہ رپورٹ میں لکھا: "He has earned an excellent report for honesty and capability". اسی طرح اسی عہدے پر تعیناتی کے دوران C.L.Coats، ڈپٹی کمشنر، راولپنڈی نے 11.06.1947 کو آپ کی خفیہ رپورٹ میں لکھا: "He has earned excellent report this year". دوران ملازمت جہاں کہیں بھی نئی تعیناتی ہوتی، آپ وہاں پہنچ کر پہلے پتہ کرتے کہ مسجد کہاں ہے۔ نیز یہ کہ کیا یہاں کوئی بظاہر زندہ بزرگ موجود ہیں یا کسی ولی کا مزار ہے؟ اگر کسی زندہ بزرگ کا پتہ چلتا تو ان کی صحبت میں حاضری دیتے۔ اگر کسی علاقے میں کسی زندہ بزرگ کا مزار ہوتا تو آپ صاحب مزار کے ہاں حاضری دیتے۔ آپ کا قیام زیادہ تر مسجد میں ہی ہوتا۔ فرائض ملازمت خود بھی دیانتداری سے انجام دیتے اور اپنے ماتحتوں کو بھی ایسا ہی کرنے کی تلقین فرماتے۔ دفتری اوقات کے دوران، جب نماز کا وقت آجاتا تو آپ پابندی سے خود بھی نماز ادا کرتے اور اپنے ماتحتوں کو بھی ادائیگی نماز کی تلقین فرماتے۔ اگر کوئی غیر مسلم ہوتا تو اسے آپ ترغیب دیتے کہ وہ اپنے

Marfat.com

مذھب کے مطابق عبادت کی پابندی کیا کرے۔

آپ حقوق العباد کی حفاظت کا اھتمام سختی کے ساتھ کرتے تھے۔آپ کی پوری کوشش ہوتی تھی کہ محکمہ مال کی دستاویزاتِ اراضی میں اندراجات اتنی احتیاط سے ہوں کہ کسی بھی زمیندار کے حقوقِ ملکیت پامال نہ ہونے پائیں۔ماتحتوں کو بھی یہی ھدایت دیا کرتے تھے۔آپ کو اس امر کا شدّت سے احساس ہوتا تھا کہ ان لوگوں کے حقوق ہمارے ہاتھوں میں بطورِ امانت ہیں لہذا حدیث پاک "لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَۃَ لَہٗ" (جسے امانت کی اھمیت کا احساس نہیں، اس کا کوئی ایمان نہیں) پرعمل بھرپور انداز میں آپ کی زندگی میں موجود تھا۔ملازمت سے فراغت کے بعد آپ نے ذکروفکراوراشاعتِ دین کے لیئے زندگی وقف کردی۔آپ کو تلاوتِ قرآنِ کریم سے غیر معمولی شغف تھا۔علاوہ ازیں درودِ مستغاث، دلائل الخیرات، دُعاءِ حزب البحراور قصیدۂ غوثیہ آپ کے معمولات میں شامل تھے۔آپ روزانہ ختمِ خواجگان شریف، ختمِ مجدّدیہ اور ختمِ معصومیہ بھی پڑھا کرتے تھے۔آپ دورانِ ملازمت بھی زیادہ تر روزے سے رہا کرتے تھے۔ بعد ملازمت بھی آپ نفلی روزے رکھتے رہے۔نماز ہائے تہجد، اشراق اوراوابین وغیرہ پر بھی مداومت تھی۔خصوصی فضیلت والی راتوں میں نوافل کا زیادہ اھتمام ھوتا تھا۔بعض راتوں میں آپ سو سو رکعت نفل پڑھتے تھے۔آپ ہمیشہ کھڑے ہوکرنماز پڑھا کرتے تھے۔زندگی کے آخری ایام میں ضعیفی کے باوجود آپ کھڑے ہوکرنمازیں پڑھتے رہے اور آپ نے نفل نمازوں اور روزوں کو یہاںتک کہ اورادووظائف کو بھی ترک نہیں کیا۔آپ کی زندگی سیّدنا غوثِ اعظمؒ کے اس فرمان کی تعبیر تھی:

رِجَالِیْ فِیْ ھَوَاجِرِھِمْ صِیَامٌ

وَفِیْ ظُلَمِ اللَّیَالِیْ کَاللَّئَالِیْ

(میرے مرید موسمِ گرما میں روزہ رکھتے ہیں۔وہ اس عبادت کی روشنی کی بدولت راتوں کی تاریکی میں موتیوں کی طرح چمکتے ہیں)۔دن کا بشتر حصہ آپ تلاوتِ قرآنِ کریم میں گزارتے تھے۔آپ کو قرآن مجید سے محبت تھی۔اگر قرآن کریم ایک سمندر ہے تو یوں سمجھیے کہ آپ نے اپنے آپ کو اس

Marfat.com

سمندر میں ڈبو رکھا تھا۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ "قرآنِ حکیم میری غذا ہے"۔ آپ قرآنِ پاک محض رسمی طور پر نہیں پڑھتے تھے بلکہ آپ کے ہاں تلاوت انتہا درجے کی خشوع وخضوع اور غور وفکر کی کیفیات میں ڈوبی ہوا کرتی تھی۔ آپ نے اپنی تمامتر زندگی کو اس حد تک اس صحیفہ ءسماوی کے سپرد کر رکھا تھا کہ قرآن حکیم نے اپنے مفاہیم کے دروازے آپ پر کھول دیئے تھے۔ آپ جب کوئی آیت کریمہ بار بار تلاوت فرماتے تو ہر بار ایک نیا مفہوم آپ کے سامنے آجاتا۔ قرآن پاک کے جو فیوض و برکات آپ کو ملتے، آپ انہیں ہر ممکن حد تک دوسروں تک پہنچانے کی کوشش بھی کرتے۔ اگر یہ کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا کہ آپ ایک چلتے پھرتے قرآن تھے۔

آپ کی زندگی "اُطْلُبُوا الْعِلْمَ مِنَ الْمَهْدِ اِلَى اللَّحْدِ" کی تعمیل سے عبارت تھی۔ آپ نے بچپن میں علم حاصل کرنا شروع کیا اور مرتے دم تک اپنے آپ کو ایک طالبعلم بنا کر ہی رکھا۔ آپ کو اس حقیقت کا اچھی طرح احساس تھا کہ:

پئے علم چون شمع باید گداخت
کہ بے علم نتوان خدا را شناخت

حضور سیّد غوثِ اعظم جیلانی رحمتہ اللہ علیہ علم کی اہمیّت کے حوالے سے فرماتے ہیں:

دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰى صِرْتُ قُطْباً
وَنِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَّوْلَى الْمَوَالِىْ

(میں علم کو درست پڑھ کر قطب ہوگیا۔ یہ سعادت میں نے اللہ تعالیٰ کی مدد سے حاصل کی) زندگی کے آخری ایام میں موٹے حروف والا قرآنِ کریم تو آپ عینک کی مدد سے پڑھ لیا کرتے تھے لیکن دینی کتب آپ اپنے بچوں سے پڑھوا کر سماعت فرمایا کرتے تھے قرآنِ پاک کے حوالے سے یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ کوئی بھی ماہرِ امراضِ چشم کسی ایسے مخصوص نمبر کا شیشہ تجویز نہ کرسکا جو کامیاب ہوسکتا۔ لیکن آپ مختلف نمبروں کے شیشوں کی حامل تین چار عینکوں کو دھاگے کی مدد سے جوڑ کر پہن لیتے تھے اور انتہائی آسانی کے ساتھ دن بھر تلاوتِ قرآن میں مصروف رہتے تھے۔ یہ قرآن

Marfat.com

کریم کا اعجاز نہیں تو کیا ہے؟ کم کھانا، کم سونا، اور کم بولنا حضرت قاضی محمد حسنؒ کے معمولات کا ایک اہم جز تھا۔ آپ کھانا انتہائی قلیل مقدار میں کھاتے تھے۔ غذا سادہ تھی۔ کدّو مرغوب تھا۔ ذبیحہ کے حوالے سے آپ بہت محتاط تھے۔ جب تک یہ اطمینان نہ ہوتا کہ ذبح کرنے والا نمازی ہے، آپ گوشت ہرگز استعمال نہیں فرماتے تھے۔ اسی لیے زندگی بھر بازار کا گوشت استعمال نہیں فرمایا۔

کھانے کے حوالے سے احتیاط کا عالم یہ تھا کہ آپ جب 1971ء میں خشکی کے راستے بذریعہ بس حج کے لیئے تشریف لے گئے۔ راستے میں قافلہ ٹھہرا۔ کچھ عورتوں نے کسی کھیت میں ساگ دیکھا تو لے آئیں۔ انہوں نے ساگ پکایا تو آپ کو بھی پیش کیا لیکن آپ نے کھانے سے اس لیے انکار فرما دیا کہ یہ مالک کی اجازت کے بغیر کھیت سے لایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ بھی آپ صرف اسی شخص کے ہاتھ کا تیار کردہ کھانا تناول فرماتے تھے، جو پابند نماز ہو۔ آپ بے مقصد گفتگو سے پرہیز فرماتے تھے۔ آپ کی زبان مبارک قیل و قالِ محمد (ﷺ) ھی کے حوالے سے کھُلا کرتی تھی۔

آپ انتہائی کم سوتے تھے۔ ایک سادہ اور معمولی سی چارپائی آپ کے زیرِ استعمال رہا کرتی تھی۔ دوپہر کو آپ سنّت کی پیروی میں تھوڑی سی دیر کے لیئے آرام فرماتے۔ آپ کے لیٹنے کا طریقہ ہمیشہ یہی ہوتا تھا کہ آپ دائیں کروٹ پر لیٹتے، ٹانگوں کو اکٹھا کر لیتے، دایاں ہاتھ دائیں رخسار کے نیچے رکھ لیتے اس طرح اسمِ محمد (ﷺ) کی صورت بن جاتی۔ رات کو جب کبھی گھر والوں نے آپ کو دیکھا تو جاگتے پایا اور محوِ ذکر پایا۔ رات کو آپ کا طریقِ عبادت یہ تھا کہ آہستگی سے ذکر کرتے تھے۔ نمازِ تہجّد کے لیئے اٹھتے تھے تو وہ بھی اس انداز میں کہ گھر کے کسی فرد کے آرام میں خلل نہ آنے پائے۔ وضو تک خود کر لیا کرتے تھے۔ آخری دنوں میں کمزوری کے باوجود کسی کو تکلیف نہ دیتے تھے کہ آپ کو وضو کرائے۔ آپ کا لباس بہت سادہ ہوتا تھا۔ سفید لباس پسند فرماتے تھے۔ آپ نیا کپڑا ہمیشہ دھلوا کر پہنتے تھے۔ زندگی کے آخری چند سالوں کے سوا آپ عمامہ کی پابندی بھی کرتے رہے۔ آپ نے زندگی بھر زیادہ قیمتی لباس نہیں پہنا۔ زیادہ سردی میں کمبل اوڑھ لیا کرتے تھے۔

آپ اخلاقِ کریمانہ سے متصف تھے۔ ھر کسی کے ساتھ انتہائی شفقت اور محبّت سے

پیش آتے تھے۔ مہمان نوازی آپ کی طبیعتِ ثانیہ بن چکی تھی۔ اپنے بزرگوں کا جاری کردہ لنگر آپ نے بھی حسب استطاعت جاری رکھا۔ جو کوئی بھی گھر میں آتا، آپ وقت اور موسم کے تقاضے کے مطابق کوشش کرتے کہ اسے کھانا، چائے یا شربت فراہم کیا جائے۔ یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ یہ اہتمام غریب اور امیر کی تمیز کے بغیر ہوتا تھا۔ جو کوئی بھی آپ سے ملاقات کے لیئے آتا، فیض یاب ہو کر لوٹتا۔ ہر کسی کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آتے تھے اور کوشش یہ ہوتی تھی کہ مادّی لنگر کے ساتھ ساتھ روحانی لنگر بھی فراہم کیا جائے۔ آپ بالعموم آنے والے سے کہا کرتے تھے کہ آپ آئے ہیں، تو دین کی کوئی نہ کوئی بات سُن کر جائیں۔ آپ جب کسی کو دین کی بات بتاتے تھے تو موقع و محل کے مطابق بعض اوقات کئی کئی گھنٹوں تک بات چیت چلتی رہتی تھی۔ آپ کا اندازِ گفتگو متاثّر کن ہوتا تھا، عام لوگوں سے عام فہم انداز میں بات ہوتی تھی۔ ستّر سال سے اوپر عمر کے دوران بھی آواز کی توانائی کا یہ عالم تھا کہ محسوس یوں ہوتا تھا کہ شاید کسی نوجوان کی آواز ہے۔ صبر و تحمّل اور استقامت کا عالم یہ تھا کہ بڑی سے بڑی مشکلات کے دوران بھی آپ اپنے نرم رویّے کو برقرار رکھتے۔ کئی لوگوں کی جانب سے آپ کی بلاوجہ مخالفت ہوئی۔ آپ کو دکھ دیئے گئے۔ آپ کے ساتھ زیادتیاں بھی ہوئیں۔ زیادتیوں کے یہ سلسلے آپ کے بزرگوں کے ساتھ بھی چلتے رہے لیکن ضبط و تحمل کی جو کیفیات آپ کے اکابر کے ہاں تھیں، وہی آپ کے ہاں بھی موجود تھیں۔ آپ نے زندگی بھر کسی سے ذاتی انتقام نہیں لیا۔

ذاتی طور پر آپ رافت و رحمت کا پیکر تھے۔ لیکن دین کے حوالے سے آپ کے ہاں اس قدر غیرت و حمیّت و بیبا کی تھی کہ جہاں بھی کوئی خلاف شرع معاملہ دیکھا، وہاں صورتحال درست کرنے کے لیئے آپ نے ہمیشہ آواز بلند کی۔ اس حوالے سے آپ اپنے یا بیگانے کی، رشتہ دار یا غیر رشتہ دار کی تمیز نہ کرتے کیونکہ آپ کے نزدیک "اَلْحُبُّ فِی اللہِ وَالْبُغْضُ لِلّٰہِ" کا اصول کارفرما تھا۔ آپ جس کسی سے محبت کرتے تھے اللہ پاک کی خاطر کرتے تھے۔ اور جس کسی سے نفرت کرتے تھے، وہ بھی اللہ ہی کی خاطر۔

Marfat.com

آپ سے زیادہ کوئی کیا جان سکتا تھا کہ تصوف نام ہی ہے اپنے آپ کو ظاہری اور باطنی ہر دو لحاظ سے اللہ تعالیٰ اور رسولِ کریم ﷺ کے لیئے وقف کر دینے کا۔ اگر اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی رضاء کے مطابق اپنے ظاہر کو سنوارنے کا نام شریعت ہے تو باطنی طور پر اسی انداز میں اپنے آپ کو سنوارنا طریقت ہے۔ آپ زندگی بھر تقویٰ پر کاربند رہے۔ یہاںتک کہ خلاف احتیاط اور مشکوک معاملات سے بھی پرہیز کرتے رہے۔ کھانے پینے کی نیز دیگر استعمالی چیزوں کے معاملے میں بھی آپ کمال درجہ کی احتیاط فرماتے تاکہ طہارت کے تقاضے قائم رہ سکیں۔ کھانا پکانے کے برتن، چائے اور پانی کے برتن اور وضو کا لوٹا ہر طرح سے پاک وصاف ہوتے۔ ہر قسم کے برتن آپ کے لیئے الگ رکھے جاتے۔ کسی غیر محتاط شخص کو برتنوں کو ہاتھ لگانے کی اجازت نہیں ہوتی تھی۔ جن لوگوں کا پاک وصاف ہونا یقینی ہوتا، صرف وہی شخص آپ کے استعمال کی چیزوں کو اٹھاتے یا چھوتے تھے۔ آپ کھانا بھی اُسی شخص کے ہاتھ کا پکا ہوا کھاتے تھے جو پابندِ نماز ہو۔ تاہم آپ کی جانب سے بارہا یہ وضاحت ہوتی تھی کہ اس احتیاط کے پسِ منظر میں کسی سے نفرت کارفرما نہیں بلکہ یہ رویہ زیادہ سے زیادہ پاکیزگی اور صفائی کے اہتمام کے لیئے ہے کیونکہ ازروئے حدیث پاک " اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَان " یعنی پاکیزگی ایمان کا حصہ ہے۔ آپ مزید وضاحت فرمایا کرتے تھے کہ عام دنیادار لوگوں کی اپنی مجبوریاں ہوتی ہیں۔ لہٰذا وہ اس حد تک صفائی کا اہتمام نہیں کر سکتے۔ کنوئیں سے پانی بھرتے وقت ڈول میں ہاتھ ڈالنے سے بھی منع فرماتے۔ اسی طرح آپ اس بات کو بھی ناپسند فرماتے کہ جہاں پاؤں رکھے جاتے ہوں، وہیں ڈول بھی رکھا جائے۔

طہارت کے حوالے سے آپ کی یہ خوبی بھی تھی کہ ہمیشہ باوضو رہتے تھے۔ علاوہ ازیں باوجود باوضو ہونے کے آپ ہر نماز کے لیئے تازہ وضو کرتے تھے۔

آداب کے حوالے سے آپ بہت محتاط تھے۔ یہ احتیاط آپ کو اپنے اکابر سے ورثے میں ملی تھی۔ آپ کے والدِ گرامی قاضی احمد جیؒ کے بارے میں حاجی سلطان محمد ساکن کوٹلہ بیان

Marfat.com

کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ رفعِ حاجت کے لیئے گھر سے باہر تشریف لے گئے ۔ میں بھی آپ کے همراہ تھا۔ ابھی راستے ھی میں تھے کہ واپس آگئے ۔ جیب سے تسبیح نکال کر گھر رکھ دی۔ پھر چل پڑے میرے پوچھنے پر آپ نے بتایا کہ "راستے میں مجھے اچانک خیال آیا کہ تسبیح جیب میں ہے ۔ تسبیح چونکہ اللہ تعالی کی یاد کا وسیلہ ہے۔ لہذا میں نے خلافِ ادب سمجھا کہ تسبیح کے جیب میں ہوتے ہوئے رفعِ حاجت کروں"۔ قاضی محمد حسنؒ بھی تسبیح کا ادب کرتے تھے۔ آپ تسبیح کا استعمال یوں کرتے تھے کہ تسبیح پاؤں کے ساتھ یا پاؤں والی جگہ مَس نہ ہونے دیتے ۔ آپ پاؤں کے ساتھ یا جوتی کے ساتھ مَس ہونے والے ہاتھ تسبیح ، قرآن کریم کے لیئے ، دینی کتابوں کے لیئے تبرکات کے لیئے استعمال نہیں کرتے تھے۔ اسی بناء پر اگر کہیں پاؤں سے ہاتھ چھو جائیں یا جوتوں کو ہاتھ لگانے پڑیں تو ہمیشہ ہاتھ دھو لیتے تھے۔ جہاں پاؤں رکھے جاتے ہیں، ایسی کسی بھی جگہ آپ کوئی بھی قابلِ احترام چیز نہیں رکھتے تھے۔

بارگاہِ رسالت مآب (ﷺ) کے حوالے سے آپ انتہائی محتاط تھے۔ آپ کے نزدیک ایمان محبت وادبِ رسول (ﷺ) ھی کا دوسرا نام ہے۔ آپ مدینہ منورہ سے تعلق رکھنے والی ہر شے کا ادب و احترام ضروری سمجھتے تھے۔ دراصل اس شہر پاک کی ہر چیز متبرک اور مقدس ہے۔ یہانتک کہ اس کے غبار میں بھی شفاء رکھی گئی ہے۔ ابنِ نجار سے روایت نقل کی گئی ہے کہ جب رسول کریم ﷺ غزوہ تبوک سے واپس تشریف لائے تو چند ساتھی مدینہ منورہ سے باھر آپ ﷺ کے استقبال کے لیئے تشریف لائے۔ اِن کے آنے سے غبار اڑی۔ چند صحابہ کرام نے غبار سے بچنے کے لیئے منہ پر کپڑا ڈال لیا۔ حضور ﷺ نے انکے چہروں سے کپڑا اٹھاتے ہوئے فرمایا:
" **والذی نفسی بیدہ انّ فی غبار ھا شفاء مّن کلّ داء** "(اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، بیشک مدینہ پاک کے گردو غبار میں بھی شفاء ہے)۔ آپ مدینہ منورہ کے باشندوں کا، اس شہر پاک کے بازاروں کا، درو دیوار کا، مٹی تک کے احترام کی تاکید فرمایا کرتے تھے۔ آپ نصیحت فرمایا کرتے تھے کہ مدینہ شریف کی باسی روٹی کو بھی باسی نہ کہا

جائے۔غرض یہ کہ وہاں کی کسی شے میں نقص نہ نکالا جائے۔آپ بالعموم فرمایا کرتے تھے کہ اگر کوئی مدینہ پاک کے دہی کو کھٹا کہہ دے تو وہ بھی کافر ہو جاتا ہے۔حضرت امام مالکؒ کے بارے میں روایت ہے کہ آپ نے اس شخص کو تیس درّے مارنے کا حکم فتویٰ دیا تھا جس نے کہا تھا کہ مدینہ منورہ کی مٹی ناقص ہے اس کو قید کرنے کا حکم بھی دیا اور فرمایا کہ یہ شخص قتل کے قابل ہے۔حضرت امام مالکؒ کا اپنا یہ حال تھا کہ زندگی بھر ادب واحترام کی وجہ سے مدینہ شریف کی حدود میں گھوڑے پر سواری نہیں کی، ان حدود میں پیشاب پاخانہ نہیں کیا۔آپ مدینہ منورہ سے تعلق رکھنے والی ہر ہر شے کا ادب واحترام ضروری سمجھتے تھے۔آپ کا عقیدہ یہاں تک تھا کہ اگر کوئی مدینہ پاک کے دہی کو کھٹا کہہ دے تو وہ بھی دائرہ ایمان سے خارج ہے۔

آپ ہر قمری مہینے کے کسی نہ کسی سوموار کو اپنے بچوں کو بٹھا کر ذکرِ رسول ﷺ کی محفل کا انعقاد کیا کرتے۔ربیع الاوّل کے مہینے میں یہ محفل دو مرتبہ ہوتی۔آپ ہر جمعۃ المبارک کو نمازِ ظہر کے بعد مدینہ منورہ کی جانب رخ کر کے سرکارِ مدینہ ﷺ کی بارگاہِ عالی میں درود وسلام کا نذرانہ پیش کرتے۔بالعموم قصیدہ بُردہ شریف کے اشعار آپ کی زبان مبارک پر رہتے۔آپ دوسروں کو بھی درود شریف کثرت سے پڑھنے کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔جب آپ حج کے لیئے گئے تو راستے میں نمونیہ ہو گیا۔بعض ساتھیوں نے وطن واپسی کا مشورہ دیا لیکن آپ نے اس خیال سے مشورہ مسترد فرمادیا کہ دیارِ حبیب ﷺ کے راستے میں موت آجائے تو گوارا ہے لیکن وطن واپسی گوارا نہیں۔

آپ راسخ العقیدہ تھے۔اس دور میں جبکہ عقائد کا فساد بڑے بڑے علمی گھرانوں کو بھی لپیٹ میں لے رہا ہے، آپ عقائد کی حفاظت کی سختی سے تاکید فرمایا کرتے تھے۔تاہم آپ بلا تحقیق محض مخالفت برائے مخالفت کے جذبے میں آکر کسی کو بے عقیدہ کہہ دینے کے سخت مخالف تھے۔ بات بات پر فتویٰ عائد کر دینا بھی آپ کے مسلک ومشرب کے خلاف تھا۔آپ کے نزدیک رسول کریم ﷺ دیگر تمام انبیاءِ کرام اور رسولانِ عظام (علیہ السلام) حضور ﷺ کے اہلِ بیت،

Marfat.com

آپ کے صحابۂ کرام اور تمام اولیاء وشھداءِ عظّام کا ادب اوران کے ساتھ محبت ، درست عقیدے کی بنیاد ہے بلکہ صحیح عقیدے کی جان ہے۔آپ عقیدۂ صحیحہ کی تعلیم لوگوں کو دیا کرتے تھے،لیکن عالمانہ انداز میں۔اس ضمن میں فرقہ وارانہ انداز اپنانا آپ کے نزدیک دین کی خدمت کے منافی تھا۔یہ بھی ذکر کردینا بیجانہ ہوگا کہ نبی اُمّی ﷺ اورآپ کے محبوبوں کی شان میں گستاخی کا مظاھرہ کرنے والا آپ کے نزدیک کسی بھی رورعایت کا مستحق نہیں تھا،خواہ وہ رشتہ دار ہو یا غیر رشتہ دار، عامی ہو یا عالم کہلانے والا ہو۔

آپ عجز وانکسار کا پیکر تھے۔تکبّر کا نام ونشان تک نہیں تھا۔آپ تحمل اور بُردباری کی دولت سے مالا مال تھے۔آپ ایک داعیانہ طبیعت کے مالک تھے لہذا آپ حالات کے ساتھ سمجھوتہ کرنے کے قائل نہیں تھے۔آپ مجموعی طور پر خاموش مزاج کے حامل تھے۔لیکن حقّ گوئی و بیبا کی کا جذبہ آپ کے ہاں اس حدّ تک غالب تھا کہ ھر خلافِ شرع امر کو دیکھ کر اُس پر نکیر فرماتے تھے۔دین پر عمل کے حوالے سے ذراسی بھی غفلت آپ کو گوارا نہ تھی۔روایت کیا جاتا ہے کہ ایک مرتبہ دورانِ ملازمت آپ نمازِ ظہر کی ادائیگی کے بعد اپنے کسی شناسا افسر کے ہاں چلے گئے۔جو اُس وقت کمرۂ عدالت میں مصروف تھے۔انہوں نے آپ سے پوچھا کہ صوفی صاحب! کیا آپ نماز پڑھ آئے ہیں۔آپ نے اثبات میں جواب دیا اوران سے پوچھا کہ کیا آپ بھی نماز ادا کر چکے ہیں۔ مذکورہ افسر نے جواب دیا ابھی تک تو نہیں پڑھی۔ قاضی صاحب نے بھری عدالت میں فرمایا آپ نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں پڑھا کہ مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِکْرِی نَجعَل لَهٗ مَعِیْشَةً ضَنْکاً وَّنَحشُرُهٗ یَومَ الْقِیٰمَةِ اَعْمٰی یعنی جو میرے ذکر سے روگردانی کرے گا، ہم اُس کیلیۓ اُس کی معیشت کو تنگ بنادیں گۓ۔اور قیامت کے روز اسے اندھا ہونیکی حالت میں اٹھائیں گۓ۔متعلقہ افسر پر آپ کی گفتگو کا اتنا اثر ہوا کہ اُس نے کہا کہ "صوفی صاحب! مجھے یہ آیتِ قرآنی دوبارہ پڑھ کر سنایئے۔آپ زندگی بھر اسی طرح لوگوں کو دینِ حق کی پیروی کی تلقین فرماتے رہے۔

آپ قُربِ الٰہی اور قُربِ مصطفٰے ﷺ کی جستجو میں اپنی زندگی گزار کر 28 صفر 1404ھ (بمطابق 4 دسمبر 1993ء) اس دنیا سے تشریف لے گئے۔ قاضی رئیس احمد، آپ کے چھوٹے بیٹے ان دنوں بسلسلہ ملازمت راولپنڈی میں رہائش پذیر تھے۔ جمعرات کی شام اپنے آبائی گاؤں میں آتے تھے اور ہفتہ کی صبح راولپنڈی کے لیئے روانہ ہو جاتے تھے۔ قاضی صاحبؒ نے اپنی وفات سے چند یوم قبل 30 نومبر بروز جمعہ انہیں بھی اور اپنی دیگر اولاد کو بلا کر وصیت فرمائی کہ اُن کی وفات کی صورت میں اُن کے طریقۂ زندگی جو کہ طریقِ سنت ہے، کی پیروی جاری رکھی جائے۔ عقائد اھلِ سنت والجماعت پر سختی کے ساتھ قائم رہا جائے۔ دنیا سے رخصت ہو جانے والوں کی ارواح کے ایصالِ ثواب کے لیئے اُن کا روزمرہ کا معمول اُن کے بعد بھی قائم رکھا جائے۔ ماہانہ محفلِ میلاد اور ربیع الاول کے مبارک مہینہ میں دو مرتبہ محفلِ میلاد کا معمول برقرار رکھا جائے۔ آپ نے سختی کے ساتھ یہ ھدایت بھی فرمائی کہ اس بات کا خیال رکھا جائے کہ بارگاہِ رسالت ﷺ کا کوئی گستاخ اُن کی نمازِ جنازہ کی امامت کے لیئے آگے نہ آنے پائے۔ آپ نے قاضی رئیس احمد کو نمازِ جنازہ کی امامت کیلیئے وصیت فرمائی۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اگر ایسا کرنا بآسانی ممکن ہو تو تدفین کے بعد قبر کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی یاد کے لیئے یکے بعد دیگرے کسی نہ کسی بندے کے بٹھانے کا اھتمام کیا جائے۔ یہانتک کہ جمعرات کا سورج غروب ہو جائے یعنی جمعۃ المبارک کی ساعت کا آغاز ہو جائے۔ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کہ آپ زندگی بھر نماز کھڑے ہو کر پڑھتے رہے۔ تاہم آپ کی زندگی کی آخری نماز اس سے مستثنیٰ ہے۔ وفات سے چند یوم پہلے آپ کی طبیعت ناساز تھی۔ وفات سے پہلے آپ لیٹے ہوئے تھے۔ آپ کے پوچھنے پر جب آپ کو بتایا گیا کہ نمازِ ظہر کا اوّل وقت ہو چکا ہے تو آپ نے لیٹے ہونے کی حالت میں اشاروں سے نمازِ ظہر پڑھی نماز سے فراغت کے بعد آپ کی روح مبارک قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی گویا کہ بارگاہِ ربوبیت سے آپ کو یہ پیغام آ پہنچا: یٰٓاَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ اے نفسِ مطمئنہ! لوٹ اپنے رب کی

Marfat.com

طرف اس حال میں کہ تو اُس سے راضی وہ تجھ سے راضی پھر میرے خاص بندوں میں شامل ہو اور میری جنت میں داخل ہو جائے۔

آپ کا مزارِ اقدس بستی کے عام قبرستان سے متصل واقع ہے اور سرچشمہء فیض کے طور پر کام کر رہا ہے۔ یہ آپ کے مستور الحال رہنے کی آرزو کا نتیجہ تھا کہ آپ کی ظاہری زندگی کے دوران لوگ اس انداز میں آپ کے مقام و مرتبہ کو پہچان نہ سکے، جس طرح کہ آپ کے وصال کے بعد لوگوں کا رجحان آپ کی شخصیّت کی جانب ہوا۔ آپ کے مزارِ اقدس پر جو سالانہ اجتماع منعقد ہوتا ہے، اس میں شرکاء کی تعداد کا عالم یہ ہوتا ہے کہ ہر برس اس میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ عام دنوں میں بھی زائرین کی آمدورفت کا سلسلہ چلتا رہتا ہے۔ آپ کے وصال کے بعد فیضان کی صورتحال کچھ یوں ہے کہ دن بدن انوار و برکات کا نزول بڑھتا چلا جا رہا ہے. اور آستانۂ عالیہ کے دینی مشن میں روز بروز نکھار آ رہا ہے بالخصوص نوجوانوں کی روحانی اور اخلاقی تربیت بلندیوں کو چھو رہی ہے۔ حضرت قاضی محمد حسنؒ کی اہلیہء محترمہ بھی خاندان کی دیگر خواتین کی طرح ایک پاکباز، پرہیزگار اور شب زندہ دار خاتونؒ تھیں۔ آپ کا شجرۂ نسب چھتیسویں (۳۶) پشت میں حضرت علی کرّم اللہ وجہہ سے او بینتیسویں (۳۵) پشت میں حضرت عبّاس رضی اللہ عنہ سے جاملتا ہے جبکہ آپ کا نسبی سلسلہ حضرت حافظ محمد عبداللہ المعروف دیوانِ حضوری قادری رحمتہ اللہ علیہ کے چچا حضرت جلال الدّین رحمتہ اللہ علیہ سے گیارھویں پشت میں جاملتا ہے۔ آپ کا سلسلہء طریقت حضرت سلطان العارفین سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ کی اولادِ پاک میں سے حضرت حافظ محمد فیض سلطان رحمتہ اللہ علیہ کی وساطت سے بائیسویں (۲۲) پُشت میں حضرت شیخ سیّد عبدالقادر جیلانیؓ رحمتہ اللہ علیہ سے جاملتا ہے۔

آپ نے اپنی زندگی انتہائی سادہ انداز میں گزاری۔ جب تک آپ کی صحت نے اجازت دی، گھر کے تمام کام کاج مثلاً گھر میں جھاڑو دینا، کھانا پکانا، چکی پیسنا آپ خود ہی انجام دیتی تھیں۔ معاشی حالت ناسازگار ہوتے ہوئے بھی آپ کے ہاں سخاوت و ایثار کا جذبہ موجود

Marfat.com

تھا۔آپ غرباءاور مساکین کا خصوصی خیال رکھا کرتی تھیں۔جب آپ خود کھانا پکانے کا اہتمام کرنے کے قابل نہ رہیں، تو اس عرصے میں بھی اپنی صاحبزادیوں کو ھدایت کیا کرتی تھیں کہ ترکاری اور روٹی پکاؤ تو اپنے گھر کی ضرورت سے کچھ زیادہ پکاؤ شاید کوئی ضرورتمند آجائے۔مہمان نوازی کا جذبہ آپ کے ہاں بدرجہ اتم موجود تھا۔جب بھی گھر میں کوئی فرد آجاتا تو آپ کی پوری کوشش ہوتی کہ وقت کے تقاضے کے مطابق وہ لازمی طور پر کھانا کھا کر یا چائے پی کر جائے۔آپ کی زندگی میں ارشادِ ربانی وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ کی عملی تعبیر بھرپور انداز میں موجود تھی۔آپ کبھی بھی کسی سائل کو جھڑکتی نہیں تھیں۔کسی بھی ایسے شخص سے تغافل کا رویہ آپ اختیار نہیں فرماتی تھیں۔جو کوئی بھی غم میں گھرا ہوا آپ کی خدمت میں آتا، لوٹتے ہوئے آپ کی دعاؤں اور تسلی آمیز کلمات کے نتیجے میں اپنی جھولی سکون کی خیرات سے بھر کے لے جاتا۔دراصل آپ ہر کسی کے ساتھ شفقت ومحبت سے پیش آتیں۔آپ صاحب علم تھیں۔صاحب تقویٰ تھیں۔صاحب خُلقِ عظیم تھیں آپ صاحب حلم تھیں۔بعض لوگوں کی جانب سے ایذاء رسانیوں کے باوجود انتقامی کاروائی تو درکنار، آپ کی جانب سے کبھی اُف تک نہیں ہوتی تھی۔صبر وتحمل اور برداشت کا جذبہ پورے کمال کے ساتھ آپ کی ذات میں موجود تھا۔آپ کی جانب سے دوسروں کیلئے بھی ترغیب یہی ہوتی تھی کہ ناسازگار حالات میں صبر سے کام لیا جائے اور مخالفین کی ریشہ دوانیوں اور سازشوں کے مواقع پر انہیں برا بھلا نہ کہا جائے، اُن سے انتقام لینے کا تصور بھی نہ کیا جائے بلکہ معاملات اللہ تعالیٰ کے سپرد کیئے جائیں۔اگر کسی موقع پر کسی ایسے شخص کو بھی آپ سے واسطہ پڑ جاتا، جس نے زندگی کے کسی مرحلے پر آپ کو کوئی دکھ دیا ہوتا تو آپ کا طریقہ یہ ہوتا کہ اس کی سابقہ غلطیوں اور کوتاہیوں کو جتلایا نہ جائے بلکہ صورتحال یہ ہوتی کہ آپ اُس کے ساتھ بھی عفو ودرگزر کا رویہ اختیار فرماتے۔

آپ کے دل پر خوف الٰہی کا بھرپور غلبہ تھا۔اسی طرح عذابِ قبر اور عذابِ دوزخ کا خوف بھی شدّت کے ساتھ آپ پر غالب تھا۔آپ دوسروں کو بھی اس جانب متوجہ کیا کرتی تھیں۔

Marfat.com

آپ ترغیب دیا کرتی تھیں کہ قبر اور دوزخ کے عذاب سے بچنے کے لیئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا بھی کرتے رہنا چاہیئے اور عملی طور پر بھی حفاظت کی تدابیر اپنانا چاہیں۔ آپ فضول گفتگو نہیں کرتی تھیں۔ اس حوالے سے آپ کا نکتہ نظر یہ تھا کہ گفتگو بہت کم کرنی چاہیئے اور وہ بھی مناسب حد تک، اس لیئے کہ انسان اپنی زبان سے جو کچھ بھی کہتا ہے، فرشتے اسے لکھ لیتے ہیں۔ نمازِ پنجگانہ کے ساتھ ساتھ آپ نوافل کی پابند بھی تھیں۔ ذکرِ الٰہی اور درود پاک کی کثرت نیز تلاوتِ قرآن کریم اور دیگر اوراد و وظائف آپ کے معمولات میں سے تھے۔ آپ دوسروں کو بھی ایسا ھی طرزِ عمل اپنانے کی ترغیب دیا کرتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے لیئے محبت آپ کی رگ رگ میں بسی ہوئی تھی۔ پرندوں اور جانوروں کی خدمت کا جذبہ بھی آپ کے ہاں موجود تھا۔ آپ نے گھر میں مرغیاں بھی رکھی تھیں۔ اُن کے لیئے کھانا اور پانی کا اهتمام بڑی پابندی کے ساتھ کرتی تھیں۔ اسی طرح زندگی بھر آپ کا یہ معمول رہا کہ روٹی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کیا کرتی تھیں اور پرندوں کو ڈال دیا کرتی تھیں۔ حضرت قاضی محمد حسنؒ کی وفات کے بعد آپ نے اپنی باقیماندہ پندرہ سالہ زندگی کو کلی طور پر خدمتِ خلق کے لیے وقف کیئے رکھا۔ آپ اپنی پُرسوز دعاؤں کے ذریعے اور رُوحانی علاج کی وساطت سے وسیع پیمانے پر دکھی انسانیت کی خدمت انجام دیتی رہیں۔ آپ کی راتیں اللہ تعالیٰ کی یاد میں گزرتیں تو دن اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت میں بسر ہوتے۔ آپ نے زندگی میں دکھ سہے، تکلیفیں اُٹھائیں، فاقے برداشت کیے، بے آرامی اور بے سکونی برداشت کی لیکن، جیسا کہ پہلے ذکر ہوا کبھی کسی سائل کو، کسی شکستہ دل کو اپنے آرام کی خاطر ٹالا نہیں۔ جو سائل بھی آپ کی خدمت میں پہنچا اور جس وقت بھی پہنچا، خود تکلیف میں ہوتے ہوئے بھی اُس کی داستان الم کو شفقت سے، محبت سے اور پوری توجہ سے سُنا۔ اُسے دعاؤں سے بھی نوازا، حسب ضرورت شرعی حدود کے اندر رہتے ہوئے اُسے تعویذ اور دم وغیرہ کے ذریعے اسے روحانی علاج بھی فراہم کیا، پابندی نماز کی، دیگر فرائض و واجبات کی ادائیگی کی اور گناھوں سے پرہیز کی تلقین کی۔ جو جو لوگ آپ سے قریب ہوئے، وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ آپ نے مصائب و آلام میں

Marfat.com

گھری ہوئی مخلوق کا دُکھ بانٹنے اوران میں سکون کی دولت لُٹانے کے لیئے اپنی زندگی وقف کیئے رکھی۔

حضرت قاضی محمد حسنؒ کی اہلیۂ محترمہ کی وساطت سے جن افراد نے فیض و کرم کی خیرات سے اپنے اپنے دامن کو مالا مال کیا، اگراُن کے مشاہدات اور تاثرات کوقلمبند کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب مرتب کی جاسکتی ہے۔اسی قسم کی ایک سرگزشت جناب فضل الرحمان عظیمی، جواُس وقت نظامتِ تعلیمات، مری روڈ، راولپنڈی میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے عہدے پر فائز تھے، نے 17 جنوری 1997ء کوتحریر کی۔آپ بتاتے ہیں کہ 1993ء میں اُن کی اہلیہ شدید بیمار ہوگئی۔ ابتدا میں نجی طور پر کام کرنے والے ڈاکٹروں سے اُن کا علاج کرایا جاتا رہا جبکہ بالآخر پریشان ہو کرانہیں کنٹونمنٹ بورڈ ہسپتال راولپنڈی صدر میں داخل کروادیا۔ باہر سے ادویہ کی خریداری اور مختلف قسم کے ٹیکوں (یعنی طبی معائنوں) پرتقریباً پانچ ہزارروپے یومیہ خرچ ہانے لگا لیکن مرض میں افاقہ نہ ہوا۔تقریباً چھ سات ماہ کا عرصہ یونہی گزرگیا۔بعدِ مشکل مرض کی تشخیص ہوئی کہ ٹائیفائیڈ (یعنی طویل المیعاد) بخار ہوگیا ہے قیمتی سے قیمتی دوائیں استعمال کرانے کے باوجود شفاء نہ ہورہی تھی۔مریضہ کا کھانا پینا چھوٹ گیا تھا۔جسمانی کمزوری کا عالم یہ تھا کہ حرکت کرنا تو درکنار بات کرنا بھی دشوار ہو چکا تھا۔عظیمی صاحب کا کہنا ہے کہ اگرچہ مایوس ہونا گناہ ہے لیکن حالات وواقعات نے انہیں مایوس کردیا تھا۔مریضہ جن ڈاکٹر صاحب کے زیرِ علاج تھی اُن کا بیان تھا کہ وہ اپنے چالیس سالہ تجربے کو پوری طرح آزما چکے ہیں۔لیکن نجانے پھربھی مریضہ تندرست کیوں نہیں ہو رہی تھی۔ایک شام صورتحال کی نزاکت کے باعث جب عظیمی صاحب،شدید حدتک پریشانی میں مبتلا تھے تو انہیں اس کیفیت میں دیکھ کرایک نرس ان کے قریب آئی اور کہنے لگی کہ میں کافی دنوں سے دیکھ رہی ہوں کہ آپ اتنے عرصے سے ان کا علاج کروارہے ہیں مگر افاقہ نہیں ہو رہا۔اگر آپ میری ایک بات مانیں تو ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن پر اپنا فضل وکرم کرے اوران کی صحت بحال ہو جائے۔رواٹ کے قریب تخت پڑی ایک مقام ہے وہاں سے تھوڑے فاصلے پر ڈھوک قاضیاں

نامی ایک گاؤں ہے، جس میں ایک بہت بڑے بزرگ قاضی صاحب ہوئے ہیں۔ وہ تو اب اس دنیا میں موجود نہیں لیکن اُن کی اہلیہ اور اُن کے بچے بڑے اللہ والے لوگ ہیں۔ آپ ایک چادر لے جائیں اور اُن سے دم کروا کر مریضہ کے اوپر ڈال دیں، انشاءاللہ ٹائیفائیڈ جاتا رہے گا۔ ورنہ یہاں ہسپتال میں تو آپ ایک سال تک بھی انہیں رکھیں تو کوئی افاقہ نہیں ہوگا" عظیمی صاحب لکھتے ہیں کہ وہ عقیدے کے لحاظ سے دم وغیرہ کے قائل نہیں تھے۔ لیکن سوچا کہ چلو، اگر دم وغیرہ سے مریضہ کو صحت ملتی ہے تو کیوں نہ اسے آزمالیا جائے۔ عظیمی صاحب پر کیا بیتی؟ وہ انہی کے الفاظ میں ملاحظہ کیجئے۔ لکھتے ہیں:۔

2 مئی 1993ء کو صبح سویرے ایک چادر ساتھ لیکر میں روات کی طرف چل پڑا۔ روات پہنچ کر تخت پڑی جانے کے لیے ایک سوزوکی پر بیٹھا۔ سوزوکی میں بیٹھے ہوئے ایک صاحب سے ڈھوک قاضیاں کا پتہ پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ وہ تخت پڑی سے تقریباً دو کلو میٹر کے فاصلے پر ہے وہاں بیٹھی ہوئی ایک خاتون نے کہا آپ فکر نہ کریں میں آپ کو پہنچا دوں گی۔ آہستہ آہستہ سورج بلند ہو رہا تھا اور گرمی میں شدت آ رہی تھی۔ گرمی اور گھٹن نے سواریاں پسینے سے شرابور تھیں۔

تخت پڑی میں سوزوکی سے اُتر کر میں اُس خاتون کے ہمراہ چل پڑا۔ ایک گہری کھائی عبور کرنے کے بعد ایک جنگل سا شروع ہو گیا۔ ہم دونوں اس جنگل میں چلتے جا رہے تھے۔ جنگل میں ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی اور گرمی کا نام ونشان نہ تھا۔ چھوٹی چھوٹی جھاڑیاں اِدھر اُدھر اُگی ہوئی تھیں۔ مجھے یہ فضا بہت بھلی معلوم ہوئی۔ بہن نسیم اختر نے بتایا کہ ان کا کنبہ آج کل راولپنڈی صدر کے علاقے میں رہائش پذیر ہے۔ لیکن دراصل وہ ڈھوک قاضیاں ھی کی رہنے والی ہیں۔ جہاں کے ایک بڑے ولی اللہ قاضی محمد حسنؒ ہوئے ہیں۔ وہ اُسی گھرانے کی مرید ہیں۔ قاضی صاحب دنیا سے پردہ فرما چکے ہیں اور اب ان کی بیوہ اور اولاد موجود ہے، جو بے حد نیک لوگ ہیں اور صحیح معنوں میں اللہ والے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ مائی جی اور اُنکی اولاد کی دعاء بارگاہِ خداوندی میں قبول ہو جاتی ہے۔ اور ٹائیفائیڈ کا جو مریض بھی چادر دم کروا کر لے جاتا ہے اللہ تعالیٰ

اُسے ضرور شفا دیتا ہے۔ لہٰذا انشاء اللہ آپ کی زوجہ کی بیماری بھی دُور ہو جائے گی آپ بالکل فکر نہ کریں۔

جنگل کے ساتھ ہی ڈھوک قاضیاں کی حدود شروع ہو گئی۔ مجھے اس بات سے بڑی حیرت ہوئی کہ ڈھوک قاضیاں کی حدود شروع ہوتے ہی میرے ذہن پر تفکّر اور پریشانی کا جو غبار تھا وہ فوراً ختم ہو گیا۔ بلکہ طبیعت میں ایک قسم کا سرور پیدا ہونا شروع ہو گیا۔ جوں جوں نزدیک پہنچتے گئے، میری طبیعت ہشاش بشاش ہوتی گئی۔ دل نے کہا کہ واقعی یہ ولی اللہ ہیں۔

ان شاء اللہ اب میری اہلیہ کی بیماری دُور ہو جائے گی۔ جب گاؤں کے قریب پہنچے تو بہن نسیم اختر نے مشرق کی جانب اشارہ کر کے بتایا کہ وہ قاضی صاحبؒ کا روضہ ہے۔ میرے ہاتھ بے اختیار اُٹھ گے اور میں چلتے چلتے فاتحہ پڑھنے لگا۔ فاتحہ کے بعد چند اشعار اُس بزرگ کی تعریف میں میری زبان پر جاری ہو گئے۔ لیکن چونکہ میرے پاس کاغذ قلم نہیں تھا اس لیے ضبطِ تحریر میں نہ لا سکا۔ جن میں سے اکثر اب بھول چکا ہوں۔ لیکن جو چند ایک یاد رہ گئے ہیں وہ یہاں درج کرتا ہوں ؎

واقعی قاضی حسن تُو ہے ولی باکمال　　ملتی ہے بہت کم دہر میں تیری مثال

تیرے روضے سے عیاں تیرا فقیرانہ جلال　　دہر میں ملتی ہیں ایسی ہستیاں تو خال خال

عمر بھر تو کار بندِ اُسوۂ حسنہ رہا　　پیروی سنّتِ محبوب ِ حق کرتا رہا

سینہ ات معمور از حُبِّ خدا و مصطفٰے　　وقف کر دی عمر در پابندیِ حکمِ خدا

صورتِ پروانہ گردِ شمعِ حق رقصاں بدی　　در مصاف زیست باسعی وعمل پویاں بدی

ای کہ آرا میدہ　در فردوس جانِ پاک ِ تو

من دُرودے می رسانم بر روانِ پاکِ تو

جب ہم گاؤں میں پہنچے تو بہن نسیم اختر مجھے ایک سادہ سے مکان کے دروازے پر کھڑا کر کے یہ کہہ کر اندر چلی گئی کہ ٹھہرو میں ابھی آتی ہوں۔ چند لمحوں میں واپس آ کر مجھے اپنے ساتھ اندر لے گئی ایک کمرے کا دروازہ کھول کر مجھے اندر آنے کا اشارہ کیا۔ اندر گیا تو دیکھا کہ سادہ سا

Marfat.com

بیٹھک نما ایک کمرہ ہے جس میں ایک دری بچھی ہوئی ہے۔ میں فرش پر دری کے اوپر بیٹھ گیا اور بہن اختر اندر چلی گئی۔

یہاں میں ایک اور چھوٹا سا واقعہ بیان کرونگا جس سے ولی کی کرامت ظاہر ہوتی ہے۔ جب بہن اختر مجھے بٹھا کر اور مجھ سے چادر لے کر اندر چلی گئی تو میں اکیلا چند لمحے بیٹھا رہا۔ اہلیہ کی بیماری کی پریشانی کے باعث میں نے کئی مہینوں سے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا تھا بھوک بالکل نہیں لگتی تھی۔ اگر ایک دو نوالے کھانے کی کوشش کرتا تو حلق سے نیچے نہیں اترتے تھے۔ اب جو میں بیٹھک میں بیٹھا تو پریشانی دُور ہونے سے دفعتاً میری بھوک چمک اُٹھی اور اتنی شدت کی بھوک محسوس ہوئی کہ میں خواہش کرنے لگا کہ کسی طرح مجھے کھانا مل جائے۔ میں سوچنے لگا کہ یہاں سے فارغ ہونے کے بعد مجھے دو تین کلومیٹر پیدل چلنا پڑے گا اور میری حالت یہ ہے کہ میں بھوک کو برداشت نہیں کرسکتا۔ حالانکہ اُس وقت دوپہر کے 12 بجے تھے۔ میں بُھوک کی شدت سے بیتاب تھا۔ پیٹ الجوع الجوع پکار رہا تھا۔ گاؤں کے ماحول میں کوئی چیز ملنے کی توقع نہیں تھی۔ شہر قریب نہیں تھا کہ کسی ہوٹل سے کھانا کھالیتا۔ شرم دامنگیر تھی کہ کھانا کسی سے مانگوں۔ سوچا کہ یہاں سے فارغ ہونے کے بعد بہن نسیم اختر سے بے تکلّفی کے ساتھ کہوں گا کہ مجھے کھانا کھلا دو۔ میں اسی اُدھیڑ بن میں تھا کہ یک لخت کمرے کا اندرونی دروازہ کُھلا اور ایک فرشتہ خصلت نحیف و نزار بزرگ خاتون کمرے میں داخل ہوئیں۔ چہرے پر ایسا تقدّس تھا کہ؎

دامن نچوڑ دیں تو فرشتے وضو کریں

میں نے بڑی بڑی عزّت مآب اور پاکیزہ سیرت خواتین کو دیکھا ہے لیکن اس مادرِ محترم کے مقابلے میں مجھے کوئی نظر نہیں آئی۔ دل نے کہا۔ یہی وہ ماں جی ہیں جن کا ذکر بہن اختر نے کیا تھا میں بے ارادہ ایک انجانی سی کیفیت میں اُن کے احترام میں بجلی کی سُرعت سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ انہوں نے آتے ہی اپنا دستِ شفقت و محبت میرے سر سے کمر تک پھیرا۔ کیا بتاؤں کہ اُس دستِ شفقت نے مجھے کیسا سکون اور سُرور عطا کیا۔ آج ساڑھے تین سال سے زیادہ عرصہ گزرنے کے

باوجود میں اُس دستِ شفقت کی لذّت محسوس کر رہا ہوں۔ وہ فوراً میرے پاس ہی فرش پر بیٹھ گئیں اور میں نے مختصراً اپنی اہلیہ کی بیماری کی داستان بیان کی۔ انہوں نے دُعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ مریضہ پر رحم فرمائے اور مجھے تسلی دی۔ پھر بتایا کہ اُن کے خاوند جناب قاضی محمد حسن صاحبؒ کا انتقال ہو چکا ہے جن کا گاؤں کے ساتھ ہی روضہ بھی بنا ہوا ہے۔ اور یہ کہ ان کے صاحبزادے قاضی رئیس احمد صاحب جو نیکی و شرافت میں اپنے باپ کی تصویر ہیں، وہ کمشنر راولپنڈی کے دفتر میں ملازم ہیں اور آج وہ اپنے دفتر گئے ہوئے ہیں۔ میرا جی قاضی رئیس احمد صاحب سے ملنے کو چاہ رہا تھا۔ سوچا کہ چلو واپسی پر اُنہیں دفتر میں مل لوں گا۔ تھوڑی دیر کے بعد ماں جی اُٹھیں اور کہا کہ ٹھہریئے! میں آپ کے لیے کھانا بھجواتی ہوں۔ میں حیران رہ گیا کہ ماں جی کو میری بھوک کا کیسے احساس ہو گیا ہے سوچا کہ یہ واقعی ایک ولی کی بیوی ہیں اور خود بھی ولی ہیں، جنہیں میری بھوک کا احساس ہو گیا ہے۔

تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ ایک سادہ سی خاتون کھانا لے کر آ گئی۔ شاید اُنکی کوئی مرید ہو گی۔ وہ کھانا رکھ کر چلی گئی کھانا کیا تھا ایک پلیٹ آلو کا سالن اور تین چار موٹی موٹی روٹیاں تھی۔ سلاد کے طور پر تھوڑے سے پیاز کُترے ہوئے پلیٹ میں پڑے تھے۔ کھانا رکھ کر وہ خاتون چلی گئی اور میں نے کھانا شروع کر دیا میں دو روٹیاں کھا چکا ہونگا کہ وہی خاتون پھر آئی اور مجھ سے پوچھا کہ کسی چیز کی ضرورت تو نہیں۔ میں نے بلا تکلف کہہ دیا کہ تھوڑا سا سالن اور دے دیں۔ وہ اور لے آئیں۔ میں نے تیسری روٹی بھی کھالی۔ اور سیر ہو گیا۔ کھانا اتنا لذیذ تھا کہ کام ودہن آج تک اُسکی لذّت محسوس کر رہے ہیں۔ مجھے یقین ہو گیا کہ جس بزرگ ماں جی کو میری بھوک کا حال معلوم ہو گیا ہے وہ واقعی ولی اللہ خاتون ہیں۔

تھوڑی دیر کے بعد ماں جی پھر کمرے میں داخل ہوئیں اور مجھے دم کی ہوئی چادر دی اور ہدایت کی کہ یہ مریضہ پر ڈال دیں اللہ رحم کرے گا۔ اگرچہ مجھے چادر لے کر اہلیہ کے پاس جانے کی جلدی تھی لیکن ساتھ ہی ماں جی کے حضور سے اُٹھنے کو جی نہیں چاہ رہا تھا۔ کافی وقت گزارنے کے

Marfat.com

بعد بادلِ نخواستہ اُٹھا اور اجازت چاہی۔ ماں جی نے بہت سی دعاؤں کے ساتھ مجھے رخصت کیا۔ بہن اختر پہلے ہی اجازت لیکر اپنے گھر چلی جا چکی تھی۔ میں اکیلا ہی وہاں سے چل پڑا۔ جب میں حضرت قاضی محمد حسنؒ کے روضے کے سامنے پہنچا تو دلی کیفیت پہلے سے بھی زیادہ تیز ہو چکی تھی سامنے تقریباً ایک ڈیڑھ فرلانگ پر روضہ تھا اور میں کھیتوں کی منڈیروں (بنے بنّے) چل رہا تھا۔ فاتحہ پڑھتا جاتا تھا۔ تھوڑی دور جاتا اور پھر پہلی جگہ پر واپس آجاتا۔ اسی آمدورفت میں بہت دیر گزر گئی۔ مجھے مکمل یقین ہو چکا تھا کہ اب میری اہلیہ کی بیماری دُور ہو جائے گی۔ قلب پر ایک سرور کی کیفیت طاری تھی۔ وہاں سے جانے کو جی نہیں چاہتا تھا۔ اسی حالت میں قاضی صاحبؒ کو مخاطب کر کے نہ جانے اُردو اور فارسی زبان میں کتنے شعر کہے۔ افسوس کہ وہ سب حافظہ سے محو ہو چکے ہیں۔

عصر کے وقت اہلیہ کے پاس ہسپتال میں پہنچا تو دیکھا کہ وہ اُسی طرح پڑی ہوئی ہے۔ مجھے دیکھ کر کہنے لگی آپ نے بہت دیر کر دی ہے۔ آپ کے جانے کے تین چار گھنٹے بعد میری حالت پہلے سے قدرے بہتر ہے اب مجھے یقین ہے کہ میں انشاء اللہ ٹھیک ہو جاؤں گی۔ میں نے فوراً وہ چادر اس پر ڈال دی اور خود بازار میں دودھ لینے کے لیے نکل پڑا۔ میں ہر روز رات کو دودھ اور ڈبل روٹی لا کر رکھ دیتا تھا کہ شاید وہ کسی وقت مانگ لے۔ اگرچہ صبح تک وہ چیزیں یونہی پڑی رہتیں۔ ایک دو نوالے میں لے لیتا اور باقی ڈبل روٹی اور دودھ کسی دوسرے مریض کو دے دیتا۔ میں جان بوجھ کر اِدھر اُدھر گھومتا رہا کہ اہلیہ ذرا آرام کر لے تو جاؤں گا۔ نمازِ مغرب کے کچھ دیر بعد میں پہنچا تو دیکھا کہ اہلیہ چادر لئے بدستور پڑی ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد اُس نے چہرے سے چادر ہٹائی۔ میں نے دیکھا کہ اُس کا چہرہ پسینے سے شرابور ہے۔ مجھے دیکھ کر کہنے لگی کہ آپ کے جانے کے بعد میں سو گئی تھی، خواب میں ایک بزرگ تشریف لائے تھے۔ انہوں نے اپنا ہاتھ مجھ پر پھیرا اور کہا کہ انشاء اللہ اب تم ٹھیک ہو جاؤ گی۔ دیکھ لیں میرا بخار اُتر گیا ہے اور اب میں ٹھیک ہوں۔ مجھے بھوک محسوس ہو رہی ہے۔ تھوڑا سا دودھ اور ڈبل روٹی دیں۔ چنانچہ اس نے ڈبل روٹی

Marfat.com

کا ایک پیس کھایا اور تھوڑا سا دودھ پیا۔ صبح ہوئی تو اس کی حالت بہت بہتر تھی۔ جب ڈاکٹر صاحب دیکھنے کے لیئے آئے تو اسے بہتر حالت میں دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

تھوڑی دیر میں بہت سے دوسرے ڈاکٹر صاحبان بھی کمرے میں داخل ہوئے اور ڈاکٹر صاحب کو مبارک باد دینے لگے کہ آپ کی مریضہ ٹھیک ہوگئی ہے۔ تین چار دنوں کے اندر ہی ہسپتال سے چھٹی مل گئی اور میں اہلیہ کو گھر لے آیا۔

اس حیرت انگیز واقعہ کے بعد مجھے قائل ہونا پڑا کہ واقعی دنیا میں ایسے درویش لوگ ہوئے ہیں اور اب بھی موجود ہونگے جن سے خَلقِ خدا کو فیض پہنچتا ہے۔

آٹھ دس ماہ پہلے مجھے میرے دفتر کے ایک ساتھی برادرِ عزیز راجہ محمد شریف صاحب نے بتایا کہ وہ صاحبزادہ صاحب سے نسبت رکھتے ہیں اور ان کے اخلاقِ کریمانہ کی بہت تعریف کی۔ تو میں نے یہ واقعہ ان سے عرض کیا۔ وہ اس بات سے بہت متاثر ہوئے اور فرمائش کی کہ میں یہ واقعہ اپنے الفاظ میں اُنہیں تحریر کردوں۔ چنانچہ میں نے اُن کی فرمائش پر یہ واقعہ تحریر کردیا ہے۔ ورنہ اس واقعہ جیسے نہ جانے اور کتنے واقعات گزرے ہوں گے۔ کیونکہ ولی اللہ کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی خصوصی رحمت سے نوازا ہوتا ہے اور انہیں اپنی مخلوق کی خدمت کا فریضہ سونپا ہوتا ہے۔ وہ ہر آن مخلوقِ خدا کی بھلائی سوچتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے فیض سے مستفیض کرتے رہتے ہیں۔

☆☆☆

حضرت قاضی محمد حسنؒ کی اہلیہ محترمہ کے ہاں دوسروں کے لیئے محبت کا جذبہ بڑی شدّت کے ساتھ موجود تھا۔ آپ کے ہاں دوسروں کی خیر خواہی کا جذبہ تھا۔ اخلاص کی دولت موجود تھی۔ آپ کے ہاں دوسروں کے مال ودولت، اُن کی شہرت اور اُن کی مادی سطح پر بلند معیارِ زندگی کو بھی اھمیت نہیں دی گئی گویا آپ کو اللہ تعالیٰ نے شانِ استغناء فرما رکھی تھی۔ جیسا کہ پہلے بھی بتایا گیا، آپ کے ہاں ذکر اللہ کی کثرت تھی۔ جس کے نتیجے میں آپ کو تبتّل الی اللہ کی کیفیت بھی

Marfat.com

حاصل تھی۔ آپ کے ہاں تعلق باللہ دیگر ہر قسم کے تعلقات پر غالب تھا۔ آپ اپنا ہر معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دینے کی قائل تھی اور اس پر عامل تھیں۔ یہی تعلیم آپ دوسروں کو بھی دیا کرتی تھیں کہ مصائب و آلام میں مبتلاء ہو جانے کی صورت میں گھبرانے کی بجائے اللہ تعالیٰ ھی پر توکل کیا کرو کیونکہ وہ نِعْمَ الْوَکِیْل ہے، بہترین کارساز ہے۔ آپ کو صبر کی دولت بھی میسر تھی اور آپ اپنے ملنے جلنے والوں کو بھی صبر کی ترغیب دیا کرتی تھیں۔ آپ کے ہاں اَلصَّبْرُ فِی الْمُصِیْبَۃِ بھی تھا۔ آپ کو زندگی میں دُکھوں، تکلیفوں، پریشانیوں، فاقوں اور دوسروں کی جانب سے زیادتیوں کا سامنا کرنا پڑا لیکن آپ نے ہمیشہ صبر سے کام لیا اور ربّ کریم کی رضاء کے آگے ہمیشہ ہی سرِ تسلیم خم کیا۔ آپ کو اَلصَّبْرُ عَنِ الْمَعْصِیَۃِ کی دولت بھی اللہ تعالیٰ نے عطاء فرما رکھی تھی وہ اس طرح کہ تقاضا ہائے شرّ پر صبر کیا جائے۔ آپ نے زندگی بھر اپنے اللہ پاک کی رضاء مندی کی خاطر ہمیشہ خیر کو شرّ پر ترجیح دی۔ آپ کو اَلصَّبْرُ عَلَی الطَّاعَۃِ کی خیرات بھی ودیعت ہوئی تھی۔ آپ کا طرزِ عمل یہ تھا کہ ہر حال میں طاعات و عبادات پر مداومت تھی۔ آپ کی جانب سے ترغیب بھی یہی ہوتی تھی کہ طاعات و عبادات کا جو سلسلہ شروع کیا جائے، پھر اُسے چھوڑا نہ جائے۔ آپ کا نکتہ نظر یہ تھا کہ جب بھی کسی کی جانب سے کوئی زیادتی ہوتی ہے تو اس میں بھی ہمارا کوئی نہ کوئی نفع ہوتا ہے۔ لہذا ہمیں نہ تو شکوہ وشکایت کی راہ اپنانی چاہیئے اور نہ ھی انتقامی کاروائیوں میں الجھنا چاہیئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو **ھِجْرَانِ جَمِیْل** (یعنی خوبصورتی کے ساتھ الگ ہو جانا) جیسا پسندیدہ رویہ بھی عطاء فرما رکھا تھا۔ دراصل جسے اپنے اللہ تعالیٰ کی **رفاقت** مل جاتی ہے، اُس کے پاس اتنا فالتو وقت ھی نہیں ہوتا کہ وہ مخلوق کے ساتھ الجھتا رہے۔ اگر کسی کی جانب سے زیادتی ہو جائے تو ایسا شخص معاملہ اپنے مولا کے سپرد کر دیا کرتا ہے۔

آپ معرفت کا ایک بے کنار سمندر اپنے سینے کے اندر لیے ہوئے تھیں۔ لیکن کمال خاموشی اور صبر و ضبط سے کام لیتی رہیں۔ جیسا کہ پہلے بھی ذکر کیا گیا، خود ظاھری دکھوں اور بیماریوں سے پُر زندگی گزارتے ہوئے بھی آپ اپنے پاس آنے والوں کو فیضان کی، رحمتوں کی،

Marfat.com

دعاؤں کی اور سکون کی خیرات بانٹتی رہیں۔ انسانیت کی خدمت آپ کا مقصدِ زندگی تھا۔ آپ کا دن رات دوسروں کی سلامتی کے لیے دعائیں کرنا، ان کے دکھوں کی وجہ سے آپ کا اضطراب میں مبتلا ہو جانا، سارے معاملات کی درستی کے باوجود حقِ بندگی یوں ادا کرنا کہ عذابِ قبر اور عذابِ دوزخ کا ذکر کرتے رہنا، ان عذابوں سے بچاؤ کی تدابیر اختیار کرنے کی تلقین کرتے رہنا، ایمان پر خاتمہ کی دولت حاصل کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سوال کرتے رہنا اور دوسروں کو بھی ایسی ہی ترغیب فراہم کرتے رہنا غرضیکہ آپ کی کس کس ادا کا، کس کس صفت کا ذکر کیا جائے۔ انہی صفاتِ جمیلہ کو اپنے دامن میں سمیٹ کر آپ 23 ذی قعدہ 1419ھ بمطابق 12 مارچ 1999ء بروز بدھ بوقت نمازِ مغرب اس جہانِ فانی سے تشریف لے گئیں۔ آپ کی تدفین قاضی محمد حسنؒ کے روضہ اقدس کے برآمدے میں مشرقی جانب کو عمل میں لائی گئی۔

حضرت عزت شاہ وارثی سے روایت ہے کہ حضرت قاضی محمد حسنؒ کے ہاں اولاد نہ تھی۔ سنگھوئی شریف سے حضرت قاضی محمد یوسفؒ آپ کو اپنے ہمراہ حضرت سلطان باھوؒ کے دربار شریف لے گئے۔ اس وقت کے سجادہ نشین حضرت امیر سلطانؒ نے دربار شریف میں آپ کو ساتھ لے جا کر دعا فرمائی۔ اللہ پاک نے یہ دعا قبول فرمائی اور شادی کے چودہ برس بعد آپؒ کے ہاں اولاد کا سلسلہ شروع ہوا۔ آپؒ کے دو بڑے بیٹے قاضی محمد عابد حسین اور قاضی محمد اشفاق حضرت سلطان باھوؒ کی اولاد پاک میں سے حضرت حبیب سلطانؒ سے بیعت تھے۔ جب کہ حضرت کی اہلیہ محترمہ، آپ کی دونوں بیٹیاں اور آپ کے بیٹے قاضی نسیم احمد اور قاضی رئیس احمد حضرت سلطان العارفین کی اولاد ہی میں سے حضرت حافظ محمد فیض سلطانؒ سے بیعت ہیں۔ اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو اس گھرانے میں ایک جانب حضرت حافظ فیض سلطانؒ کی وساطت سے سلسلۂ طریقت کے حوالے سے بارگاہ غوثیت کا فیضان چل رہا ہے تو دوسری جانب آپ کے خانوادۂ سلطان العارفینؒ کا فرد ہونے کی بنا پر حضرت سلطان باھوؒ کی بارگاہ عالی کا خصوصی فیضان بھی چل رہا ہے۔

Marfat.com

حضرت قاضی صاحبؒ کے سب سے چھوٹے بیٹے قاضی رئیس احمد کو حضرت حافظ محمد فیض سلطانؒ نے 4-اپریل 1983ء کو بیعت میں لیا اور پہلی ہی نشست میں خلافت بھی عطا فرما دی۔ شہزادۂ غوث اعظم حضرت پیر سید محمد انور شاہ گیلانی قادری نے 14 ستمبر 2003ء کو آپ کو قادریہ رزاقیہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ، منصوریہ اور قلندریہ میں خلافت عطا فرمائی۔ بعد ازاں حافظ فیض سلطانؒ کے صاحبزادہ حضرت محمد نجیب سلطان نے بھی 25-اکتوبر، 2003ء کو سلسلہ قادریہ میں خلافت عطا فرما دی۔ حضرت فیض سلطان کا سلسلۂ طریقت حضرت سیدنا محمد جمال الدینؒ کی وساطت سے حضرت غوثِ اعظمؒ تک جا پہنچتا ہے۔

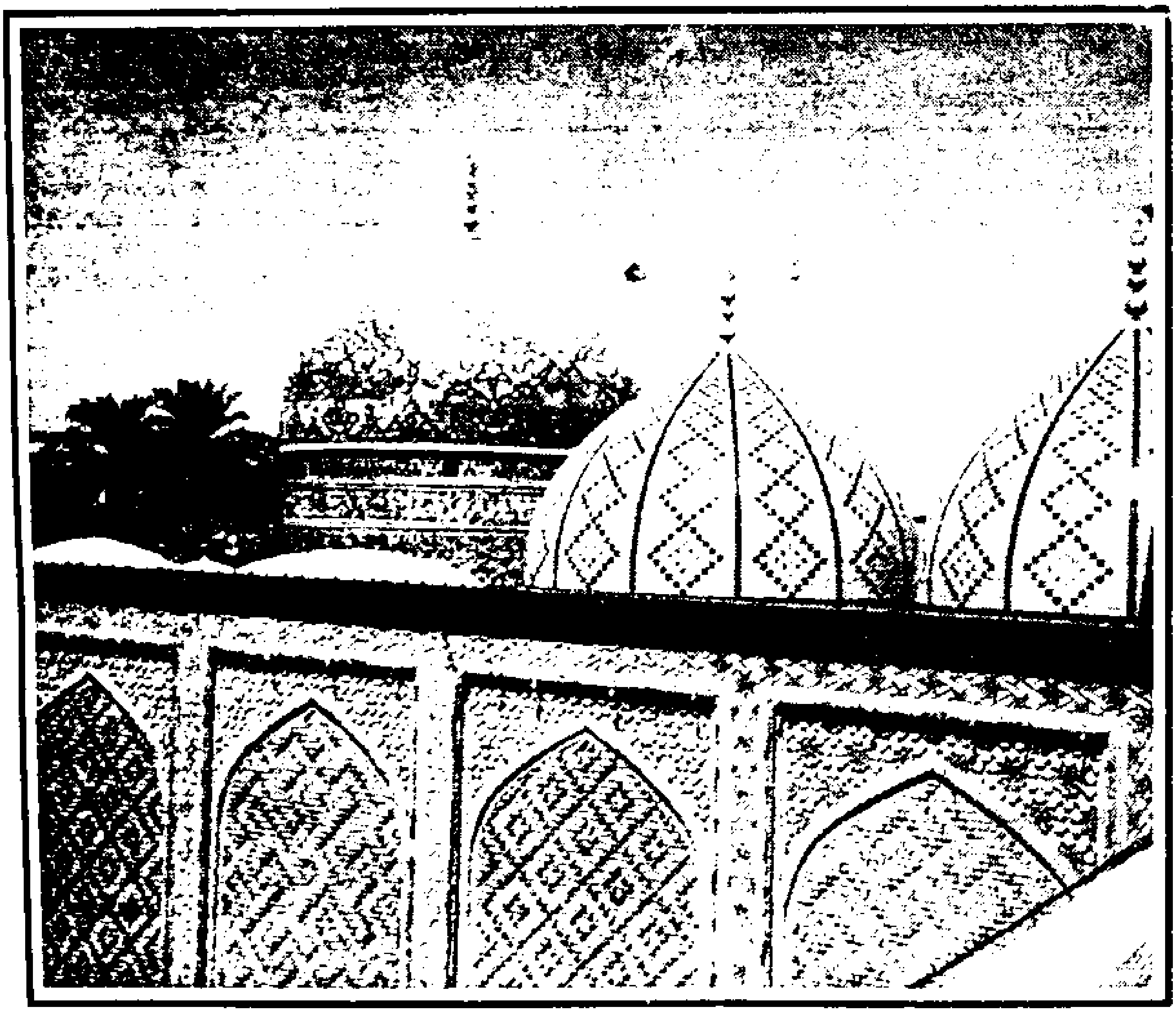

مزار مبارک حضرت غوث اعظمؒ

Marfat.com

حضرت قاضی محمد حسن قادری رحمۃ اللہ علیہ

معلومات سالِ ولادت، عمر شریف اور سالِ وصال

سالِ ولادت 1906 (عیسوی)
بہ الفاظ بحساب ابجد ''زینِ خورشیدِ طریقت''

سالِ ولادت 1324 (ہجری)
بہ الفاظ بحساب ابجد ''سطوتِ فقر و عرفانِ نبی''

عُمر شریف 77 سال (بحساب سنِ عیسوی)
بہ الفاظِ بحسابِ ابجد ''یادِ نبی'' ''اللہ ھو'' ''جہادِ دین''

سالِ وصال 1404 (ہجری)
بہ الفاظِ بحسابِ ابجد
''مسعودِ شہرِ طریقت''
''عاشق خیر الانام''
''حسن و جمالِ ریاضِ صدقا''
''صاحب بستان معرفت''
''درخشان محفلِ زندگی''
''قاضی محمد حسن مردِ باآگہی''

سالِ وصال 1983 (عیسوی)
بہ الفاظ بحساب ابجد
''جمالِ صراطِ فیضِ طریقت''
''نیرِ فیض بخش بدا''

طارق سلطانپوری

قاضیان نامه

به مناسبت چاپ ونشر دو کتاب مستطاب اولیائے ڈھوک قاضیاں شریف وتحفۂ قادریہ

جام می برلب بنوش از اولیای قاضیان — مست و شادان در طریق اوصیای قاضیان

عشق حق در دل شده روشنگر نور خدا — قاضی عرفان، محمد رهنمای قاضیان

جلوهٔ حق وعدالت در دلش رخشان شده — آمده رخشندگی صلح و صفای قاضیان

کاشف احوال و آثار و تصوف می کند — قاضی ما این رئیس احمدنوای قاضیان

قاضی احمد قادری را داده نور معرفت — چون که باشد محور پیک و صدای قاضیان

در قضاوت هرکسی پیمانگر حرف وفا — این بود عهد محبت از وفای قاضیان

محیی‌دین قادری، قاضی امیر کاروان — شهسوار عاشقی شد خاک پای قاضیان

یکه تاز دشت معنی، عارف عشق آلست — سبزه زاران بهار و دلربای قاضیان

قاضی احمد جی نظامی ،چشتی عرفان حق — مشعل راه حقیقت دلگشای قاضیان

تحفهٔ مهر و وفا از قادری مطبوع شد — واقف راز خفا و هم جلای قاضیان

قاضی حَسَنِ عمل آمد محمد قادری — آن که همنام حسن شمس الضحای قاضیان

این رئیس احمد محمد قادری شیخ الشیوخ — دوحهٔ علم وادب بدرالدّجای قاضیان

افتخار احمد که باشد حافظ قرآن حق — همدل دانا رئیس احمد، قضای قاضیان

درگه دهوک قاضیان تخت پری گلشن شده — چون روان از پندی آمد خاک جای قاضیان

یک دل و یکسان ببین جمله مرید قاضیان — لنگر دهوک قاضیان شیرین ادای قاضیان

بلبلان نغمه سرایند وگلستان خوش گوار — رهرو راه وفا حرف دعای قاضیان

دلگشا این آستان عالیه سلطانیه — قادریه از رئیس احمد عطای قاضیان

کوشش این افتخار احمد شده سرمشق ما — او که در سیر و سفر شد همنوای قاضیان

Marfat.com

تحفهٔ نور خدا از قادری گوهر نشان
افتخار احمد زده نقش وفای قاضیان

شهرک ڈهوک قاضیان شد محفل شعر وسخن
هر گلستان جلوه گاه اولیای قاضیان

در حروف ابجد آمد جمله تاریخ کتاب
شاعر شیرین سخن در راستای قاضیان

«بحر عرفان قادریه تحفه» آمد دلگشا
(۱۴۲۴ ه ق)
هم به تاریخ دیگر هجری نمای قاضیان

«بوستان گل قادریه تحفه» تاریخ آمده
(۱۳۸۲ ه ق)
این به هجری شمسی آمد از صلای قاضیان

«قادریه تحفه فرزند قمر طلعت» بود
(۲۰۰۳ ه م)
گوهر آمای صداقت اقتضای قاضیان

«قادریه تحفهٔ آثار فتح» مطبوع شد
(۲۰۰۳ ه م)
افتخار احمد که باشد رهنمای قاضیان

«صبح نوروز اولیای ڈهوک قاضیان» تاریخدان
(۱۴۲۴ ه ق)
هجرت پاک محمد(ص) شد هوای قاضیان

«اولیای قاضیان ڈهوک کارساز بی نیاز»
(۱۴۲۴ ه ق)
مردم مؤمن همه در اقتفای قاضیان

«جلوه گاه انوری ڈهوک قاضیان اولیا»
(۱۳۸۲ ه ق)
آزمایشگاه عشق حق شفای قاضیان

«مسکن مألوف اولیای ڈهوک قاضیان»
(۱۳۸۲ ه ق)
ساکن درگاه عرفان بیت العلای قاضیان

«قاضیان اولیای ڈهوک کاخ دلفروز»
(۲۰۰۳ ه م)
چشمهٔ جوشان بدان هر آشنای قاضیان

«شرح شوق اولیای قاضیان ڈهوک دل»
(۲۰۰۳ ه م)
رشته محکم شده در ملق ونای قاضیان

من همی خوانم دعا و تو همی آمین بگو
نورحق، قرآن حق، فیض ضیای قاضیان

روز و شب باشد «رها» نغمه سران عاشقان
گلشن فارسی بخوان باهوی و های قاضیان

سرودهٔ:- ڈاکٹر محمد حسین تسبیحی "رہا"

ڈائریکٹر "گنج بخش اکادمی"

مرکز تحقیقات فارسی، اسلام آباد۔

Marfat.com

قطعاتِ تاریخ (سالِ طباعت)

کتابِ فیض مآب ''اولیائے ڈھوک قاضیاں شریف''

سالِ اشاعت 1424 ہجری - 2003 عیسوی

''منہاجِ شہرِ فیضانِ نبوت'' 1424 ہجری ''زیبا باغِ عرفان'' 1424 ہجری

افتخار احمد نے دی ترتیب ، الحمد — کتابِ آگہی بخش و پُر انوار
نفاست سے کئے مرقوم اس میں — عبادِ پاک کے احوال و آثار
مقامِ فیضِ حق ہے ''قاضیاں ڈھوک'' — جہاں ہیں اولیائے حق ضیا بار
زیارت گاہِ مخلوقِ خدا ہیں — ان عالی مرتبت بندوں کے دربار
محبانِ خدا و سرورِ دیں • مجلّٰی جن کی سیرت جن کا کردار
کرم یابِ جنابِ غوثِ اعظمؒ — تہِ دامانِ لطفِ شاہِ ابرار
چراغِ راہ ہیں تاریکیوں میں — ہدایت کے یہ ہیں لاریب مینار
قلوب، اذہان کر دیتی ہے تبدیل — ہے ایسی انقلابی ان کی گفتار
نظر کرتی ہے کام ان کی ، جہاں پر — نتیجہ خیز ہے خنجر نہ تلوار

نہیں رحلت سے ان کا منقطع فیض
خزاں نا آشنا ہے اُن کا گلزار

Marfat.com

''منہاجِ فیض حضورؒ'' 2003 عیسوی

''تذکرہ وہاجِ اولیائے خدا'' 2003 عیسوی

کتاب ایمان پرور ہے یہ بے شک
رئیس احمد کا ہے یہ مُعتبر کار
حقیقت آشنا ہے خود بھی، اس نے
حقیقت کا کیا ہے خوب اظہار
مشرّف فیضِ باہوؒ سے وہ خوش بخت
نمائندۂ اخیارِ کرم گار
معاون افتخار احمد ہے اُس کا
کتب تحریر کیں جس نے لگاتار
انہیں ہم داد دیں بھر پور طارقؔ
وہ تحسین و ستائش کے ہیں حق دار
کتابِ خوب کا سالِ اشاعت
کہا ہے، ''دلنواز اذکارِ ابرار''
1424

ارمغانِ نیاز: منجانب: ''سگِ بابِ پاک شہِ بغداد'' (1424 ہجری)

محمد عبدالقیوم طارقؔ سلطانپوری

Marfat.com

''مظہرِ اخیارِ طیبہ'' 1983 (عیسوی)

قاضی محمد حسن قادری (قطعہ تاریخِ سالِ وصال)

نہیں محروم فیضِ اہلِ حق سے — جہانِ آب و گل کا کوئی گوشہ
یہ ارضِ پاک یہ خوش بخت دھرتی — خدا و مصطفیٰ ﷺ کا ہے عطیہ
ضیائے فقر و نورِ عشق سے ہے — مزیّن اس وطن کا چپہ چپہ
قریب و دُور سے موجود اس میں — کسی مردِ خدا کا آستانہ
یہیں ہے مرکزِ حق ''قاضیاں ڈھوک'' — جہاں تھا جلوہ گر وہ حق کا بندہ
فرشتوں کی طرح تھی رُوح اس کی — حسین و حق نما تھا جس کا چہرہ
محبّ و عاشقِ محبوبِ یزداں — کلامِ پاک کا شیدا و والہ
خدا کی یاد اس کا مایۂ زیست — ولائے مصطفیٰ ﷺ اس کا اثاثہ
عزیز از جاں دُرود و نعت اس کو — یہی اس کا پسندیدہ وظیفہ
بہ ہر حالت عمل پیرائے سنت — اطاعت کیشِ سلطانِ مدینہ
نشانِ عظمتِ اسلاف لاریب — وہ نقشِ احتشامِ فقرِ رفتہ
دکھایا عُمر بھر خلقِ خُدا کو — صداقت، راستی، نیکی کا رستہ
وجود اس کا زمانے کی سعادت — خدا کا تھا وہ عبدِ برگزیدہ
سحابِ لطفِ حق اس کی لحد پر — بحقِ مصطفیٰ ﷺ برسے ہمیشہ

وصالِ قادری ''قاضی حسن'' کا
کہا سن، ''مظہرِ اخیارِ طیبہ''
1983

طارق سلطانپوری

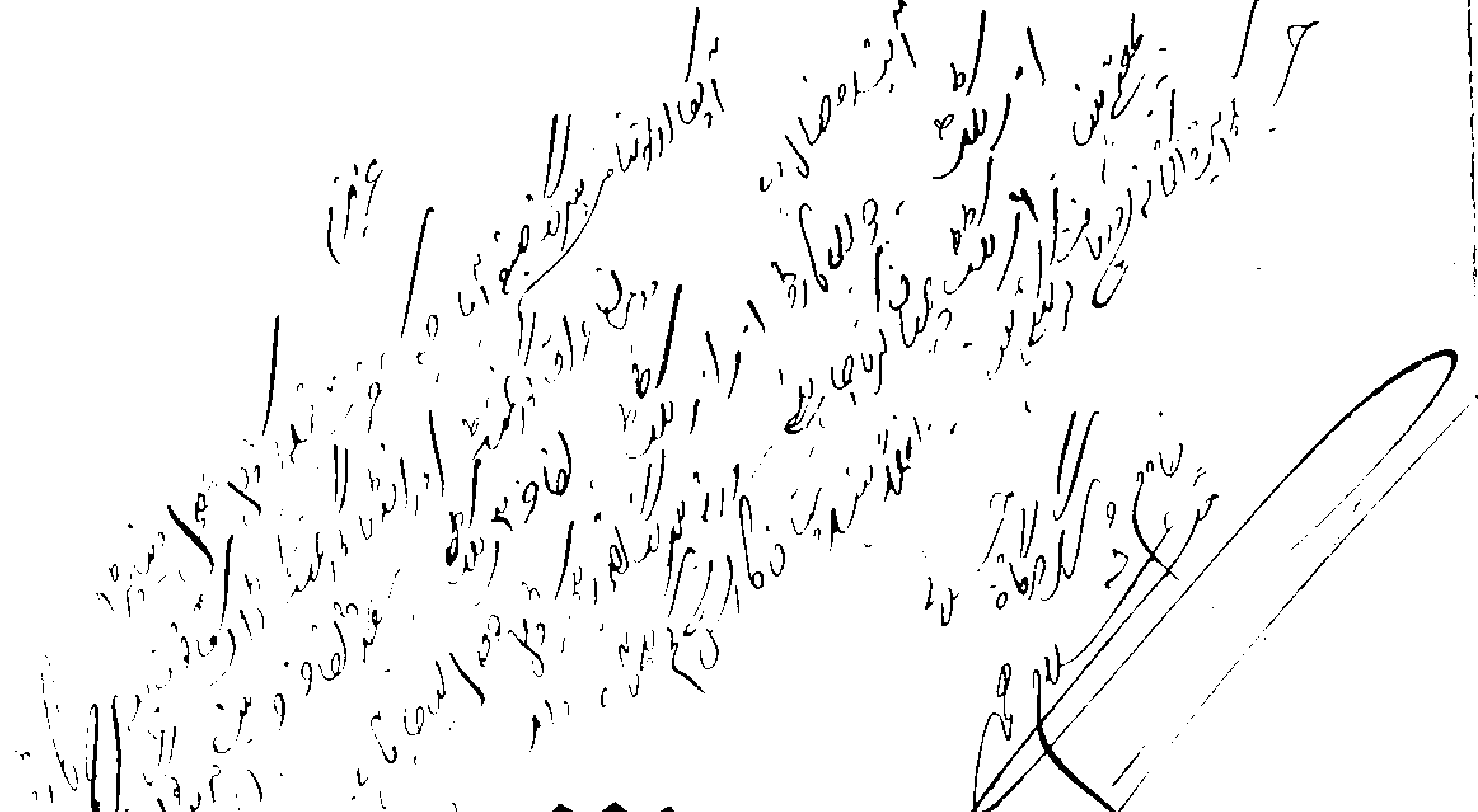

بغداد شریف (عراق)

26 جون 1930ء کو درگاہِ غوثیہ کے
سجادہ نشین گیلانی زادہ پیر سید علی حیدر آفندی القادری
کے دستخطوں سے جاری شدہ حضرت قاضی محمد حسن کی بیعت
اور شجرۂ طریقت کے تصدیق نامے کا عکس
جس میں اوراد و وظائف کے علاوہ گیارھویں شریف
کی محافل کے حوالے سے تفصیل درج ہے۔

کتاب اولیائے ڈھوک قاضیاں پر
سجادہ نشین آستانہ عالیہ قادریہ کے تاثرات

زیرِ نظر کتاب اولیائے ڈھوک قاضیاں کا ایک مختصر سا تذکرہ ہے۔ عرصۂ دراز سے اہل محبت وعقیدت کی یہ آرزو تھی کہ اس مرکز سے تعلق رکھنے والے بزرگوں پر کچھ لکھا جانا چاہئے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو ان نفوس قدسیہ کی زندگیوں اور ان کے مشن سے شناسائی حاصل ہو نیز مستقبل میں آنے والی نسلیں بھی رہنمائی حاصل کرسکیں۔ میرے لئے یہ امر باعث مسرت ہے کہ جناب حافظ افتخار احمد قادری نے یہ سعادتِ عظیم حاصل کرنے کا بیڑا اٹھایا اور شب و روز کی محنتِ شاقہ کے بعد اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔

ڈھوک قاضیاں کے مرکزِ اولیاء کے حوالے سے یہ پہلی کوشش ہے ہر ممکن حد تک اس بات کا اہتمام کیا گیا ہے کہ یہ تذکرہ مضبوط اور مستند روایات پر مشتمل ہو۔ زیادہ توجہ اس امر پر مرکوز کی گئی ہے کہ تذکرے کو افسانوی رنگ نہ دیا جائے بلکہ بزرگوں کے اصل مقصدِ زندگی کو اجاگر کیا جائے تاکہ دورِ جدید کے انسان تک یہ بات پہنچائی جاسکے کہ تصوف کی حقیقت کیا ہے؟ حقیقی صوفیاء کس قسم کے لوگ ہوتے ہیں اور یہ لوگ معاشرے کی تعمیر میں کتنا اہم کردار ادا کرتے ہیں؟

محترم حافظ صاحب ہم سب کے بالخصوص اراکین بزمِ غلامانِ غوثِ اعظمؒ کے خصوصی شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے ایک انتہائی اہم کام کی بنیاد ڈال دی ہے۔ اب ہم اولیائے ڈھوک قاضیاں کے عقیدت مندوں کا فرض بنتا ہے کہ میدان میں آئیں اور اس شعبے میں مزید کام کریں تاکہ ہمارے بزرگوں کا ایک ضخیم سا تذکرہ وجود میں آسکے تاکہ آئندہ آنے والی نسلوں کے سامنے ان اکابر کی پوری تاریخ موجود ہو اور وہ ان قدسی صفات شخصیات سے کماحقہ شناسا بھی ہو سکیں اور ان سے فیضان بھی حاصل کرسکیں۔

قاضی رئیس احمد قادری

آستانہ عالیہ قادریہ ڈھوک قاضیاں

Marfat.com

حضرت قاضی احمد قادریؒ کا شجرۂ طریقت (قادریہ)

حضرت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سیدنا حضرت علیؓ ← حضرت خواجہ حسن بصریؒ ← حضرت خواجہ حبیب عجمیؒ

حضرت خواجہ داؤد طائیؒ ← حضرت معروف کرخیؒ ← حضرت سری سقطیؒ

حضرت جنید بغدادیؒ ← حضرت ابوبکر شبلیؒ ← حضرت خواجہ عبدالواحد تمیمیؒ

حضرت شیخ ابوالفرح طرطوسیؒ ← حضرت شیخ ابوالحسن ہکاریؒ ← حضرت شیخ ابوسعید مبارک المخزومیؒ

حضرت شیخ سیدنا غوث اعظم عبدالقادر جیلانیؒ

حضرت شاہ دولہ گجراتیؒ ← حضرت شیخ شاہ منورؒ ← حضرت شیخ شاہ عالم دہلویؒ

حضرت شیخ احمد ملتانیؒ ← حضرت شیخ جنید پشاوریؒ ← حضرت شیخ محمد صدیق بشوریؒ

حضرت شیخ حافظ محمد مروزؒ ← حضرت شیخ محمد شعیب تورڈھیریؒ

حضرت اخوند عبدالغفور سیدو باباؒ

حضرت قاضی احمدؒ

نوٹ:- اس شجرہ کی تیاری میں مندرجہ ذیل کتابوں سے مدد حاصل کی گئی ہے۔

۱۔ مرآت الاولیاء تالیف شیخ محمد شعیب تصحیح و حاشیہ و تعلیقات: ڈاکٹر غلام ناصر مروت (مطبوعہ مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد 2001ء)

۲۔ تصوف اولیائے مانکی شریف اور تحریک پاکستان تصنیف و تحقیق: ڈاکٹر عبدالرشید [illegible] (مطبوعہ) اولیاء اکیڈمی، پاکستان، 1993ء)

Marfat.com

حضرت قاضی غلام محی الدینؒ کا شجرۂ طریقت (قادریہ)

حضرت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سیدنا حضرت علیؓ ← حضرت خواجہ حسن بصریؒ ← حضرت خواجہ حبیب عجمیؒ

حضرت خواجہ داؤد طائیؒ ← حضرت معروف کرخیؒ ← حضرت سری سقطیؒ

حضرت جنید بغدادیؒ ← حضرت ابوبکر شبلیؒ ← حضرت خواجہ عبدالواحد تمیمیؒ

حضرت شیخ ابوالفرح طرطوسیؒ ← حضرت شیخ ابوالحسن ہکاریؒ ← حضرت شیخ ابوسعید مبارک المخرمیؒ

حضرت شیخ سیدنا غوث اعظم عبدالقادر جیلانیؒ

حضرت شاہ دولۃ گجراتیؒ ← حضرت شیخ شاہ منورؒ ← حضرت شیخ شاہ عالم دہلویؒ

حضرت شیخ احمد ملتانیؒ ← حضرت شیخ جنید پشاوریؒ ← حضرت شیخ محمد صدیق بشوزیؒ

حضرت شیخ حافظ محمد عمرزوؒ ← حضرت شیخ محمد شعیب تورڈھیریؒ

حضرت اخوند عبدالغفور سیدو باباؒ

حضرت قاضی احمدؒ

حضرت قاضی غلام محی الدینؒ

Marfat.com

حضرت قاضی احمد جیؒ کا شجرۂ طریقت (چشتیہ نظامیہ)

حضرت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

1. سیدنا علیؓ
2. خواجہ حسن بصریؒ
3. خواجہ عبدالواحد بن زیدؒ
4. خواجہ فضیل بن عیاضؒ
5. سیدنا ابراہیم بن ادھم بلخیؒ
6. خواجہ حذیفہ مرعشیؒ
7. خواجہ ابی ھبیرہ بصریؒ
8. خواجہ ممشاد دینوریؒ
9. خواجہ ابو اسحاق شامی چشتیؒ
10. خواجہ ابو احمد فرسافہ چشتیؒ
11. خواجہ ابو محمد بن احمد چشتیؒ
12. خواجہ ابو یوسف چشتیؒ
13. خواجہ قطب الدین مودود چشتیؒ
14. خواجہ مخدوم حاجی محمد شریف زندنیؒ
15. خواجہ عثمان ہارونیؒ
16. خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ
17. خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ
18. خواجہ فرید الدین مسعود گنج شکرؒ
19. خواجہ نظام الدین اولیاءؒ
20. خواجہ نصیر الدین چراغ دہلویؒ
21. خواجہ کمال الدینؒ
22. خواجہ سراج الدینؒ
23. شیخ علم الدینؒ
24. شیخ محمود راجنؒ
25. شیخ جمال الدین جمنؒ
26. شیخ حسن محمدؒ
27. شیخ محمدؒ
28. شیخ یحییٰ مدنیؒ
29. شاہ کلیم اللہ جہان آبادیؒ
30. خواجہ نظام الدین اورنگ آبادیؒ
31. محب النبی خواجہ فخر الدین فخر جہاں دہلویؒ
32. خواجہ نور محمد مہارویؒ
33. خواجہ محمد سلیمان تونسویؒ
34. خواجہ محمد شمس الدین سیالویؒ
35. خواجہ سید حیدر علی شاہ جلالپوریؒ
36. حضرت قاضی احمد جیؒ

شجرۂ طریقت حضرت قاضی محمد حسن قادریؒ (قادریہ عزیزیہ)

حضرت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

1. سیدنا حضرت علیؓ
2. حضرت خواجہ حسن بصریؒ
3. حضرت خواجہ حبیب عجمیؒ
4. حضرت خواجہ داؤد طائیؒ
5. حضرت معروف کرخیؒ
6. حضرت سری سقطیؒ
7. حضرت جنید بغدادیؒ
8. حضرت ابوبکر شبلیؒ
9. حضرت خواجہ عبدالواحد تمیمیؒ
10. حضرت شیخ ابوالفرح طرطوسیؒ
11. حضرت شیخ ابوالحسن ہنکاریؒ
12. حضرت شیخ ابوسعید مبارک الحرمیؒ

حضرت شیخ سیدنا غوث اعظم عبدالقادر جیلانیؒ

1. سیدنا عبدالعزیز قادریؒ
2. سیدنا محمد ہتاک قادریؒ
3. سیدنا شمس الدین قادریؒ
4. سیدنا شرف الدین قادریؒ
5. سیدنا زین الدین قادریؒ
6. سیدنا ولی الدین قادریؒ
7. سیدنا نورالدین قادریؒ
8. سیدنا یحییٰ قادریؒ
9. سیدنا ابوبکر قادریؒ
10. سیدنا حسام الدین قادریؒ
11. سید محمد درویش قادری
12. سید نورالدین قادریؒ
13. سید عبدالوہاب قادریؒ
14. سید اسماعیل قادریؒ
15. سید ابوبکر قادریؒ
16. سید عبدالقادر قادریؒ
17. سید علی القادریؒ
18. سید احمد قادریؒ
19. سید علی حیدر قادریؒ (بغداد شریف)
20. حضرت قاضی محمد حسن قادریؒ

Marfat.com

حضرت قاضی محمد حسنؒ قادری کا شجرۂ نسب

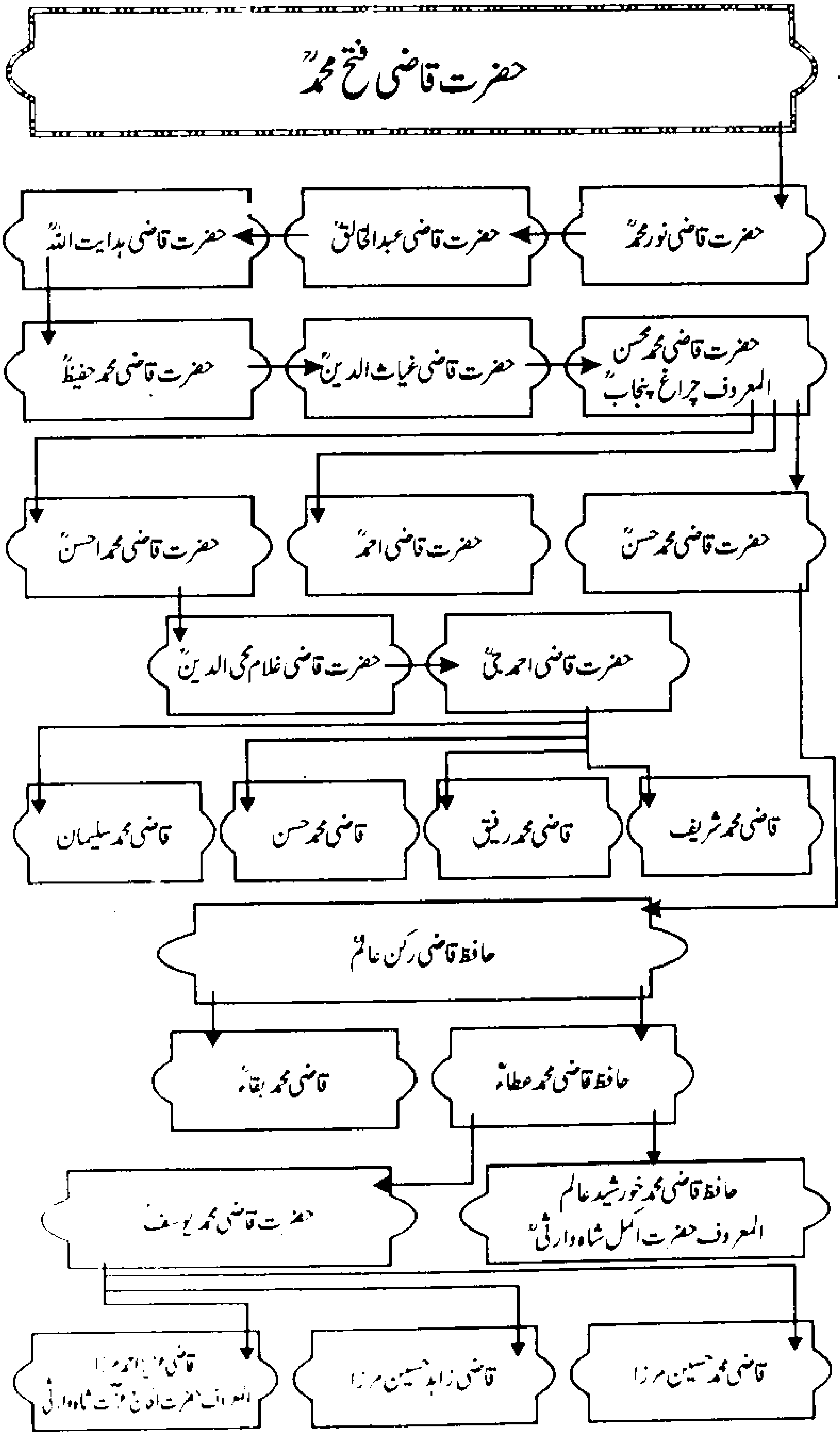

Marfat.com

قاضی رئیس احمد قادری کا شجرۂ طریقت (قادریہ)

حضرت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

- حضرت علی ابن ابی طالبؓ
- سیدنا امام حسینؓ
- سیدنا امام زین العابدینؓ
- سیدنا امام محمد باقرؒ
- سیدنا امام جعفر صادقؒ
- سیدنا امام موسیٰ کاظمؒ
- سیدنا امام علی موسیٰ رضاؒ
- سیدنا معروف کرخیؒ
- سیدنا سری سقطیؒ
- سیدنا جنید بغدادیؒ
- سیدنا ابوبکر شبلیؒ
- خواجہ عبدالواحد تمیمیؒ
- حضرت ابوالفرح طرطوسیؒ
- شیخ ابوالحسن ہکاریؒ
- شیخ ابوسعید مبارک مخزمیؒ
- شیخ سیدنا غوث اعظم عبدالقادر جیلانیؒ
- سیدنا عبدالعزیز قادریؒ
- سیدنا محمد ہتاک قادریؒ
- سیدنا شمس الدین قادریؒ
- سیدنا شرف الدین قادریؒ
- سیدنا زین الدین قادریؒ
- سیدنا ولی الدین قادریؒ
- سیدنا نورالدین قادریؒ
- سیدنا یحییٰ قادریؒ
- سیدنا ابوبکر قادریؒ
- سیدنا حسام الدین قادریؒ
- سید محمد درویش قادری
- سید نورالدین قادریؒ
- سید عبدالوہاب قادریؒ
- سید اسماعیل قادریؒ
- سید ابوبکر قادریؒ
- سید عبدالقادر قادریؒ
- سید علی القادریؒ
- سیدنا شیخ عبدالرحمٰن الخص قادریؒ
- سیدنا شیخ محمود حسام الدین قادریؒ
- سیدنا حافظ محمد فیض سلطانؒ
- قاضی رئیس احمد

قاضی رئیس احمد کے مرشد
حضرت حافظ محمد فیض سلطانؒ کا شجرۂ نسب

حضرت بازید محمدؒ

حضرت سلطان العارفین سلطان محمد باہوؒ

حضرت سلطان ولی محمدؒ

حضرت سلطان محمد حسینؒ

حضرت حافظ سلطان محمدؒ

حضرت سلطان غلام باہوؒ

حضرت حافظ صالح محمدؒ

حضرت حاجی سلطان نور احمدؒ

حضرت حاجی محمد امیر سلطانؒ

حضرت حافظ محمد فیض سلطانؒ

حضرت صاحبزادہ محمد نجیب سلطان

شجرۂ طریقت (سلسلۂ قادریہ)

سیدُ الانبیاءؑ والمرسلین نبینا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ

سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ

سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

سیدنا امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ

سیدنا امام جعفر الصادق رضی اللہ عنہ

سیدنا امام موسیٰ الکاظم رضی اللہ عنہ

سیدنا امام علی موسیٰ الرضا رضی اللہ عنہ

سیدنا شیخ معروف الکرخی رضی اللہ عنہ

سیدنا سری السقطی رضی اللہ عنہ

سیدنا جنید البغدادی رضی اللہ عنہ

سیدنا ابوبکر الشبلی رضی اللہ عنہ

سیدنا ابوالفضل عبدالواحد رضی اللہ عنہ

سیدنا ابوالفرح الطرطوسی رضی اللہ عنہ

سیدنا ابوالحسن علی الہکاری رضی اللہ عنہ

سیدنا ابوسعید مبارک المخزومی رضی اللہ عنہ

شہنشاہ بغداد سیدنا شیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ

سیدنا عبدالرزاق الجیلانی رضی اللہ عنہ

سیدنا ابوصالح نصر الجیلانی رضی اللہ عنہ

سیدنا ابی نصر محمد الجیلانی رضی اللہ عنہ

سیدنا احمد ظہیرالدین الجیلانی رضی اللہ عنہ

سیدنا سیف الدین الجیلانی رضی اللہ عنہ

سیدنا شمس الدین محمد الجیلانی رضی اللہ عنہ

سیدنا علاؤالدین علی الجیلانی رضی اللہ عنہ

سیدنا نورالدین الجیلانی رضی اللہ عنہ

سیدنا محی الدین یحییٰ الجیلانی رضی اللہ عنہ

سیدنا شرف الدین الجیلانی رضی اللہ عنہ

سیدنا شہاب الدین الجیلانی رضی اللہ عنہ

سیدنا علاؤالدین علی الجیلانی رضی اللہ عنہ

سیدنا محمد حسین شاہ الجیلانی رضی اللہ عنہ

سیدنا علی شاہ الجیلانی رضی اللہ عنہ

سیدنا نادر علی شاہ الجیلانی رضی اللہ عنہ

سیدنا عبدالکریم شاہ الجیلانی رضی اللہ عنہ

سیدنا بدرالدین حیدر الجیلانی رضی اللہ عنہ

سیدنا عفیف الدین الجیلانی رضی اللہ عنہ

سیدنا عبداللہ المعروف سید بادشاہ الجیلانی رضی اللہ عنہ

السید محمد انور الجیلانی القادری مدظلہ العالی
سجادہ نشین آستانہ عالیہ سدرہ شریف

قاضی رئیس احمد

شرف خرقۂ خلافت
14 ستمبر 2003ء

Marfat.com

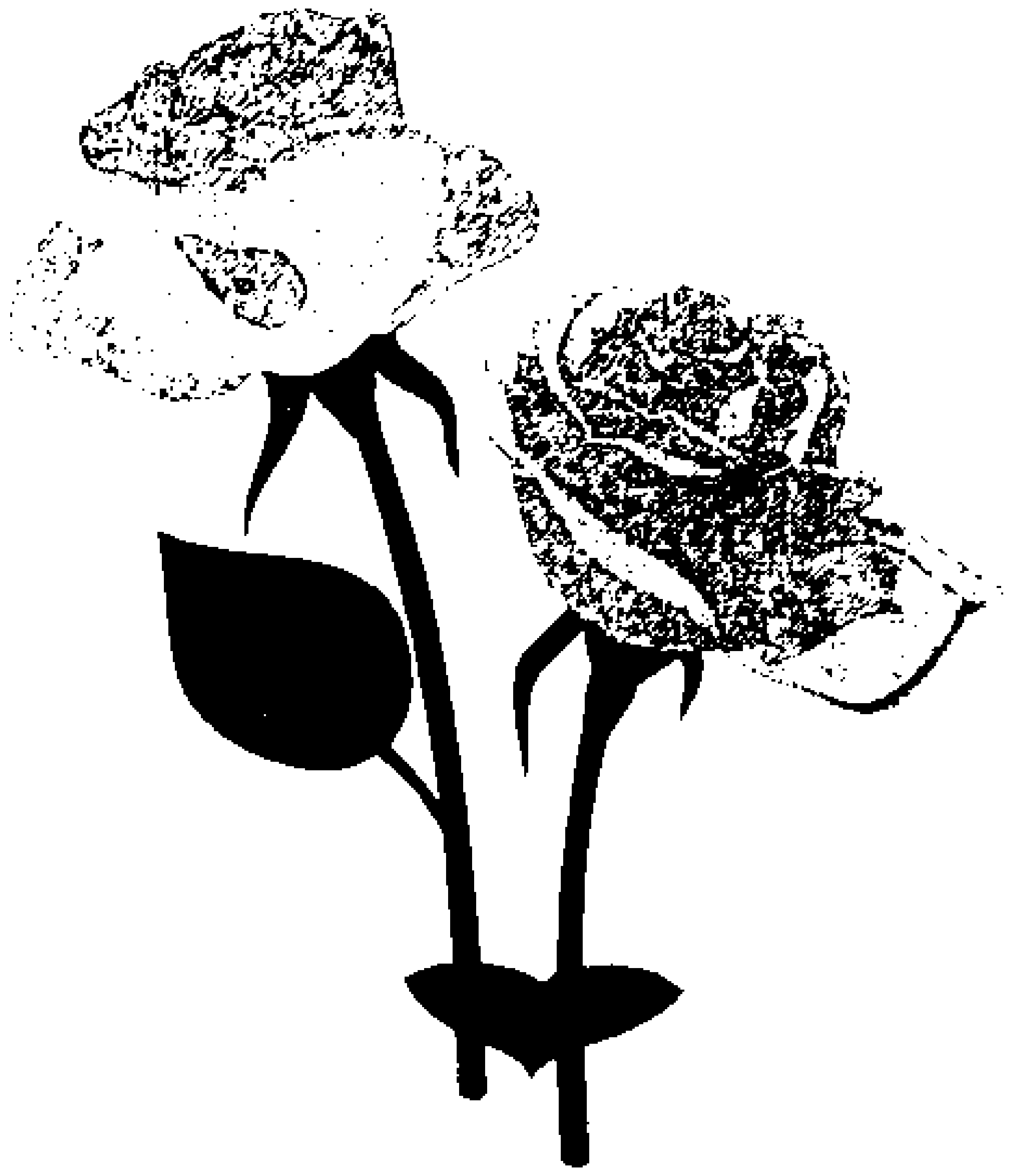

آستانہ عالیہ قادریہ سلطانیہ
ڈھوک قاضیاں شریف میں سالانہ محافل

☆ محفل عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

☆ محفل حمد و نعت

☆ عرس سیدنا شیخ عبد القادر الگیلانی رحمۃ اللہ علیہ

☆ عرس حضرت قاضی محمد حسن قادری رحمۃ اللہ علیہ

☆ محفل ایصال ثواب برائے والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا
محفل ایصال ثواب برائے والدہ ماجدہ حضرت قاضی رئیس احمد

Marfat.com

مرتب کتاب ہذا افتخار احمد حافظ قادری کی بلادِ اسلامیہ کے آٹھ ممالک

(حجاز مقدس/عراق/شام/ایران/افغانستان/ترکی/اردن/پاکستان)

میں مقاماتِ مقدسہ پر آٹھ کتب کا تعارف

نام کتاب	تعداد صفحات	B/W تصاویر	رنگین تصاویر
زیاراتِ مقدسہ	248	7	88
سفر ایران وافغانستان	296	28	61
دیارِ حبیب ﷺ	300	51	60
سرزمینِ انبیاء واولیاء	112	--	212
زیاراتِ اولیائے پاکستان	112	--	212
سرکارِ غوث اعظمؒ	256	2	37
زیاراتِ شام	112	--	120
شہر رسول ﷺ	112	60	61
میزان	1548	148	851

(نوٹ):- ہر کتاب کا ہدیہ مبلغ -/250 روپے ہے لیکن آٹھ کتب کا مکمل سیٹ خصوصی رعایت کے ساتھ
مبلغ -/1600 روپے بذریعہ منی آرڈر ارسال کر کے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

ملنے کا پتہ:-

افتخار احمد حافظ قادری

A-6/999، گلی نمبر 9، افشاں کالونی، راولپنڈی کینٹ۔ فون: 5510854

Marfat.com

ڈھوک قاضیاں شریف

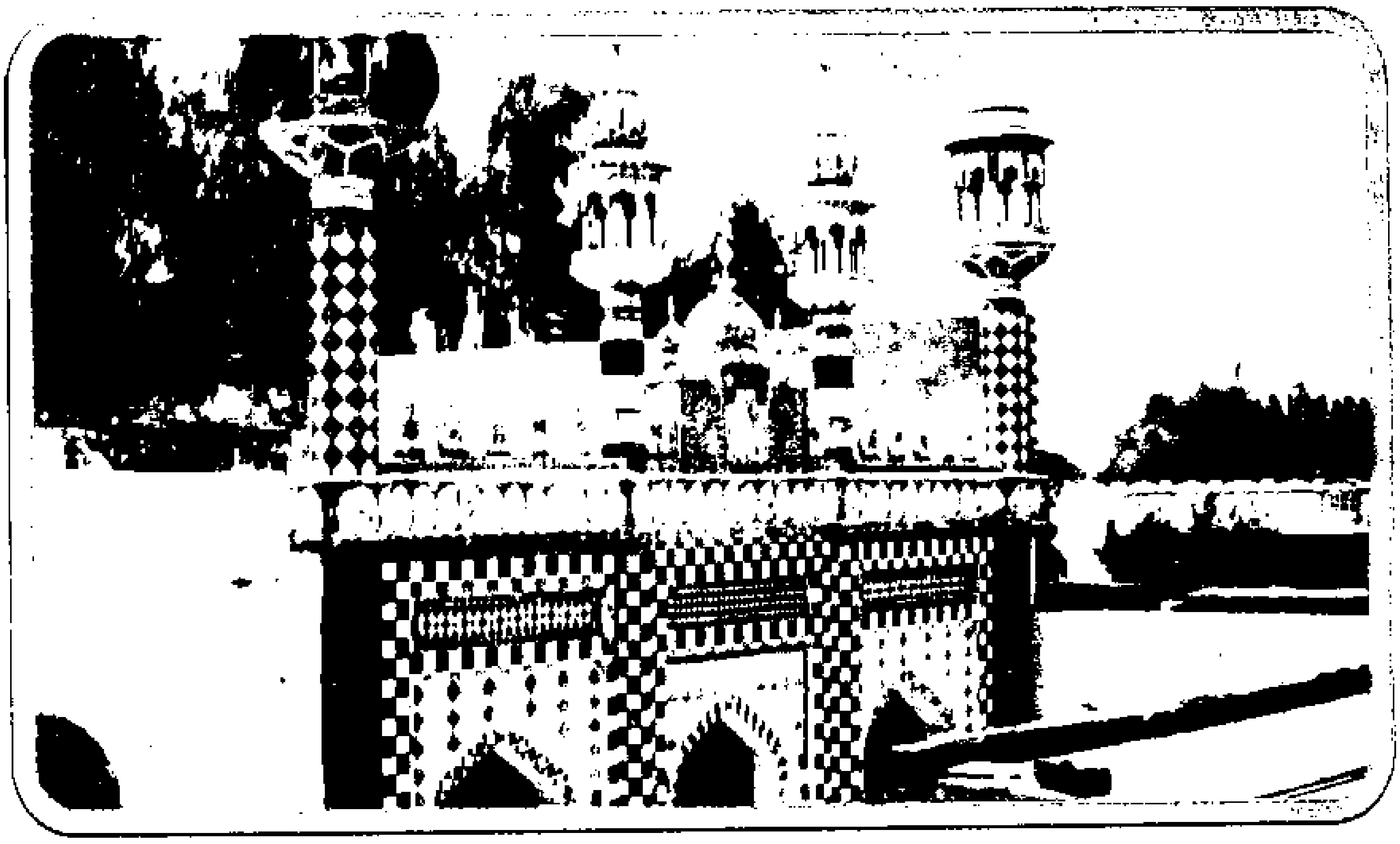

مسجد سیدنا عثمان غنیؓ (ڈھوک قاضیاں شریف کی قدیم ترین مسجد

مزار پُرانوار حضرت قاضی احمد قادریؒ

Marfat.com

ڈھوک قاضیاں شریف

بیرونی و اندرونی مناظر مزارات مبارکہ
حضرت قاضی غلام محی الدینؒ و حضرت قاضی احمد جی چشتی نظامیؒ

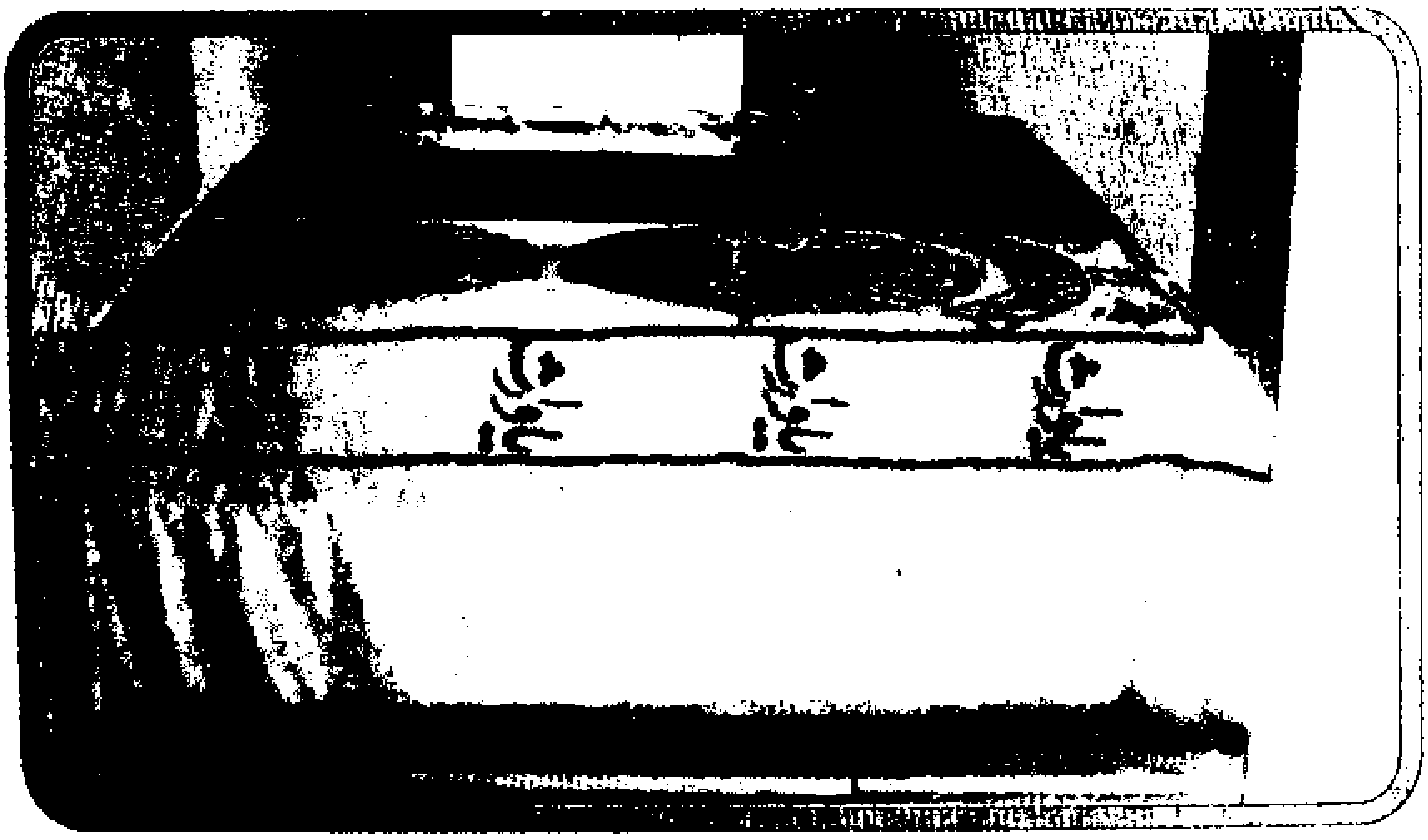

Marfat.com

ڈھوک قاضیاں شریف

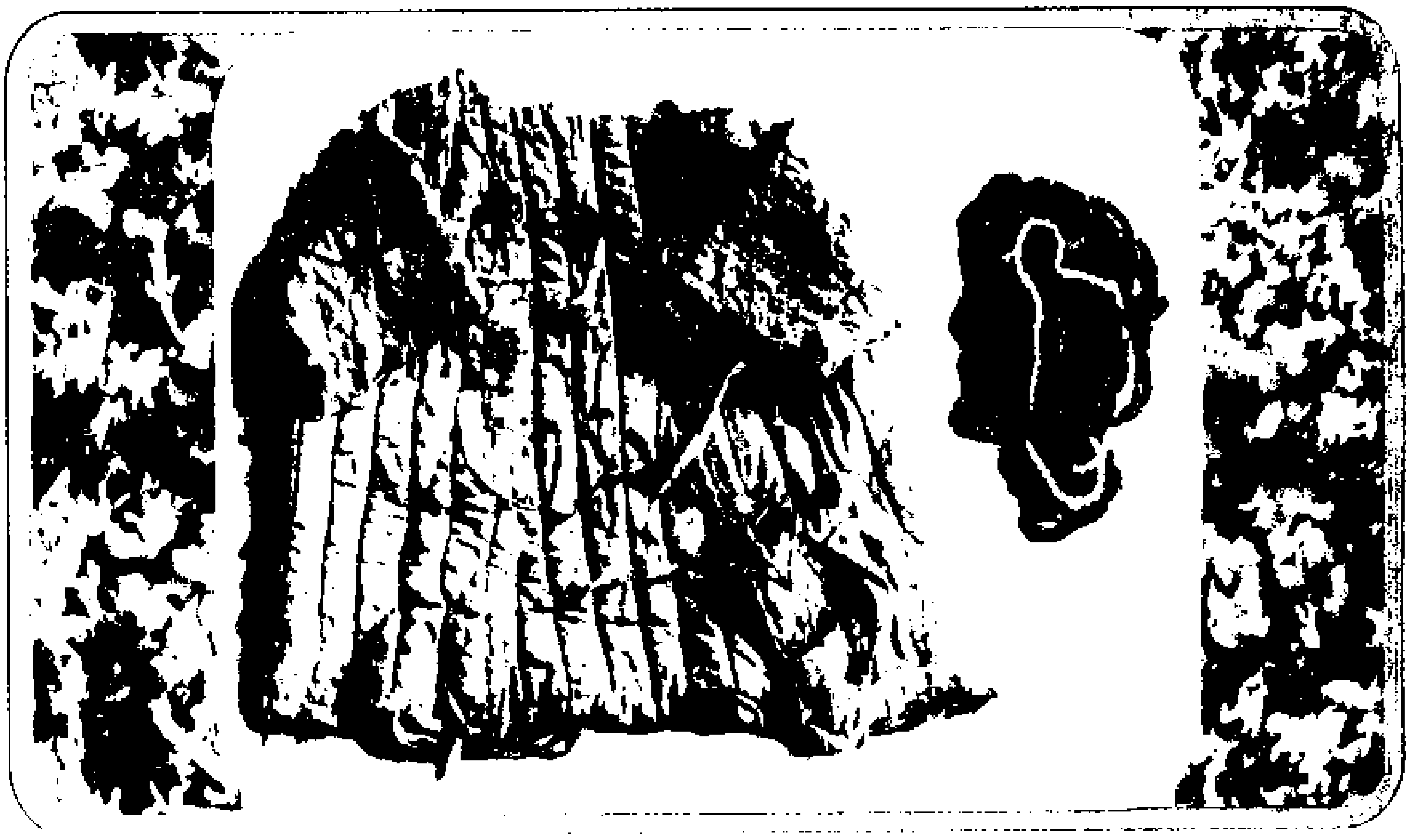

تبرکاتِ مبارکہ حضرت قاضی [illegible]

و حضرت قاضی احمد [illegible]

Marfat.com

ڈھوک قاضیاں شریف

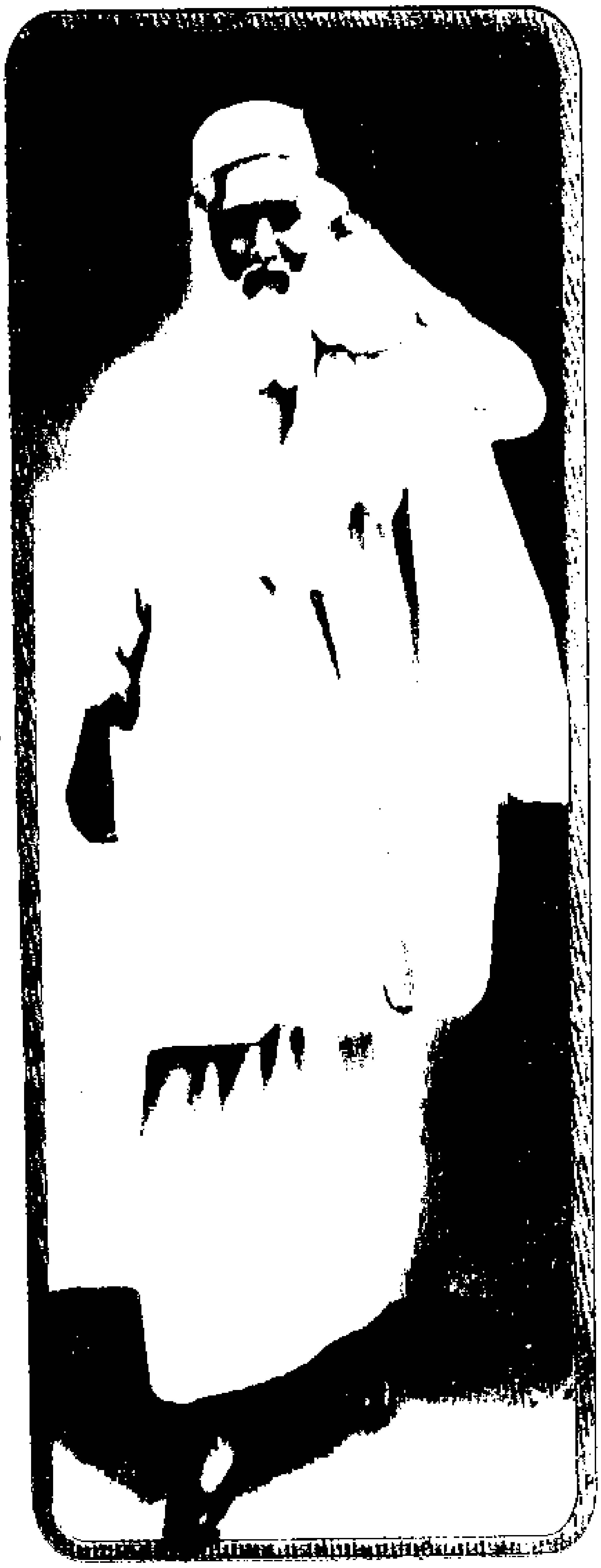

شبیہ مبارک حضرت قاضی غلام محی الدینؒ

شبیہ مبارک حضرت قاضی احمد جی چشتی نظامیؒ

Marfat.com

ڈھوک قاضیاں شریف

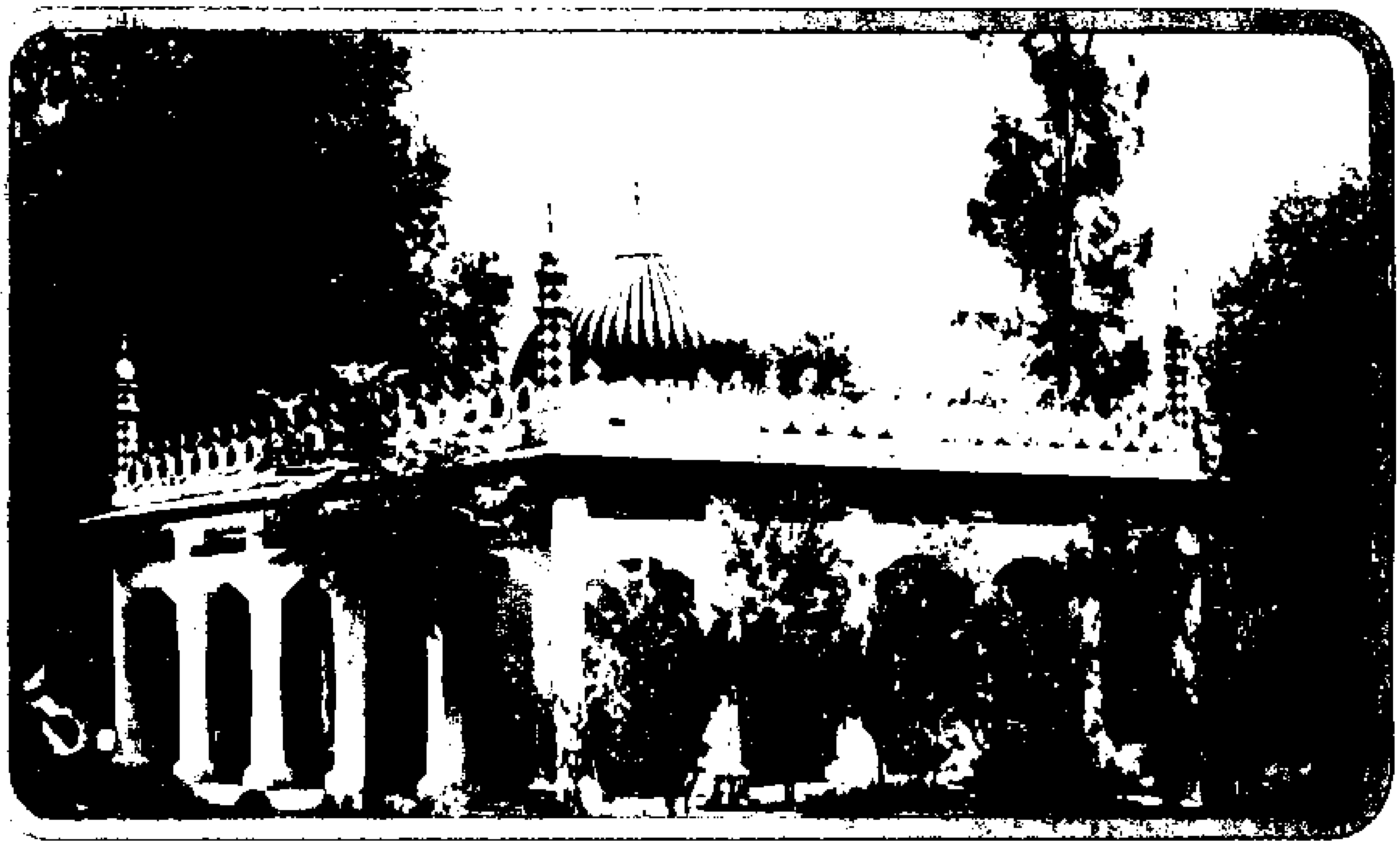

بیرونی منظر مزارِ مبارک تاجدارِ ڈھوک قاضیاں شریف حضرت قاضی محمد حسن قادریؒ

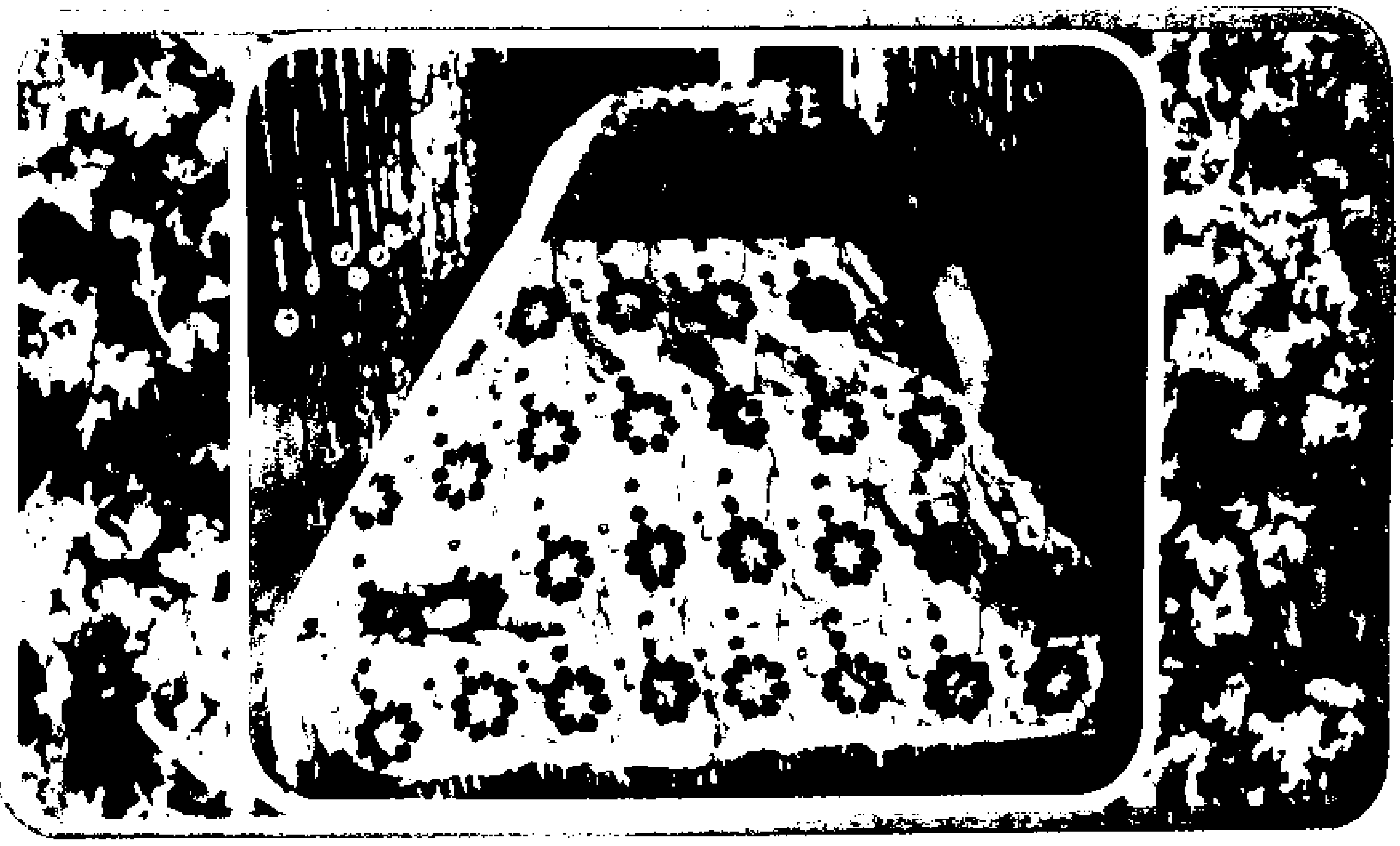

مرکزِ تجلیاتِ عشق و عرفان حضرت قاضی محمد حسن قادریؒ

Marfat.com

ڈھوک قاضیاں شریف

مزارِ مبارک والدہ محترمہ حضرت قاضی رئیس احمد قادری

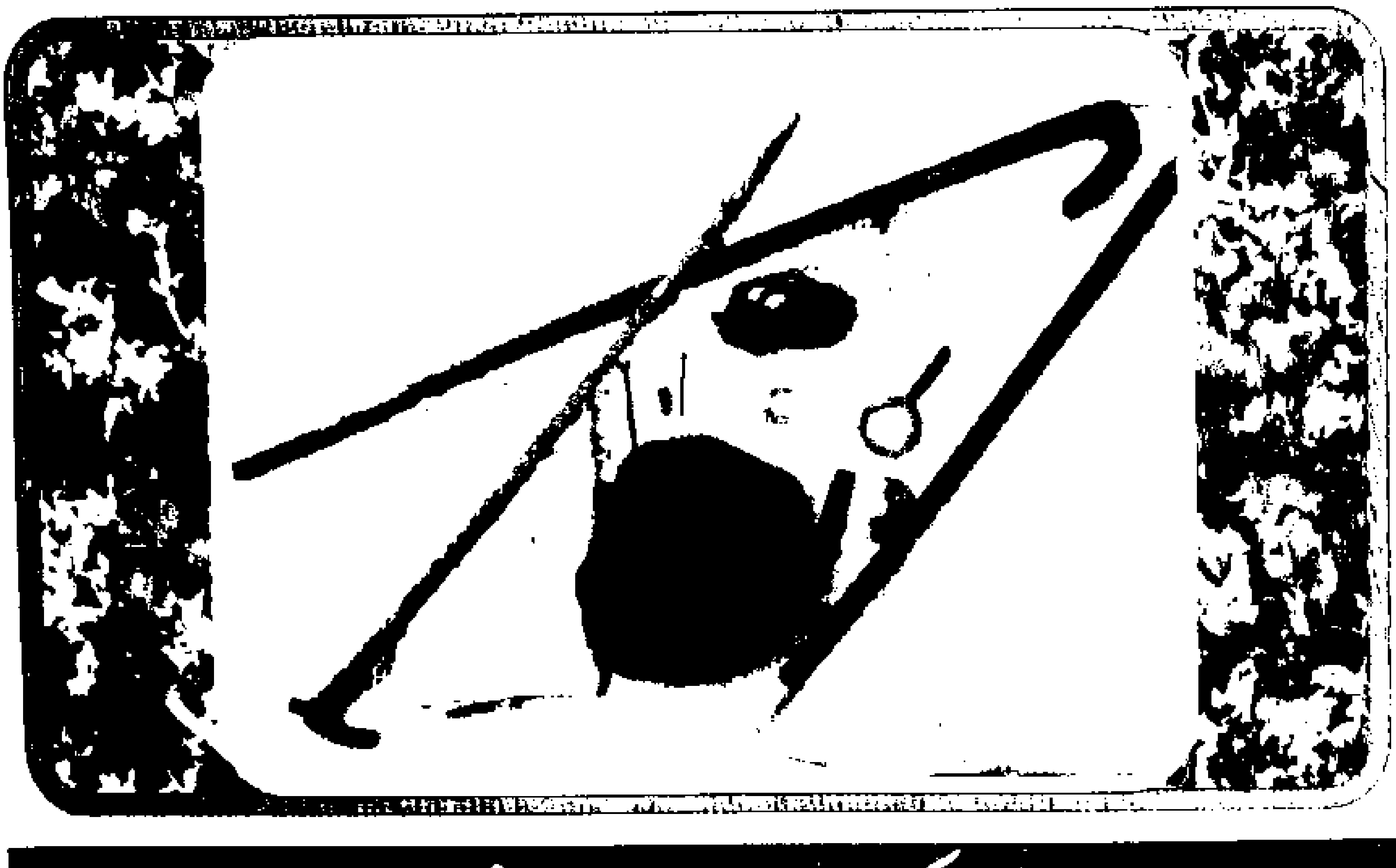

تبرکاتِ مبارکہ پیکرِ صدق وصفا حضرت قاضی محمد حسن قادریؒ

Marfat.com

ڈھوک قاضیاں شریف

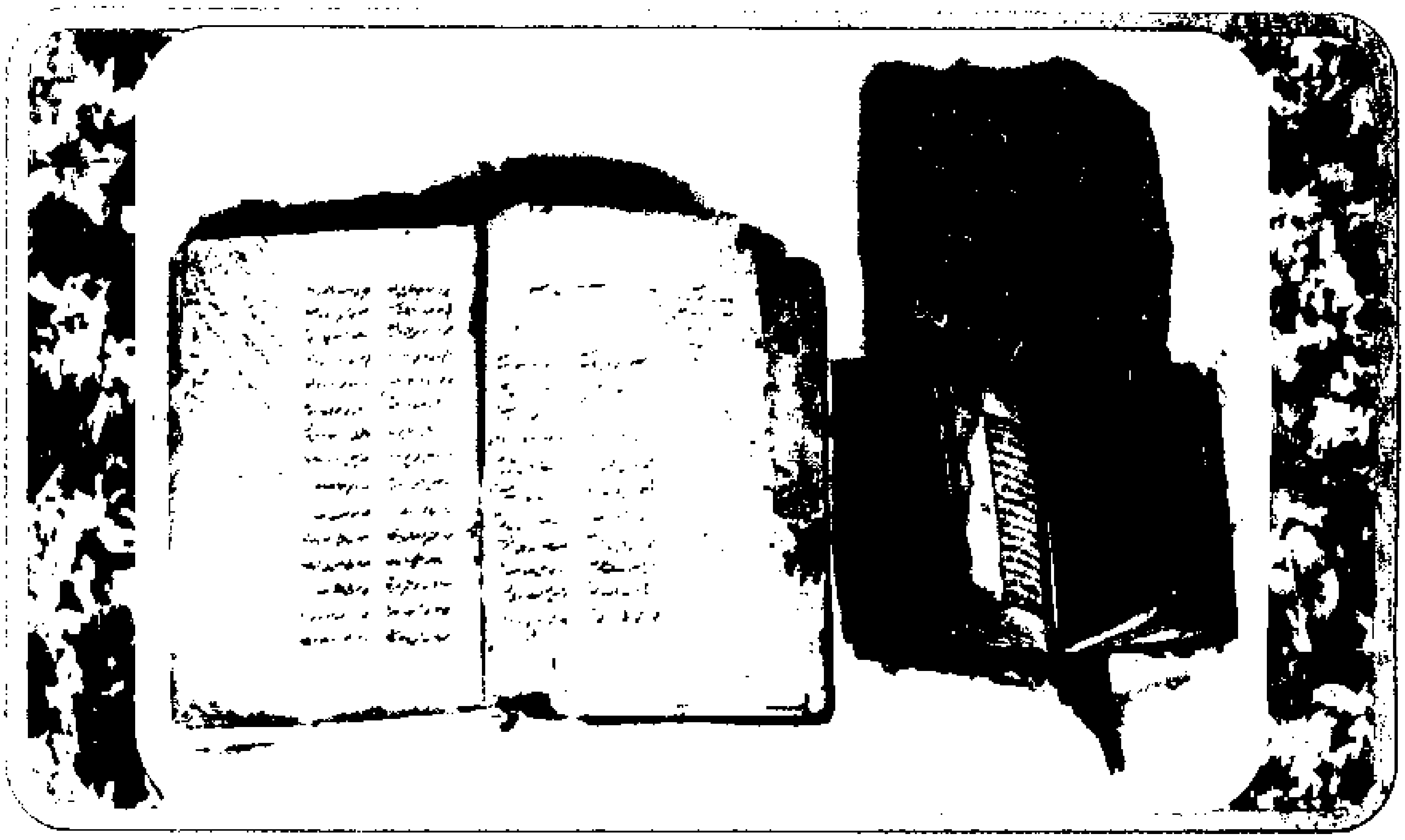

چند قلمی نسخہ جات اور نادر رسائل
لائبریری کا ایک منظر

ڈھوک قاضیاں شریف

مجسمۂ صدق وصداقت حضرت قاضی محمد حسن قادریؒ

کتاب دوست وکتاب شناس سجادہ نشین آستانہ ڈھوک قاضیاں شریف حضرت قاضی رئیس احمد قادری

Marfat.com

یا قادر

الحمد للہ والمنتہ کہ یہ کتاب مستطاب فیض انتساب در کمالات مقبول بارگاہ صمد مصدر فیوضات حضرت احد حضرت قدوۃ العارفین زبدۃ السالکین حاجی عبداللہ صاحب قادری رحمۃ اللہ علیہ ورضی اللہ تعالیٰ عنہ از تصنیف لطیف شاعر فصیح البیان منشی الٰہی بخش صاحب الموسوم بہ

تحفہ قادریہ

حسب ارشاد فیض بنیاد واقف راز خفی وجلی قاضی صاحب قاضی احمد جی حسب چشتی النظامی السلیمانی الحیدری وجناب فقیر محمد وسید محمد صاحبان تاجران کتب شہر تخت پڑی ڈاکخانہ ریوات ضلع راولپنڈی ۔ ملک پنجاب باہتمام خاکپائے درویشان غلام احمد خان بریان مترجم کتب

مسلم پریس دہلی میں خلیفہ طبع سی مجلی ہوئی

ایک صدی قبل شائع ہونے والی کتاب ''تحفۂ قادریہ'' کا پہلا صفحہ

Marfat.com

حمد باری تعالی

بے حد حمد حمید نوں آکھاں اوہ سب حمداں والی
کُن تھیں چودہ طبق بنائے، ہور ہر شے نالو نالی

لَیسَ کَمِثلِہٖ شَیٔ کوئی مثل نہ اُوس دے اوہ بیچون و بچگونی
ذات صفات اوس سبھ تھیں بالا بے شبہ تے بے نمونی

مِن حَبلِ الوَرِید تے کرو عقیدہ جیوں آپ اُس نے فرمایا
وچ قرآن کمال ھویدا جیوں ظاھر کر سکھلایا

نہ کھاندا نہ پیندا ھر گز اَتے نہ سوندا نہ بہندا
ربّ شش جہاتوں خالی ایہہ تے نہ فکراں وچ رہندا

صفت اُوس دی بے انت نیاری سمجھا وچہ نہ آوے
اوہ ھر جیو تائیں رزق دہندہ پہی خالی کوئی نہ جاوے

بعضیاں وچ ھوا دے دیندا تے بعضیاں وچ دریانواں
ہور کیڑے پتھر اندر روزی دیندا ہر جیو تھانواں

کچھو مچھ سمندر اندر کیں لکھ کروڑاں
جیون کھانون رزق خدا دا سبھی کُل طیور تے ہوراں

اِنس زاد جن و بھوت پریتا ربّ ہر ہر روزی دیندا
اوہ رزقوں کوئی نہ خالی چھوڑے جو لکھیا سو دیندا

ہک مشرق طرفہ مُلک سُنیدا اللہ پاک بنایا
اُوس ملک وچ خالص مُقبلِ ربّ ہر ہک بندہ پایا

Marfat.com

ہک ذرّہ عیب اونہاں نہیں ظاہر نہویا کدی نہ ہوسی
کیوں جے نام شیطان دا او نہاں نہ سیغیا خلل نہ پوسی

اوہ کھا نون رزق خدادا دائم تے دم دم یاد کریندے
سارے دین نبی دے اندر پھی شغل ہمیش دھریندے

باب دربیان نعت سرور دو جہان صلی اللہ علیہ وسلم

پاک محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرور عالم اوہ سرور دوہاں جہانان
رب پاک محمدؐ تائین دتا لولاک خطاب خزانان

یعنے ایہ فرقانِ مجید جو ربدے طرفون آئیاء
جو کچھ ہویا جو کجھ ہوسی رب ظاہر کر سکھائیا

پاک محمدؐ مرسل خاصہ وچ مرسل ختم رسولان
نورون نور جدا رب کیتا پھی نورون ایہ مقبولان

یعنی خواہش جنابِ الٰہی از نور تجر بیون پایا
مہرِ نبوّت اسدے تائین ربّ دتّی شان ددھایا

جد حشر نشر دا ویلا ہوسی سبھ نفسی نفسی کہسی
کل پیغمبر غوث ولی جو وچہ نفسی چال جو رہسی

تدہ پاک محمدؐ سرور عالم آء وچہ میدان کہلوسی
امتی امتی آکھ پوکارے ہیبت ذرا نہ لوسی

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایہ ایسا مرد قرارے والا پاک محمدؐ جانو
رکھو صدق جو دین اسدے تے دل کر فکر سیانو

اول سرور ختم نبیاں وچ روز قیامت بھاری
کل امت نوں طرف جنت دے چھوڑلے جاسی ساری

باقی ہور پیغمبر کرسن شفاعت بعد تنہاندے
سبھ غوث ولی ابدال شہید بھی کرسن بعد انہاندے

ہور شفاعتاں بہتیاں ہوسن میں ساریاں لکھاں ناہیں
کیونجے طول کتاب ہو جاندی بھاری لوکاں تائیں

صلے اللہ علیہ وسلم آکھاں سرور عالم تائیں
آل اتے اصحاباں یاراں ساریاں حمد ثنائیں

جے میں لکھ مونہاندے ہونوں جیبھاں لکھ کروڑیں
نعت نبی دی تم نہووے جے سو ورہاں جوڑیں

رب چوداں طبق محمدؐ خاطر استقبال نوں پائے
تاں قلم قیامت استقبالی رہے ہر شی سیس نیوائے

جاں گذر قیامت پچھے رہسی تاں پہیں استقبالی
ہرشے پیش قدمیں کرے طواف دوالی

چاریار نبی دے پیارے چارے عالی شان
ابوبکرؓ تے عمرؓ عثمانؓ چوتھا علیؓ پہچان

میں قربان چوہاں دے اُتوں پر اول یار صدیقؓ
بعد عمرؓ وۃ بعد عثمانؓ فر پچھے علیؓ رفیق

Marfat.com

باب در صفت غوث اعظم قدس سرہ

از نسل امام حسن دے وچون ہک ہویا مرد جو پیدا
اتے عبدالقادر نام جو اُوس دا وچ بغداد ہویدا

اوہ پیرپیراں پیر حضرت میران معاف کرے تقصیران
اوتر تائین سوئر کردا اتے شاد کرے دلگیران

جام عرفانی حوض کوثر تھین پیتا اوسنے پانی
وچہ وحدت بحر عمیقی غوطہ ماریا اوسنے جانی

ہے اوہ ساقی دوہان جہانان ہرہک وچ نگہبانی
جھتی الفت بہت محبت پہین رکھدا سرّ نہ فانی

جھنڈا اوسدا روز قیامت ہوسی جان آشکارا
کل میدان حشر دے اندر پوسی تس چمکارا

ایہ جھنڈے نزد نبی دے ہوسی جھنڈا تسدا جانان
کیونجے ایہ مقبول رسولی مقبل خاص پہچانان

کرے شفاعت مریدان اوتے جھڑے اہل اسلامی
جو شرک بدعت دے نال آلودہ پرسش ذرا نہ حامی

کیون جے شاہ جیلانی آپون فرمایا ایہ فرمان
جے کو باہر دین اسلامون فرقہ اوہ شیطان

با ہجون کلمے پاک نبی دے کوئی جنت بُو نہ پاسی
اوتھے وچہ میدان قیامت لکھ افسوسان کہاسی

Marfat.com

حضرت میران لامع بجلی بادشاہی سرتاج
دھونسا وجدا ہر ہر طرفہ چوہدین طبقین راج

ہرشے اندر ہیبت اسدی تے ہر شے خوف رکھیندی
پر جسنون آپ اللہ صفتایا صفت نہ ہر گز تھیندی

صیقل کردی ہتھ جو اوسدے رب تعالیٰ دتی
جو کجھ چاہے سوئیو ہووے اکسیر بناوے مٹی

سہنس ہزاران نیل پدم جو رحمت اوس تے ہووے
جسدا دل مہر محبت شفقت کردا غم نہ پووے

مین عاجز یا پیر میران جی تین دربار سوالی
دردان دکہان آکایا مینون لو کجھہ سار سمہالی

باب دربیان مدح جناب حاجی عبداللہ قدس سرہ

آء ساقی خاص دیوان حضوری بہر بہر دیہ پیالا
خاص شراب اوس جام عرفانون پانوان راز سوکہالا

تون دیوان جناب میران دا جناب حاجی عبداللہ
مقبل وچہ دربار جیلانی پہین تینون رحمت اللہ

اے ساقی تون زندہ ہر دم مئویا ہر گز نائین
دیہ ہک جام شراب جو مستی ہو نون دور بلائین

Marfat.com

اسان پکّ یقین یترے تے ڈاہڈا جناب حاجی عبداللہ
کیوںجے وچہ حدیث نبی دے موت ناہین ولی اللہ

آساقی ہُن دیر نہ کرنی جان لبان پر آئی
ہر طرف مین رات سیاہی دیہ مینون روشنائی

اے ساقی تون وچ زمینان دسدا جیون آفتابی
ہر جا روشن آئینہ تیرا روشن وڈّہ مہتابی

چمکے نور ستارا تیرا تے شعلے نور لاہوتی
تون جڑیا اندر سلک توحیدی جیون لڑیاں وچ موتی

مست شراب اجالا نورون دیہ گھٹ پیوان جیوان
جے مست کرے اودہ دل میرے نون وچہ خاص حیاتی تھیوان

شجرہ نسب

از نسل جو شاہ عباس دے کولون جناب حاجی عبداللہ
شاہ عباس جو شیر علی دا بیٹا ہے ولی اللہ

یہ عالی زادہ اہل قریشی جناب حاجی عبداللہ
لکھ لکھ برکت تے تس رحمت کولون رحمت اللہ

میں ایہ نعت دیوان صاحب دی کیتی دلون بجانو
جی خاصان عامان معلم ہووے ظاہر راز سیانو

پہلے شیر خدا دا ظاہر باطن عالی راز مزینؔ
حضرت علی بہادر نامے صفت موصوف معینؔ
کیکجھ شان انہاندا آکھاں جس چودان طبق اُٹھائی
ہور مار کفار فناہ جو کیتس خاکو نال ملائی
خیبر مار فتح تس کیتا سے دین اسلام ودھایا
چودان طبقاں وچ مشہور عالی ہمت پایا
جیتھے نظر علی دی پوندے شمشیر اوتھاہین جاوے
ایسا تیز تجربہ قوت گبران مارو نہ جاوے
ہک وڈا قد مریلا کافر شاہ علی تے آیا
ہکتی حملے شاہ علی جو سر کافر دا لاھیا
یا علی ہن مدح تیری کجھ میں، ول کرنی یاری
مین عاجز عاصی مشہد غریبی ہویا بہت لاچاری
نفس شیطان اساڈی اوتے آنون بنھ قطاران
کجھ کرو علاج از جام شجاعت ایہ پانون خلل ہزاران
شاہ عباس گلباس دیوانگن پھُلت گلباسی کھڑیا
وچہ بخش شجاعت عالی ہمت کدہین قدم نہ ٹھہریا
حضرت شاہ شہاب الدین موج جینوین دریائے
جدھر مہر کرم تہین کردا غیر نہ رہندا جائے
شاہ محمد عالی رتبہ روشن وڈہ آفتابون
جے کو نام انہاندا سیوے پاوے اجر جنابون

Marfat.com

تس پچھے شیخ نجیب الدین جو ہویا شاہ ولایت
پایا فیض عوّامان تائین از جلوہ نور ہدایت
مسلم شاہ از نور تجریہ وچ نور لاہوت سمایا
شیخ عرب جو بعد انہاندے نورون نور سوہایا
شیخ کاظم وچ بحر لاہوتی سر چمکے ظلّ الٰہی
بواسحاق شامی تس پچھے پائی بے پروائی
قطب شاہ وچہ سلک طریقت صاحب عین صفائی
جدہر نظر کرم دی کردا دیوے ذات ملائی
شیخ نامے جو رسم گرامی قاضی سنو سعید
سیف زبان تے شعلہ نوری عالی قدر مجید
فر حاجی حمیدالدین جو ہویا جیونکر پھل گلابی
خشبوناک جہان تجربہ روشن وڈہ آفتابی
قاسم شاہ جو بعد انہان تہین جام عرفانی پیتا
تس کل عوامان خاصان تائین پہین روشن جلوہ کیتا
بدرالدین وچ محو طریقت سلک طریقت پائی
حسام الدین جو بعد انہاندے تار توحید بجائی
اسمٰعیل ذبیح اللہ جیون جان کیتی قربانی
اندر راہ جو ترک تجریدی فضل کہلا رحمانی
شیخ ولی الدین فر وین نقارہ چوٹ دو دستی لائی
کل جہان جو روشن کیتس دلدے نال صفائی

عماد الدّین فر بعد انہاندے روشن جلوہ پایا
ست آسمان تے ست زمینان خارج لنگھ سمایا
نہال الدین جیون شمع نورانی تیز ہویا چمکارا
ہر ہر جائی نور منوّر وچ نور لاہوت ستارا
جناب حاجی عبداللہ صاحب از نور منوّر ہو یا
کجھ عقل تے فکر قیاس نہ پہونچے کت جا ونج کھلو یا
ٹھانٹھ جو بحر توحید دے اندر ڈیرا اُسنے لایا
ذات با ذات آمیز مراتب عالی ہمت پایا
صاحب فیض حضوری رتبہ منظوری کدی نہ دوری
صیقل نظر بے نظر دے تائین دیوے نظر معموری
کامل اکمل ولی مکمل وچہ فکر حضور نُورانی
تجمل خاص تجمل سیتی وچہ فرحت عیش ربّانی
چڑھیا بام بلندی اوتے جناب عبداللہ نوری
چمکیا وانگ آفتاب ہسے اوتون نور جناب حضوری
کیا حاجت مہتاب آفتابی رکھے قدم آگیری
جتھے نور توحید ربانی ہوندی لٹو بہتیری
سرّ اسراران اندر وڑیا کجہ بھید نہ پایا جاوے
جدہر ویکھان اودہرے حاضر عبداللہ اسم سماوے
تحت فوق سبہ چار چوفیرسے وچ نظر تجربہ آوے
جناب حاجی عبداللہ سندا بجھو جین من بہاوے

Marfat.com

ہک بار دیہاڑی روضے وچوں لاٹ ہک نظری آئی
روضہ کُل دیوان حاجی دا سب نورو نور ہویائی
فرکئین ہزاران ہور تجلی نکلیاں اوسدے نوروں
زمیان تے آسمان نہ خالی واہ واہ قرب حضوروں
ہک سخت تجلا ہیبت والا سر میرے تے آوے
چھتری وانگ کھلو شتابی آوے تے مڑ جاوے
واہ واہ عجب نورانی شعلہ کچھ صفت نہ کیتی جاوے
فیر پچھاہاں پرت روضیدے اندر وچ سماوے
کیا ہن نعت کرے ایہ عاجز عقلوں فکر بعیدی
شان حاجی عبداللہ سندا عالی قدر مجیدی
جناب عبدالعزیز جو نامی صاحب فیض کمالی
نظر اکسیر تاثیر ہدایت صاحب خوب خصالی
حضرت شاہ رحمت اللہ صاحب ولی بہادر نامی
بہتا فضل اللہ دا اُس تے صاحب فیض گرامی
شیخ محمدؐ اولیاء صاحب عالیشان حضوری
محمد شفیع پہین نال الٰہی واصل با منظوری
محمد ضیاء مہتاب دسے وانگن روشن جلوہ عالی
محمد فضیل شمع دسے وانگن ظاہر حال کمالی
محمد ناصر بدل وانگن جیونکر مینہ بھاری
وردا جھجھے دچ تازہ فیض دیوے بسیاری

Marfat.com

یا الٰہی بخش اسانوں تے فضلوں دیہ مراداں
کدے نہ ہوواں سرد کداہیں اندر حال نہ شاداں

احمد علی وچہ ذکر الٰہی فضل جو اسنوں اللہ
غلام شاہ دا شان نہ معلم واللہ اعلم واللہ

کیونکہ اسنوں فضل تماماں مدت سبھناں والی
جامعہ خاص جو مسند اوتے اسدا راز سمہالی

ساعت بساعت روز بروزے دونا ہوندا جاوے
کیا میں نعت کرنیواں اسدے کچہ حد شمار نہ آوے

باب در بیان حضرت دیوان حضوری قدس سرہ

راوی جو اخباراں والے ہین ایہ روایت کردے
اٹھاراں بیٹے شاہ علی دے ہوئے فکر ایہ دھردے
حق سچ فکر اونہاندا جاناں جھگڑے کرن روایت
صحیح روایت اٹھارہ بیٹے واہ واہ قول کفایت

اسپر اونہاں بیٹیاں وچوں جھگڑے چار میں آکھاں
ام البنین تہیں پیدا ہوئے دل تیرے تے راکھاں
اول جعفر دوم عثمان سوم عبداللہ جانے
چوتھا حضرت شاہ عباس ہجو دلوں پچھانے

جناب حاجی عبداللہ صاحب از نسل جو شاہ عباسوں
جیونکر پیچھے لکھیا جانے تس دا قرب اگاسوں

Marfat.com

خوب خصال وچہ زہد ریاضت حضرت شاہ عباسؒ
روز تمام تدریس دے اندر رھندا فکر قیاس
فر اڈھی رات تلقین توجہؔ وچہ خرچ مریدان کردا
ہور باقی نصف جو وچ عبادت ورد وظائف پڑھدا
تس باجھ قیلولہ کدے نہ کیتی نیندر ہر گز جانی
ایسا ولی مکمل کامل مومن دلوں پہچانی
از روز بلوغ تاں وقت وفات صائم قائم رہیا
ہکا وقت طعام معیّن تے عالی درجہ تھیاء
پر اوڑک کوچ نقارہ سر تے وجدا دینہ تے رات
اس آوازے ہیبت کولوں سبھ کچھ ہوی مات
الموت حق آنوں ہاری پائی تس وفات
اس دار فناہ تھیں وچہ بقا دے گیا عالی ذات
سن ستونجہ (57) تاریخ جو ہجری باہر مول نہ ذرہ
فالوا انا للہ و انا الیہ راجعون بجھو یار مقرہ
بیٹا شاہ عباس دا حضرت شاہ شہاب الدین
وچہ شریعت سالم غانم صاحب عین یقین
ہو وچ طریقت ثبت ایہائی روشن بدر ہلال
تقویٰ زہد ریاضت اندر وچ قاطع نفس سمہال
جد وچہ ریاضت پکا ہویا اوہ صاحب ارشاد
غالب سکر بیہوشی اوس تے آئے سمجھ مراد
استغراق تمام دے اندر ہویا استغراقی
صاحب عین صفائی والا چل گئی غمناکی

Marfat.com

موتوا قبل ان تموتوا کولون اگیرے لگھ کہلوتا
فکر خیال نہ رہیس ہستی جنونیّت سلک پروتا
اکدن شیخ شہاب الدّین طرف مسیتے آئیا
نال امام نماز گذارن قدم مبارک پائیا
جان نیت امام کہلوتا اولی کہہ تکبیر
شیخ صاحب جو وچہ جماعتا رلیا سُن تقریر
جان اللہ اکبر وچہ رکوعے گیا آکھ امام
شیخ اُٹھی وچ رکوع نالے ہور تمام
سبھنان فر سمع اللہ کہیا پوہتے ونج سجود
شیخ صاحب جو وچہ رکوعے رہیا ثبت ورود
سمیت امام جان، کل نمازی منگ دعائین چلّے
ایہ اونوین وچ رکوع کہلوتا ذرّہ قدم نہ ہلّے
ایسا سکر جو طاری ہویا اسدے اوتے جانو
راوی کہن ہک رات دیہاڑی اونوین رہیا پچھانو
وچ خیل خوارق آذان یگانہ طوفان جو نوح نبی اللہ
دنیان بے ثبات دسیوسے نظر جو اس ولی اللہ
ہور گھنبرگھیران انت نہ کائی عقل نہ رہی جائی
تس ہکاّ عقل بوصل وصالت دوجا غیر نہ پائی
ایہ اُوسدا اوہ تسدا بنیا ایہ اوہ رل مل خاصا
ولا تقربوا الصّلوٰۃ و انتم سُکارا مت کر جانو ہاسا
یعنی وچہ قرآن مجیدے رب صاحب فرمایا
نماز معاف جو اس منزل تہی لاوسے ڈیرا پایا

Marfat.com

اسدی کُل نماز جو ہوئی واہا خداوند نال
واصل باللہ اھیا منزل فناہ فی اللہ سن حال
ایہ دنیاں فانی اوڑک جانی ہوسی سبھ فنا
رہسی ناہیں ہر گز کوئی باہجون ذات بقاء
ہن ویلا وقت وھایا سارا غروب ہویا آفتابی
سنہ تاریخ اُٹھتر ہجری واصل طرف جنابی
بعد اس شاہ محمدؒ ہویا خلف الرشید شہاب الدین
راہ نماء کل عالمیان دا صاحب اہل یقین
بلند مقام تے ھادی خاص نالے کل عوام
اہل ارشاد ہدایت والا موصوف با زہد مقام
تارک حرص و ہوا نفسانی دنیاں کُلیّ دور
محو دریا ژرف دے اندر اوہ عالی مسرور
بعضین وقتین ایہ رباعی کہندا عاشق زار
مین دہن ہندوی بولی اندر رباعی کران شمار
ایہ دنیاں جاء خوشیدی ناہین منہ عقبیٰ ول آن
جے اوہ تھیسی ایہ خود ناہیں کردا امتحان
پر دنیاں خوشی جو عملان سیتی عمل ناہین برباد
اِستیرونش جو کل رباعی کھندا اہل ارشاد
کیئن ہزاران طالب اِسدے صاحب اہل ہدایت
دریانواں ندیان موجان وانگن پایا علم کفایت
اوڑک باد سموے آئی ورق درختوں ریزہ
جھڑیا فیر ویساکہ مبارک ہویا فیر آمیزہ

اکسو دو جو ہجری سنہ برابر سج تیاری
مذکورہ دی حدۃ معیّن بجھو اے دلدارکی
پوری ہکسو دوہان اندر تے باہر کجھ نہ ذرّہ
ہمیشان ناہین پہل چمن دا اوڑک سفر مقرّہ
فر بعد محمد شاہ دے ہویا ہک عالی قدر بلندہ
نجب الدّین جو اسم تسندا ایہ اوسدا فرزندہ
اہلِ ریاضت تقویٰ زہدی صاحب اہل علوم
اٰئے حاوی وچ فروع اصول توکل سبے مغموم
نشان جہان بلند مقام از دنیاں بے نیاز
وچہ مشائخ ذوالاحترام اوہ عالی ممتاز
نجب الدین وچ عمر ضعیفی ضعف ضعیف الحال
اوتھن بہن نہ طاقت ذرّہ بجھو کران مقال
جوش کرے جان اسم الٰہی تپدا وانگ تنور
ادھی رات نوافل سیتی رہے کھلو حضور
فر تھوڑی دیر تہجد پڑھدا اونوین اوٹھ کھلودے
وۃ بعد تہجد ورد وظائف کردا رہے نہ سووے
اپجراں وقت طلوع دا ظاہر یعنی وقت صباح
چڑھدی فجر نماز جو وقتی کردان اوتہ فلاح
دریانواندیاں موجان وانگن اندر ہمت کاری
وقت بوقتے شغل نہ زائل کردا سُن دلداری
فر آخر حدّہ معیّن جھڑی اوہ حدّ پوری ہوئی
حدّہ معیّن قضا نہ تھیندی دیکھ رہیا ہر کوئی

Marfat.com

یعنے ہکسو(۱۰۴۷سنہ)ستالیہ ہجری سنہ کمال
قرب قریب شتابی ہویا طرفہ ذوالجلال

اوڑک جا آرام دی ناہیں ایہ دنیا گھر فانی
نام فناہ ستے فانی اوڑک سمجھو اے دلجانی

زمیان تے آسمان نہ رہسن نہ کچھ ہور سرشتہ
آدم ذات نہ رہسی کوئی ہور نہ کوئی جنّ فرشتہ

قالوا انّا للہ ولنّا الیہ راجعون پائی تس وفات
مسلم شاہ جو بیٹا اُسدا رہیا عالی ذات

ایہ وچ خانوادے شاہ عباس رکھڑیا وانگن پھُلان
غوغا اوصاف جو اُسدا ظاہر ملکان اندر ہُلان

طالب خاص درست اعتقادے ادے جھڑی ساری
اہل صفاتی صاحب باطن وچہ درگاہ پیاری

صاحب علم حلیمی والا مسلم شاہ حضوری
وچہ زہد ریاضت عبادت سیتی مسلم شاہ منظوری

اس بہتی عمر زیارۃ ولیاں خرچ کیتی سُن بہائی
ہور خاص مقابر ولیان اوتھے جاوے نال صفائی

روز تمام جو طالب علمان علم سکھاوے جانی
علم فقہ تفسیر حدیث چامل در دل ماآنی

فر اَدّہے راتی توڑین رہندا تلقین مریدان اندر
دیوے جذب عشق دے طرفون جیونکر ٹھاٹھ سمندر

ہر روز جمعہ جو بعد نمازا تان جو وقت عصر دے
وچ امر معروف تے وعظ نصیحت لوکان فیض اثر دے

خلق کثیر جو اسدے طرفون پایا بھیت نہانی
ظاہر باطن علمون روشن عالی مرد حقانی
خو خصلت وچ ملک عرب دے بہت ہویا آشکارا
ہور سلک طریقت اندر محکم طرف جانب پیارا
ایہ دنیان باغ خزان دا ایہے باد خزان جلد آوے
دیر نہ لاوے توڑ لیجاوے خاکو نال ملاوے
یعنے سفر شاہ مسلم والا ہویا اے دل جانی
سن ہجری جو دو سی(۲۰۰) ہک ٹریا مرد حقانی
بخت بلند جو مسلم شاہ دا ہک بیٹا اہل حضوری
شیخ عرب جو ناںوان اوسدے پچھے ایہ منظوری
صاحب زہد ریاضت والا بہت بلند ستارا
ظاہر باطن کل علم تھین روشن اسنون سارا
صاحب اہل شریعت فاضل خاص طریقت سیتی
سکر جذب وچ عشق محبت کجھ حد شمار نہ ایتی
قناعت صبر توکل اندر نہ کوئی اوس زمانی
حضرت شیخ عرب دے جھیا بجھو یار یگانی
خلق کثیر جو اسدے طرفون پایا فیض گھنیرا
کیونجی بام بلندی اُوتی ہویا اس دا ڈیرا
جد عمر تمام اوڑک نون پوہتی خلقان کرے وصیت
خاصان عامان سبھنان تائین موافق علم نصیحت
کم کرنان جو رب نون بھاوے بدی نہ ہرگز کرنی
ٹرنان حکم قرآنی اوتی دل غیر کلام نہ دھرنی

Marfat.com

کیونجے وچ قیامت لیکھا ہوسی سبھنان اوتے
ایہ دنیان فانی کوچ نقارہ تے نہ رہو غافل ستے

ایہ غفلت پڑدا مار کہڑیندا وچ دوہین جہان سیاہی
من کان فی ہذہ اعمیٰ و ہو فی الاخرۃ اعمیٰ سمجھو ایدل راہی

جو اس جہان ضلالت اندر پھاتھا وچ گمراہی
اونوین اوتھسی وچ قیامت دے قرآن گواہی

شیخ عرب جان کل نصیحت کیتی تم تمام
اچران دینہ غروب دے اوتے بیٹھا عالی نام

یعنے روح بحق تسلیمی پائی تس وفات
دو سی تی پنجونجہ (۲۵۵) ہجری سنہ عالی ذات صفات

بیٹا شیخ عرب دا پچھے شیخ کاظم ولی مکمل
نہایت سخی سخاوت اندر عالی خاص تجمل

مسافر تے مسکین جو عاجز وچہ مسیتے آوے
یا وچ مسافر خانے کوئی ہر ہک نان پوہنچاوے

ہر دینہ رات طعام کشادہ دیوے خبران رکھے
باجھ مہمان نہ عادت اوسدے رج طعام نہ چکھے

میٹھے نال زبانان دیوے ہر ہک تائین روٹی
تقسیم برابر فرق نہ ذرہ کیا نکے کیا موٹی

یا کوئی سائل قدرون زائد خواہش کرے بسیاری
ان پہنین دیندا اوسدے تائیں ردہ نکردا عاری

سخی تائین وچ ہر دو عالم رتبہ عالی آیا
کیونجی حاتم سخی سخاوت عزت حرمت پایا

Marfat.com

توڑے وچ عبادت اللہ دم راسخ قدم ثبوتی
پر کل ریاضت پیش مقدم خوشحالی دل مضبوطی
جیونکر سعدی شیخ شیرازیؒ کردا ہے فرمان
دل تازہ افضل الف رکعتوں ہر فاضل منزل جان
السخی حبیب اللہ ولو کان فاسقا پاک نبیؐ فرمایا
سخی حبیب خدادا جانے توڑی فاسق پایا
والبخیل عدواللہ ولو کان زاہدا سرورؐ دا فرمان
بخیل ہمیشاں دشمن رب دا توڑی زہد بیان
ایہ دنیاں کوئی چار دیہاڑے اکثر خاک سمانان
شیخ کاظم دی ہوئی تیاری اوڑک لدۃ سدھانان
تریسو ہک جو ہجری سنہ۳۰۱ پائی تس وفات
بواسحاق شامی، تس پچھے بیٹا عالی ذات
نکڑے عمر جو شوق خدا دا اسدے قلب سمایا
تس علم تصوف بہتا پھڑیا تے علم عرضیہ پایا
خاص شرافت پائی کرامت ولی بہادر تاقی
ولایت موروثی رکھدا ہمت بواسحاق جو شامی
زہد ورع تے تقویٰ اندر تس ساری عمر گذاری
قیام پذیر وچ شام ملک دے ہویا اوہ دلداری
کئیں ہزاران فیض جو پایا اوسدے کولوں جانو
لفظ شامی وچہ اسم معلق ایہ ہن فکر سیانو
قیام پذیر جان شام دے اندر ہویا عالی نام
اِتّ سبھّوں شامی لفظ سمجیا لوکان عام

Marfat.com

اول عمر سفر دے اندر رہیا سیل کریندا
باقی عمر جو شام ولایت تھم تمام ہویدا
راوی کہے ایہ غزل ہمیشان کہندا بواسحاق
بھتیاں لوکان سمجھا اندر آئے باتفاق

غزل

بیا اے دل دے از ہستی خود ترکِ دعوا کن
میفگن چشم بر صورت نظر در عین معنی کن
فگندی چون نظر در عین معنی بعدازان ایدل
جو عنقا از سر عزت بقافِ فقر ماوا کن
زچاک سینہ ہر دم صد نواے دردِ دل بشنو
بدین قانونِ محبت ترکِ بزمِ اھلِ دنیا کن
چون زین دارِ فنا قصدِ سفر سوئے دگر داری
چرا غافل نشینی اے دل اسبابش مہیّا کن
بصد خونِ جگر درزیر زان کش توسنِ نفس است
بدنیا زادِ راحل گیر و قصدِ راہِ عقبی کن
پس آنگہ بر سرِ کوئے فنا نہ پائے استغنا
وجودش خویش را گم در شہودِ نورِ مولیٰ کن

Marfat.com

موت نقارہ وجدا ہر دم عمر تمام آ ہوئی
بواسحاق شامی دی جانی دلدے اندر سوئی
کلمہ کہے زبان شریفوں سن دے لوک کھنیرے
جان بحقؔ تسلیم جو ہوئی جا اصلی تے ڈیرے
تریسو باٹھ سنہ۳۶۲ جو ہجری پائی تس وفات
قطب شاہ جو بیٹا اوسدا رہیا نیک صفات
ایہ عالی ہمت طاعت اندر وچ زہد ریاضت جانی
صاحب عین صفائی والا طریقت حال پچھانی
تس برزخ ذاتی اسم خدا دے دلدے وچ سمائے
اتے کار ہواء نفسانی جھڑی سبہا مار ونجائے
وچ ملک طریقت قائم آہا صاحب فیض حضوری
بہتیاں پایا فیض جو اتھیں وچ درگاہ منظوری
اپر موت ہمیشاں سرتے ظاہر گج مریندی
لرزہ کھاں آسمان زمیناں پیالہ اجل چکھیندی
غروب آفتاب ابر دے اندر قطب شاہ دا ہویا
صد چار جو ہجری۴۰۰ برابر وچہ تم تمام کہلویا
لکھ ورہاں جے عمر کسیدی تاں پہیں ہوسی فوت
توڑے ورہاں چار ہزاراں تاں پہی ایسی موت
عزرائیل با حکم الٰہی قبض کریندا جاناں
جیوں جیوں امر الٰہی ہوندا حکم تینویں ورتاناں

کل پیغمبر مرسل خاصے از دنیاں لدّہ سدھائے
کون کوئی ہور دنیاں اندر محکم تکیہ لائے

قطب شاہ دا بیٹا بھچے نامی عالی ذات
محمد سعید جو قاضی لقب صاحب نیک صفات

شاغل ذکر الٰہی اندر ہر دینہ راتین رہندا
ایسا شوق تجربہ اسنون نہ سوندا نہ بہندا

ہور صبر صبوری اندر قائم صاحب فیض حضوری
بھتیان لوکان فیض جو اتھین پایا در دل نوری

پردہ گلی غفلت والا تس خلقان مارونجایا
اتی آپون محو وچ بحر توحیدی عزت حرمت پایا

صاحب عین با عین دے تائین رل مل ہکا بنیا
وچ علم شریعت علم تصوف رہیا بنیا تنیا

بہتیان قاضیان مشکل مسئلہ اتھین روشن پایا
محمد سعید تے قاضی لقب تائین راز بنایا

تس روشن خاص شریعت کیتی عدالت صحی کریندا
حق والے نون حق سپُردہ تے باطل ردّہ دہریندا

جبروت لاہوت تہین لنگھ سدہایا حاجت نہ ملکوتی
فنا فی اللہ وچ ذات الٰہی کیا حاجت جبروتی

ہک لاہوت تے دوم لاہوتی سیوم لاہوت اوتاہان
محمد سعید آخیر جذب تے باقی ہور پہچاہان

Marfat.com

نظر افلاک جہاندی سوئی تہاں قرب سوایا
اتھے اوتھے دوہیں جہانی عالی جلوہ پایا
چل عاشق ہن اگیری چلیے فر یا ہور مانان
کل نفس ذائقۃ الموت جیونکر وچ قرانان
تم تمام ہن اوڑک ویلا موت کریندی صَوت
محمد سعید جو آخر ویلا ہویا جانے فوت
چار سو ہجری سنہ۴۵۱ اکونجہ رحلت او سنے کیتی
نور با نور پیوستہ ہویا جذب ارادت نیتی
ارادہ پاک جناب الٰہی سر پر ہوندا اونوین
کیونجے حکم جو غالب سہ تے کیون غفلت وچہ سونوین
غلام سُتا تے مولیٰ جاگے واہ واہ عجب تماشا
کیون نہ وچ غفلت سمجھ فقیرا شک قطرہ ماشا
محمد سعید دا بیٹا پچھے محمد کیف پچھا نو
خورد سال وچ زہد ریاضت کوشش کردا جانو
عاشق للہ واصل باللہ فناء فی اللہ وچ فانی
نکڑی عمر اعلم تصوف سیکھیا اسنے جانی
محمد کیف جان حدہ بلوغت پہتا بالغ ہو یاء
صفائی قلب از زہد ریاضت وچ کشف قلوب کہلوایا
بھیت نہانی سمجن لگا تانجو تحت ثراء
بیان دلاندے ظاہر ہونون اوسدے پیش جواء

Marfat.com

دل نہ لاوے آکھ سُناوے خلق تحیرّ ہوئی
واہ واہ پیرِ طریقت کامل آیا سن ہر کوئی
پان مرادان فیض حضورون مشکل حل بناوے
قدم بوسی سبہ خلق کریندی ہر ہک جلوہ پاوے
چمکیا نور لاہوت دا جانے متّھے اُسدے اوہتّے
جاگ پوئے دل اونہان تائین قلب جہاندے سُتّے
پر اوڑک عمر انہاندے پوہتی ٹُریا چھڈ جہان
پنجسو ہک جو ہجری سنہ ۵۰۱ بُجھو یار بیان
محمد کیف دا بیٹا پچھے محمد حمید پہچان
نکڑی عمرا شوق از باطن ہویا تس عیان
ہور علم فقہ دا حاصل کیتس نالے نظم تمام
فضل خدا دا بہتا اتی ہویا عالی نام
زیارت حرمین مشرف ہویا فوائد وچ کبیر
فیوض تمام جو حاصل کیتس بنیا جیون اکسیر
بعد تمتّع یابی واپس طرف وطن دے آیا
ایپر ملک شام دے کولون فکرون دل اوٹھایا
سمیت قبائل ٹُردا ٹُردا غزنی اندر پُوھتا
اوتھےّ آء سکونت پکڑی محکم فکر کہلوتا
محو ہویا وچہ شغل خدا دے ہستی کیتس دور
کلّ ہواء نفسانی جھڑی پل وچ کیتس چُور

Marfat.com

وچہ ریاضت پکا ہویا صاحب سلکِ طریق
مشاہدہ اتی مجاہدہ اندر وچ سخت قیام رفیق
آئینہ روشن باطن خاص چمکیا نور لاہوتی
صاحب فیض تی اہل حضوری وچہ لاہوت ثبوتی
ہویا تیز اوجالا نورون جیون کر نور درخشان
کیونجی اُتی اسم خدا دا دل وچ وانگن نقشان
صاحب عین تے عین بعینی سبہ ذلت قلت دوری
جیونکر چن آسمانی اندر دیوے جلوہ نوری
قاف تان قاف جہان تمامی خالی جاء نہ کوئی
تینوین جلوہ اس ولی دا وچہ شمار نہ ہوئی
ایپر اوڑک غروب جو ہویا تسدا بجہ آفتاب
کتنی سالان پچھے رخصت صاحب فیض جناب
سفر آخیر تے واوٴ خزان دے پوہتی تسدے تاء۔
چھیسو دو بجُھ سنہ ۶۰۲ جو ہجری آہے وچ رضاء
قاسم شاہ جو بیٹا تسدا پچھے رہیا جان
صاحب حلم حلیمی اندر جلوہ نور جہان
علمون روشن فتوا تسدا مُلکان اندر جاری
باطن علمون اہل ارشاد ہویا اے دلداری
احکام ارشاد وظائف کُلی محکم ثبت ثبوتی
ہور کدے نہ داخل نفس تسندا طرف خطا مضبوتی

Marfat.com

یعنے وچہ خطائی ہر گز داخل کدے نہ ہویا
ہور بہت کرامت جو کچھ کہندا ہوندا جانی سویا

ایہ خاص مشائخ عظما ظاہر عالی جلوہ نوری
حصہ وافر لوکان پایا اتھین با منظوری

چلن عاشق ہن چلن اوڑک زین اسپ تے پائی
ہو ہسوار اس دار فناہ تھین تکیہ عقبی لائی

چھیسو ہور بونجہ۶۵۲ ہجری ہوئی خاص تیاری
قاسم شاہ دی سنو حقیقت تم تمام ایہ ساری

اے زاغ کیا کرین تماشا اندر اس چمن دے
ایہ باغ فانی کیا غوغا کردا ہور وچ حال امن دے

قاسم شاہ دا بیٹا رہیا بدرالدین جو روشن
وچ دین متین دے عالی ہمت صاحب عین جو گلشن

ہور محو جو ذات توحید دے اندر عالی ذات سلوکی
نظر افلاک تی خاص تجربہ وچ فرحت حال ملوکی

ہفت اقلیم جو سمجھا اندر باہر کچھ نہ ذرہ
کشف قلوب از نور منور نور و نور مقرہ

حصہ وافر لوکان تائین دتا اسنے جانو
پایا فیض جو بہتیان لوکان تسھین خوب سیانو

کھندی لولاک جو وقت نماشان نیت نماز کھویا
فر وچہ سجودے روح تسندا بحق تسلیمی ہو یا

ست سو ۷۰۰ ہجری سنہ ملاحظہ راوی کرن روایت
چلیا چھوڑ جہان فانی نون عالیشان ہدایت
بہتے لوک تحیّر ہوئے رخصت اسدے ولّوں
ایہ کیا اچّن چیت آسانتے پہتا تیر دون سلّون
فر کفن نوہالن گور جنازہ کیتی خوب تیاری
منزل کھڑ پوہچایا لوکان ہُن میلا آخر واری
جنیدالدین جو بعد انہان دے بیٹا تس دا رہیا
وچ خاص شریعت اہل طریقت عالی درجہ رہیا
شہباز بلند پرواز حقیقت معرفت وچ شہودے
از وقت طفال تان یوم وصال ریاضت طرف معبودے
مجاہدہ اتے مشاہدہ کولون گذریا لنگھ آ گیرے
قطرہ وچہ سمندر لیا کون ہن کوئی نکھیڑے
اکثر شب وچ قبرستانی رات اس عمر گذاری
بہت عبادت وچ مشقت ایسا حال جو طاری
صوم افطار جو بہتے وقتین دانہ ہک شعیرون
کردا اینوین دید نوشتہ حال پایا تقریرون
راوی واقف کرن جہان اکھین ڈٹھا
دو لقمیون وڈہ طعام نہ کھادا عمر تمام اس چھٹا
ہن پہتی عمر با عہد موافق جو ہے عہد حقیقی
ست سو تے پنجاہ ۷۵۰ سنہ ہجری نکتہ ایہ تحقیقی

حسام الدین ہُن بیٹا اُسدا پچھے رہیا معصوم
یاران باھران عمر انہاندی راوی کہے مفہوم
ایہ نال رفیقان ہم عمر جو رہندا من پرچاوے
لے ہمراہیان باشیان بازان کرن شکاران جاوے
کوئی بہتی مدت اینوں گذری نال رفیقاں رہناں
شکار اندر ہور ہسن کھیڈن نال ہمراہیا بہناں
اک دینہ نیت شکار کرن نوں زین پائی شبدیزاں
پان جدائی وچ حیوانان کرسان ریزاں ریزاں
نال ہمراہی بہتی چلی جنگل طرف پہاڑاں
ہر ہر طرفا ہر ہک کڑکی موجان وانگ بہاران
اچن چیت حسام الدین فقیر ہک نظری آیا
صاحب حسن تے جلوہ نوری عالی ہمت پایا
آ ہُن چن بدر دا چڑھیا آیان خشیان عیداں
حسام الدین بھین کول جو اوسدے آیا نال تاکیداں
کہیا فقیر حسام الدین جلدی آب پلاؤ
باجھون پانی دتیان آسانون ہور نہ بات ہلاؤ
حسام الدین با چست چلاکی یور شتاب دوڑایا
کوزہ بھر کے پانی سندا نال شتاب لیایا
اپر پانی بہت دوڑادا اوتھوں آہا جانی
اس قوت نال جو اسپ ترکھا جلدی آندا پانی

Marfat.com

کول فقیر ہک عجب پیالہ کڈھین پایا پانی
نہ جانان اکسیر اعظم ہے یا معجون روحانی
اوس قدر موافق پانی پیتا کچھ اندک پانی رہیا
وچ پیالی پیو ایہ پانی حسام الدین نون کہیا
حسام الدین اوہ جوٹھا اوسدا پانی ساجد پیتا
گئی کدورت دلدی اوتون صاف ہویا دل نیتا
دیکھو قدرت لا یزالی آن نصیبان ولیا
گیا آہا شکار کرن نون آپ شکار ہو چلیا
توبہ استغفار جو کیتی حسام الدین شتابی
پیش فقیر شکار دے طرفون ہُنڑ رہسان جال بیتابی
بیتاب مراد سلوک دے اندر وچ سلک طریقت والی
پر جہنان نظر افلاک معیّن واہ واہ قرب کمالی
ہور چند وصیت خاص نصیحت کیتی اوس فقیر
ایہ اوہ دونوین راز مذکر کیا حاجت تقریر
چل عاشق ہن آ گیرے چلیے کر تون راز مُدوّر
جستہین پہیت جو عامان لوکان آوے سمجھ مقدر
اوہ پانی اہل نظر دا جوٹھا مؤیان زندہ کردا
وانگن آب شراب طہورا وچ حال سیرابی دہردا
حسام الدین اکسیر اعظم تہین بسم ہویا تر تہیزان
فقیرون رخصت لیکے مڑیا ہسوار اوتی شبدیزان

ہک عجب رباعی دُرّ زبانوں کہندا رہیا ہمیشان
صفت اوصاف توحید رباعی حال پایا درویشان

کہندا جدھر ویکھاں آوے نظر اندر لاوبالی
اوسدے باجھوں کوئی نہ ویکھاں عاشق راز سماہلی

اس حدّ توڑیں رتبہ اسدا عقلوں فکروں باہر
ہن عہد برابر پورا ہویا ہر کوئی آستھیں ماہر

اٹھ سو پنج ۸۰۵ سنہ جو ہجری اسدے ہوئی تیاری
قالوا انا للہ و انا الیہ راجعون ہن میلا آخرواری

بعد تہاں ہک بیٹا رہیا محمد اسمٰعیل
بہت عبادت بہت ریاضت صاف ضمیر بے قیل

محو طریقت محو حقیقت وچہ محو شریعت خاصا
مارے شعلہ جلوہ نوری از دنیاں مال بی راسا

ذرا نگاہ بر دِرم دیناران ہر گز کدی نہ رکھیے
پھکہ لگئے تان پتّر روکہاں قوت برابر چکھیے

وچہ قبرستان تے جو ہے بیلے رہندا سر گردانی
اوس کدی ارادہ طرف آبادی رکھیا نہ دل جانی

جیکدی آدم نظری آوے نس پراہان ویندا
وچ پہاڑان صرف ہکہلا ربنوں یاد کریندا

جان عہد موافق نیڑے دھکا کیس دلوں معامے
شتابی طرف کہیدی آیا اوہ عالی مخدومے

Marfat.com

فر چند نصیحت بیٹے تائین کیتن دلون بجانو
ولی الدین جو بیٹا اوسدا عزت حرمت شانو
کہے عزیزا رکھ دلے تئے جو کجھ تینون دسان
نال حضور دلے دے تین پڑ بدّل وانگن وسان
جوہر خرید جو رب تعالی عطاء آدم لے کیتا
برائے اوس کیفیت رتبہ حقیقت شے دل نیتاء
جیونکر ہے تس پانوین چھبدی اندر حال وجودے
جسمانی خلعت روح انسانی وچ کار حکم معبودے
ایہ کہیا جوہر جو کتھون آیا وہ فر کدہر جاسی
عدم با عدم آمیز شتابی وہ مڑ فیر نہ آسی
یعنی یکجا کُلّ روانہ باہر کوئی نہ رہسی
توڑی حقیقت کار عوامان معلم حال نہ یہسی
اپپر عقل فکر تہین جانے مقامون لوڑ مقرّہ
غرض آنوان از عدم سیانن وڈّہ کلام نہ ذرّہ
ایہ کل اعضاء جے آدم تائین دتے رب تعالی
برائی عبادت راز عدم دا کار موقوف سمہالا
لہبر جُھد رست دے تائین وچ حاصل اس سعادت
دخل تمام تے اثر عظیمی با کرم کریم عبادت
خلاصہ اوقات مصروف تحصیل جو آمور ضروری
عبادہ علمی کولون عمل لوڑ کرین مسرورے

Marfat.com

طفل بازی وچ عمر نہ جاوے ہوش لوڑیندا آگئے
مت اختیار آخیر نکے آوے قلم ربانی وگے
آج کیتا کل کاری آوے نہ کیتا تان خالی
پہلکے چنگا اوہا جانی جو عملون کار سمہالی
اتی رونشا بہت نصیحت کیتس بیٹی تائین
فر چشمان تے بوسہ دیتس دلدے نال رضائین
وہ فر الوداع سبہ کولون ہوئی جان تیاری
اٹھ سو پینیٹھ سنہ۸۶۵ جو ہجری دتیس جان پیاری
ولی الدین جو بیٹا تسدا رہیا بزرگوار
وانگن عاشق جو مذکورہ کیتس جان نثار
نصیحت باپ دی محکم پکڑی اسنے نال یقین
دنیا ترک پراہان کیتس عالی صاحب دین
تازہ باغ دماغ دا ہویا نال عبادت گلی
دنیان وہم اندیشہ دوری واہ رحمت دی چھلے
لگا پند و نصیحت سنانون خاص عوامان تائیں
حضرت ولی الدین بہادر ہادی اہل صفائیں
حواس خمس تاثیر جسم دے دید شنید جو باقی
قالب ساتہ خمیر جو قالب اربع عناصر کافی
اس تہین دکھ ہر چیز علحدہ پالش قالب آئی
گرفتار اگے حواس جو خمسہ قاتل زہر ایہائی

Marfat.com

ککر انہان تہین مہر محبت حلیمی کار جو وڑیا
دور غصہ جیون آپ حیاتی کڈہ پراہان کھڑیا
ہر ہک تائین تار زلف دے ڈیتسے کری نہ اوہلا
حضرت ولی الدّین بہادر نور نورانی شعلا
عناصر اندر قالب ایہی تے قالب اندر ہستی
قالب قدرت حرکت دارد عاری خاک جان مستی
تسین قطرہ از دریا آراست جسم با حال جدائی
کیونجے خوشہ خرمن وانگن باطل ثبت نہ پائی
اراست کذب جی اختلاطی کار بے خبر خبر تمامی
چنگا آراست آمیز بہتان گذرن نیک انجامی
دنیا فانی کوچ ڈسیوے پر اندر بُعد تساڈے
مین خود بزرگ ہور آسافل کہندا مغذ فسادے
دعوا مہتر کہتر ناہین ایہ فرق تاثیر جسم دے
باطل ہے بنیاد تساڈی جانجان فخر بی غمدے
جانجان آپنان آپ نہ جانو کہتر اندر پہائی
تانتان باطل وہم تساڈا قید خلاص نہ آئی
جد فارغ تدہ ہوئی خلاصی نہ تان حال جنجالی
کیونجے حرص ہوا دے اندر آئی میل خیالی
تمام جہان با خواہش دلے دی خواہش دلے تہین پیدا
جیون موج آوے دریانوان باہر نالون نال ہویدا

Marfat.com

یا جیون آتش باد فزونی غلبیوں باد تجربہ
فوق نشیئڈ جدا نہ ہووے بُعد معیّن غلبہ

ای غافل منڈاں سخن اساڈے عمل تساڈا آوے
تاں کُل خلاصی قید حرص تھیں جلوہ نور سماوے

اتے رونشا رمز سلوکی صریحاً ولی الدین
دسیئے لوکاں تائیں جانو ہوئی صاف یقین

اکثر چلناں چلّن ہارے ایہ سبھ دنیاء فانی
کوس رحیل جو ولی الدین بجیا اے دل جانی

سنہ تاریخ جو نون سے (۹۰۰) ہجری ہوئی خاص تیاری
قالوا انا للہ و انا الیہ راجعون دیتس جان پیاری

ایہ دنیاں باغ خزاندے لیہے ہر کوئی چلیا جاندا
جو رہندا سبھ جاسی چلیا اوڑک طرف سماندا

ولی الدین دا بیٹا پچھے علاوالدین بلندی
تس اول عمر سپاہی پیشہ دل ہتھیاراں بندی

غزنی اندر حاکم جو سا ایہ نوکر اوسدے اگے
علاؤ الدین جو با ہتھیاراں حب دلے تے وگّے

جدہر حکم کرے تس حاکم جاوے کم سواری
حسب الحکم کہلوتا خدمت اوس حاکم درباری

سبھنا کم درست کریندا غزنی حاکم سندا
نمک حلال انجام پوہچاوے حاکم پیش پسندا

Marfat.com

تقدیر الٰہی مدۃ بعد وچ غزنی پیا فساد
حاکم غزنی اتے ہرات شور ملک بیداد
حاکم غزنی دو برادر آتش شور مچائی
آپس اندر جنگ لڑائی ڈاھڈے دُہم دھمائی
اِسی موجب علاؤ الدین نکلیا آہا جانے
سمیت قبیلے غزنی وچّوں عالی ہمت شانے
ٹُریا خاص تیاری کر کے ہندوستان ولایت
جد پوہتا اندر جا چنیوٹ عالیشان ہدایت
اس راہ ملتانون آنوڑیائین سکونت اوتھے کیتی
سمیت قبیلے لتھا اُوتھے خاص ولیدے نیتی
ظاہر ہووے گلّ دسّے اوتّے جو ایہ راز سُنانوان
مت کجھ فضل اسان تے ہووے اجر حضورون پانوان
شاہ عباس تان کُرسیان ست(۷) محمد کاظم توڑین
اندر نجف الشّرق تمامی رحلت واگ نہ موڑین
یعنے نجف الشّرف دے اندر جمعیّت شاہ علی دی
عبدالرحمٰن دے ہتھوں ہوئی موت اوس شاہ ولی دی
شہید ہویا سنہ چالی(۴۰) ہجری کوفے اندر جانی
فِر روضہ پاک جو نجف الشّرف اندر اے دلجانی
ابواسحاق تان پشتان پنج محمد حمید دی توڑین
گدزیان اندر شام ملک دے پکت حسابون لوڑین

Marfat.com

فِر قاسم شاہ تان ولی الدین کرسیان چھے پچھانو
غزنی اندر شک نہ ذرّہ گزریان دل تھیں مانو

جان علاؤالدین جو وچ چنیوٹ آیا آہا جانی
خاص سکونت پکڑی اوتھے موجان خوشیان مانی

ہک دینہ شہر تھین باہر آیا شبدیز اوتے سوار
چراغ پایہ شبدیز جو ہویا بہت تھیا لاچار

اوڑک پور زمین تے ڈھٹھا تے بچیا علاؤالدین
پر خوف ہلاکت گھوڑے داؤن پائی اہل یقین

مویا گھوڑا خوف مرگ دا دل اسدے وچ دھایا
فِر اوسب ویلے دیہ مسکینان کُل اسباب لوٹایا

آپون جنگل وچ پہاڑان گیا علاؤ الدین
کردا یاد خدا نون دم دم ہادی اہل یقین

پچھے گھر وچ بیٹا اوس دا جناب نہال الدّین
چودان وریان عمر انہاندی آہے سچ آمین

ایہ پہین ترک از دنیان کولون رہیا بہتا دور
اندر شغل جو اِلّا اللہ دے غرق ہویا مسرور

صاحب یمن باعین معیّن عالی جلوہ پائیا
روشن جن بدر دے وانگن نور و نور سوہایا

سبحان اللہ کیا عالی رتبہ جو یاد خدانون کردے
دریانواندیان موجان وانگن کدہین قدم نہ ہلدے

Marfat.com

ربّ تعالی دے نان کہندا دور ہو انہا پاسون
جھڑے یاد اللہ نون کردے تھہان قرب اگاسون
ہُن ویلا وقت وہایا سارا اوتون آئی رات
نوسو ہجری سنہ پنجاہ(۹۵۰) علاوٗ الدین وفات
نہال الدین جو بیٹا اسدا آہا عالی شان
کفن نوہالن گور جنازہ کیتا اس سامان
خانقاہ جناب علاوٗالدین وچ چنیوٹے ہوئی
زیارت گاہ او عالمیاں دی آوے سُن ہر کوئی
فر کتنے روز نہال الدین رہیا اوتھائین یار
پر اوڑک ڈیرا چائیس اُوٹھ پوھتا آء پوٹھوہار
اندر اونہاں دناں ، دے آہا شیخ کھکا اولیاء
وچہ شہر تخت پڑی رہنون والا عالیذات صفاء
حضرت نہال الدین صدق تھین آیا اسدے پاس
بیعت کارن بیعت ہویا کم ہوئے سب راس
انہاں پہین اوس شہرے اندر سکونت پکڑی چائے
نا۔لے کیتی شادی اتھوں، ولدے نال رضائے
ہور ترکہ دولت بہتی آہے پاس انہاندے جان
یعنے ترکہ باپ دا آہا تسی پچھان
اوس ترکہ موجب گذر کریندا اندر اُوتی جائے
نہال الدین کمال جو ہویا از بیعت فرحت پائے

Marfat.com

سخاوت اتے حلیمی بہتی بھکیاں دیوے نان
پیش موجود طعام کو بوہتے دیوے اُوسنو جان
آپون بھکہان رہندا اونوین دوجے رج کریندا
ہور مسجد وچ مسافر جڑی اتھہان خبر رکھیندا
ہور کپڑا لتّا بہتا دیوے بُجھو ننگیاں تائین
صاحب عین صفائی والا دلدے نال رضائین
با فضل الٰہی گھر اُسدے وچہ بیٹا پیدا ہویا
عالی نور تجربہ اوستی ہر گز کدی نہ رویا
راوی کرن روایت ظاہر اوس راتین ماہ رمضانی
شبہ پیا وچہ ویکھن لوکان چنّ نہ ڈٹھا جانی
(قاضی ھدایت اللہ رح) ہک قاضی صاحب اوس شہرے وچ اوہ بھی آہا اولیا
واصل باللہ عارف باللہ صاحب عین صفاء
کہیا بول زبانون ظاہر اوسنے لوکان تائین
عمل کرو مین آکھن اوتے ہونون دور بلائین
گھر نہال الدین قریشی جمیا جو فرزند
اوہ مادر زاد ولی ہے کامل سُنیو میری پند
جاؤ خبر لیاؤ چھیدی مادر اسدے پاسون
لڑکے پیتا دودھ یا ناہین جسدا قرب اگاسون
پچھیا لوکان مائی کہیا راتین پیندا رہیا
جان سُرگی ہوئی وہ نہ پیتس ہُن تک لوسھیا

Marfat.com

فر لوکان خبر پوہچائی قاضی دتا پہیت سنائی
رکہو روزہ ماہ رمضانی قاضی ایہ فرمائی
فر قاضی صاحب نام عبداللہ رکہیا اسدا جانو
جناب حاجی عبداللہ اہیا صاحب فیض پچھانون
جان سرت سمہالی پاک عبداللہ لگا پہڑن پچھان
ہر روز بسالی جا کر یہین سبق لیاوے جان
علم فقہ تے علم نظم دا دونوین پڑھدا آہا
ناغہ کدی نہ کردا ہر گز جاندا خواہ مخواہا
فر نال شتابی گھر نون آوے کم کُھساندا ناہین
اوہ کم تمام بیان کریسان ہتیون مین سمجھائین
وچھے کل لوکان اوس شہرے نت دیہاڑ چراوے
ایہا کار مشقت اوسدے نالے سبق پوکاوے
جو جو مالک وچھے والا ہر ہک گوگی دیندا
حضرت پاک عبداللہ تائین اینوین راوی کہندا

دربیان دیگر اوصاف جناب حاجی عبداللہ

غازی خان بدہال جو اکدینہ باہر شہرون آیا
نیت شکاری طرف اجاڑی تس وڈا تعجب پایا

Marfat.com

کیا دیکھے عبداللہ سُتّا کول جو ہک پلیار
موسم آہا تابستان تے سایہ کیتا مار
اُوس چھجلی اپنی سر عبداللہ آہے خوب کھنڈائی
سایہ سر عبداللہ اوتے کیتا اوسنے جائی
غازیخان تعجب ہویا تے اِچران اوہ سن مار
دیکھ کے اسنون اوہلے ہویا وڑیا وچ پلیار
پرت آیا فر غازیخان وچہ سخت تحیر حال
شاید عالی رتبہ اسدا واہ واہ نیک خصال
برنالی کل حقیقت پچھلی آہے تس معلوم
چنن جو ماہ رمضانی والی آہے تس مفہوم
ہن دُوجی وار اوصاف جو نظری اپنی اکھین ڈٹھا
خاص یقین تصور ہویا واہ واہ عالی چِٹھا
ایہ مادر زاد ولی عبداللہ کہندا غازیخان
اگے لوکان اہل صفائی جہڑی اہل بیان
سن کے لوک تعجب ہوئی عقلون فکر حیرانی
برحق عبداللہ اوتی ظاہر فضل الٰہی یزدانی
ایہ مادر زاد ولی ہے پکا اسوچہ شک نہ کوئی
آکہن لوک تمامی اسنون واہ واہ عزت ہوئی

Marfat.com

دربیان دیگر اوصاف جناب حاجی عبداللہ دیوان حضوری قدّس سرّہ

اکدینہ نو بنی بجھ مقدم خلق ہلیٹھی کیتی
ہل وہانون کاران گلّی صاف دلے دی نیتی

لینے لیترے نام تسندا ملک اندر پوٹھوہار
ہلیٹھے ہو کے ہل وہانون خلق انبوہ بسیار

جان روٹی آئی ہالیان کارن فقیر ہک ظاہر ہویا
صافی ضمیر فقیر اوہ آہا کرے سوال کھلویا

مقدم کہیا اوسدے تائین آء اوّل کھاتون نان
پچھے ہالی کھاسن سارے جھڑے ہل دہان

فر اوہ فقیر جو صاحب برکت بیٹھا کھان طعام
کھاندیان کھاندیان ہک نہ چھوڑئی روٹی اوس مقام

اجے فقیر اوہ نعرے مارے مین بُھکا بہت اُگایا
رجیا ناہین دیو روٹی اوچین آواز سنایا

اوہ سبہا لوک تعجب ہوئے تی ہوئی بہت حیرانی
پر روٹی ہور لیائے چھیتی اگے رکھے جانی

اِجھان کول عبداللہ صاحب وچھے آہا چرانداا
ایہ ویکھ تماشا طرف انہاندے قدم مبارک پاندا

مدت دتی لوکان تائین پاک عبداللہ نورے
پھڑ بسم اللہ روٹی ہکتی دیندا اوس حضورے

رجیا اوہ فقیر ویچارا جان اوہ روٹی کھائی
ہور نہ منگی ہر گز اُوس نے سُنیو مومن بھائی

ایپر پاک عبداللہ صاحب از باطن راز معلوے
کیتا اوس فقیر صاحب دا آگے ائی مفہوے

ایپر منزل وچ حقیقت اوہ آہا فقیر چنگیرا
جان ہتھ عبداللہ روٹی کھادی چوتھے منزل ڈیرا

فر چھڑیا اندر قدم انہاندے اوہ فقیر ویچارا
پاک عبداللہ صاحب اوسنوں دتا بہیت نیارا

یقین ہویا گُل لوکاں تائیں بسایہ کرامت ڈِٹھے
کامل اکمل ولی مکمّل واہ واہ اُسدے چٹے

مادر زاد ولی کُل آکھن جھڑے لوگ خبر دے
بے خبراں نوں حال نہ معلوم رہندے اندر پڑدے

فر اتھیں بعد نہال الدین اُوس شہروں ڈیرا چایا
چکڑالی وچ بدھالاں والی تنبو پکّا لایا

سنی قبائل اوتھے آیا عالی مرد حضوری
سکونت محکم پکڑی اوتھے جاء ہوئی منظوری

مسلمان اتے ہندو سارے جو اُوس جائی رہندے
سنج صباحین پیش عبداللہ حاضر مجلس بہندے

ادب قواعد بہت تنہاندا لوک کرینوں سارے
جو کچھ کہے عبداللہ تنہاں پانوں بہیت نیارے

Marfat.com

کئین وارین عبداللہ صاحب نس پراہان ویندا
کیونجے کثرۃ آدمیان تھین دور دوراہڈے بہندا
قبرستان اندر جا کے خوف دلے وچہ پاوے
ہر دم دم اللہ اللہ کردا ہور نہ کچھ آلاوے
کتنی وارین لوڑ لیاوے پاک نہال الدین
جناب حاجی عبداللہ تائین بجھو اہل یقین
تان پھن گھر وچہ ٹھہرے ناہین نس پراہان جاوے
جتھے گوشہ جاء ہکلّے ربّ دا اسم دھاوے
جتّنان عاشق رہے ہکہلا دُونی لذت پاوے
ات سبّون عاشق تائین غیر نہ دل وچ پہاوے

حضرت دیوان حضوری کا سفر حجّ

جناب حاجی عبداللہ صاحب کیتی جان تیاری
طرف کعبہ دے حج کرن نون دل تھیں ہوشیاری
ماوٗ پیوٗ دے جازۃ باجھون ٹُریا بزرگوار
نال رفاقت شاہ سرمست او عالی ہمت کار
شاہ سرمست سیّد شیرازی وڈّا عالی شان
موضع کیسوال جو روضہ اوسدا سمجھو راز بیان
جد پوہتا کول سمندر حضرت پاک عبداللہ جانی
ہویا سواء جحاز دے اوتے صاحب فیض رسانی

Marfat.com

ٹریا جہاز روانہ ہویا پر تھوڑا دور جان گیا
ہک اوپر کنارے بجھ بریتی چڑیا شور جو پیا
جاری ہووے ناہین ہرگز لائے بہتے زور
جہاز روانہ ہووے ناہین لوک ہوئے کمزور
اوڑک ناخدایان کہیا کوئی اس جہاز دے اوتے
شاید ما پیو زندے تسدے لاہوء بھاگ وگوتے
لاہون لگے جہاز دے اوتّون ہک ہک بندہ جانی
اِجّران پاک عبداللہ صاحب بولیا آپ زبانی
میرے ما پیو زندے پچھے تے مین ان پُوچھیا آیا
سن کے ناخدایان تسنون باہر تُرت کھڑایا
سُٹ گئے پاک عبداللہ تائین اونوین وچ بریتی
ملاحان تھیا کوئی وچہ جہانی ہوسی نہ بدنیتی
کیونجے جسدے پاس نہ ذرہ پلا اُسدا لاہندے
یا اونوین وچہ بریتی سٹ کے تخم جہالت راہندے
پھاویں کوئی مرے وبچارا پچھے ویکھن ناہین
ہک دمڑی کارن ضد کریندی سٹن اونوین راہین
حضرت پاک عبداللہ اوتھے رہیا ہک ہکہلا
نہ کو راہ عبادی ہر گز باجھون ذات جو اللہ
حضرت پاک جناب الٰہی جان فضلان تے آوے
اول دو کہ اندوہ پوہیا کے پچھے تخت بہاوے

Marfat.com

اتّے جا بہت روایت ایہی پرایہ سبہ تھیں اعلا
حضرت پاک عبداللہ اوتے سمجھو راز سوکھالا
اوس جا مکان تنگی دے اندر حضرت پاک عبداللہ
عرض کیتی درگاہ میراندی ہوئیس بخت سوالہ
یا غوث الاعظم مدّت تیری مین دل میں چاہان یاری
مہر کرو یا میر میران جیو وچہ اس سختی بھاری
ایہ زاری پاک عبداللہ والی ہوئی تُرت قبولان
وچہ دربار جو غوث الاعظم بجھو اے مقبولان
وقت نماشان پاس عبداللہ آیا پیر جو نامی
مدت کارن دیر نہ لائی صاحب فیض گرامی
از غیب طعام لذیذ جو ظاہر پیش میراں دے آیا
کھادا کچھ آپ کہادا کچھ باقی رہندا عبداللہ ہتھ پھڑایا
کھادا طعام جو پاک عبداللہ آندا شکر بجائی
پہین فر حضرت غوث الاعظم ایہ گل سی فرمائی
جج تیرا از باطن طرفون وچ درگاہ منظوری
پر جون ظاہر باقی حاجت ربّ کریسی پوری
مین نود تینون دسیان مدت اکھیں نُوٹ شتابی
جد ثیان اکھیں کھول تون اکھیں آکھیا پیر جنابی
جان اکھیں بٹ ڈٹھا مین ظاہر خشک زمین پر آیا
جتھے آنوندیاں اُونہان لوکان جہازون باہر کھڈایا

کیا ویکھان جو غوث الاعظم کدھرے نظر نہ آوے
اُوکھی منزل کہڈ کے اسانون خود تشریف لیجاوے
فر کتنے روز رہیا مین اُوتھے آئے جہازانوالے
دیکھ مینون اوہ بہت تحیر پچھن بہت نرالے
تُون کِت سبب اس خشکی اوتے آیا اے دل جانی
عبداللہ کہے میں پہیت نہ ظاہر رکھیا پہیت تہانی
ہور بعضے لوگ جو گوشے سیتی پچھن لگے مینون
آکھ ویکھان تون پردے سیتی کس آندا تینون
مین بہت خموش دلے وِچ ہویا اندر سخت سکوتی
پر رکھے اندر پردے محکم تار رموز ثبوتی
فر رَل مِل حاجیان نال معّین ٹُریا با اتفاقی
کیتا ونج کے حج بیت اللہ کُل دور ہوئی غمناکی
فارغ تہون وداع ہو کے حاجی گئے کداہین
اتے پاک عبداللہ طرف مدینے ٹُریا واہوا واہین
پہتا روضے پاک نبی دے تھوڑیان روزان
صاحب عین صفائی والا جیونکر ٹھانٹھ
الصلواۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کہے جناب عبداللہ
جان فدا کر پاک نبی تے سلام کرے ولی اللہ
کوئی چند دیہاڑے رخصت سچے پاک نبی تہی :ریا
بغداد دے طرف تیاری کیتس پوہچان فکر کہلویا

Marfat.com

واہ واہ خاص تیاری ہوئی طرفہ غوث جیلانی
ہر ہک قدمون دہ دہ قدم جاندا مرد حقّانی
دس دس قدمون دس دس کوہان ٹُردا زمین لپیٹی
منزل دا ایہ قدم اندازہ وچ جذب سلوک سمیٹی
دس دس میل تے دس دس اوتے تس مار زمینوں کھڑیا
اچّن چیت جو نال شتابی بغداد اندر جا وڑیا
ایہ باطن وہ باطن اگون باطن راز جو ملیا
اوہ نور مصفّا طرف صافی دے وانگ سیماب دے رَلیا
کلید لاہوتی غوث جیلانی دل اوینون پائی
ہک پَلّ جدا نہ ہووے ہر گز رہندا حاضر جائی
جاروب کشی تے دیوار روشن ہر دینہ راتی کردا
اوتے روضہ غوث الاعظم صفت مداحین پھڑدا
ہور رنگون رنگ طعام موجودی حاجت وڈّہ نہ کھاندا
تس ہر دینہ راتین خدمت روضہ کر کر مَن پرچاندا
وانگ شکار دے نظری اندر نظر نہ ذرّا چُراوے
توڑی حاجت باہر شہرون اونوین فکر ٹکاوے
کیونجے جلوہ لہر تجمل تس پہلین نظرے ڈٹھا
حضرت پاک جو غوث اعظم دا شہد شکر تہین مٹھا
اوہ جلوہ حسن جو صورت کامل جھلمل جھلمل کردی
چار چوفیر جو پاک عبداللہ گل لا لا کے ملدی

نالے پاک مدینے طرفون مدت نبی دے ہوندی
دل خوش حال جیون پھُل گلابی تازہ رحمت پوندی
قاف تا قاف تجربہ اونہان عبداللہ طرف سمانون
ایہ ہر دینہ محو تجربے سیتی ہووے مَن پرچانون
گھائل پَل وچ بجھہ کلیجا ماری تار زلف دے
جو خاص تجربہ حال سیاہی نہ چانن نہ وزدے
لوکان حال جو زردے اومنے پایا فکر تجربہ
اتے خاصان حال سیاہی سیتی زر دے حال جو سلبا
چل الٰہی بخش فقیرا مقصد کھول ضروری
کیوں دیر کیتی وچ صفت عبداللہ جو ہے مرد حضوری
جان کدے موسم حج دا آوے جاندا نال شتابی
حضرت پاک عبداللہ صاحب جیون دریا مرغابی
حج کرے اوہ نال شتابی فِر مُڑ پیچھے آوے
اسی رونشا باران(۱۲) حج کیتے فرحت پاوے
باران ورہان زہد عبادت حد معیّن ہوئی
حضرت پاک عبداللہ اوتے باقی سب ہر کوئی
بعضیان عمر جو سی ورہاندی زہد ریاضت کیتا
جان ویکھن تان وچہ عَراقی فکر لاہوت نہ لیتا
راکوادہ گلیانے والا حدّہ معیّن کردا
شجرے وچہ دیوان حضوری لکھ کے ظاہر دہردا

Marfat.com

خبر نہیں ایہ کیا اوس کیتا کُلّ سے حدّ معیّن
عوام الناس جو نال عبداللہ کردا حال مُزیّن
شاید مت اوہ سچّا ہوسی میرا فکر دروغی
مین آپنے آپ دی خبر جو دیندا تجلّا نہ افروغی
ایہ حد معیّن نال نصیبے جو وڈّے نصیبے والا
ہر ہک اوتے حدّہ نہ باقی ہوندا بہت نرالا
اتفاق جو خاص روایت ظاہر مین جو لکھہ ویکھانوان
اکتالیہ(۴۱) ورہان حدّہ معیّن دل تیرے تی لانوان
جان اوہ فضل کتدہ مالک فضلون فضل کریندا
چاہے نیم جو ساعت اندر درجہ غوث بنیندا
آکھ جھمکن دی ٹہلؔ نہ ہووے چاہے درجہ دیوے
جی چاہے تان تخت شاہی دیون پل وچ ہِک سٹیوے
حضرت پاک عبداللہ اتے گذرے سال جان باران(۱۲)
الہام از غیبی تربت وچّون ہویا آن آشکاران
اے عبداللہ ریاضت تیری وچہ درگاہ منظوری
ہوئی لکھت ازل دی تختی تون دیوان حضوری
تبرک تینون میری طرفون ایہ کجھ ہویا جانی
ہِک مصلّہ دوجا عاصا لے وَنج فیض رسانی
پوٹھوہار ملک دے اندر شہر بسیندا جو نام ایہائی
ڈیرا تیرا اوس وچ ہوسی پکڑ سکونت جائی

Marfat.com

ہور کر تحقیق زبانوں کہنان اولاد آپنی دے تائین
جو اس مصلّے گرس بکری بھی آکھ سنائین

تمباکون نوشی اجتناب کرنا دِلون تاکیدے
جے ہٹسی ناہین مرض برص دی ہووے تس بیدیدے

یعنے پل وچ کولوہڑا ہوسی یا نال معطل تھیسی
اس وچہ شک ناہین کُجہ ذرہ کیتا آپنان لیسی

یا کُتّا ہلکا اوسدے تائین مارے سَٹ دیوانہ
فر اوڑک ویلے پچھوتاسی حال ہوسی پریشانہ

ہور غیبت ہانت کوڑ زناہون بولن مُول نہ آیا
جو جو اوس مصلّی بھی لیوے جان بچایا

نالے بہتا یاد خدا نون کرنا دلون زبانون
فضل خدا دا بہتا نال رحمت ہوگ تسانون

وچہ حین حیاتی غوث الاعظم کیتا ایہ فرمان
خلیفے آپنے تائین ظاہر دسدا ایہ بیان

جو سنہ فلانے سال دے اندر ہک ہوسی مرد حقانی
از ہند ولائیت اتھے ایسی عبداللہ نام پہچانی

او خدمت روضہ میرے سندے باران (۱۲) سال جو کرسی
خاص دلیل حضور دلے دے نال تیقّن دھرسی

فلان مصلّا شُترے جہڑا ہور دوجا عاصا نالے
دینا اوسنون نالے تاکید کر فکرون فکر سمہالے

Marfat.com

ایہو وصیت پشت با پشتی آئے مُنڈھ قدیمی
خلیفہ جو جو مسند اوتے تسدے ہوش فہیمی

جس ویلے حکم جو روضے وچوں ہویا پاک عبداللہ
پیش خلیفے ظاہر کیتس سوال کرے ولی اللہ

دیوء تبرک سانوں جھڑا غوثِ اعظم فرمایا
بول زبانوں کہے خلیفہ کرے بیان ہولایا

اوہ تبرک امانت جہڑی اتھوں واہ ڈوراہڈے
جانویں لینویں نال شتابی ایہ نصیحت آساڈے

شاہ محمد بندگی بُخاریؒ وچ دہلی شہر سوحایا
صاحب عین صفائی والا اوس رتبہ عالی پایا

تبرک اوسدے پاس اہائی پوہتا اے دلجانی
جانویں پانویں دیر نہوسی سُن توں مرد ایمانی

اوہ تبرک خاطر تیری پوہتا اُوس ولایت
خوشی ہوئی عبداللہ صاحب عالیشان ہدایت

فر حسب الحکم جناب عبداللہ بغداد شریفوں ٹُریا
اس نوں کرن روایت راوی وچ پک روایت سُنیا

مصلا عاصا دوہاں کارن دھلی طرف تیاری
رکھیئس قدم جو منزل والا دور ہوئی دشواری

ہک قدموں دو قدم زیادہ منزل حال اجالا
فردہ مقابل دہ دہ(۱۰) زائد منزل قدم سمہالا

Marfat.com

ہولیں ہولیں چڑھے اوترے صاحب عین صفائی
اندر قدم جو منزل والی پاک عبداللہ سائی
ہن آ فرسنگ اندازہ کیتس ہولیں ہولیں آوے
ہک ہک میل جو سہ فرسنگا پینڈا لنگھندا جاوے
اچن چیت جو وچ تھلاندے پوھتا نال چلاکی
عیشان موجان خوشیان سیتی دور ہوئی غمناکی
فر قبر سَسّی دے اوتے آیا جناب حاجی عبداللہ
کہندا جیوں عاشق صادق دیہ دیدار انمُلّہ
فورا قبر شگاف سَسّی دی ہوئی جلدی نال
اصل شکیلہ جیونکر اوسدے صورت حق سمہال
کہندی اے عبداللہ بُتّون شُتر سوار ہو گیا
فرمایو جو ارشاد معیّن بہت مفاصل پیا
اونوین فیر قبر وچہ داخل نال شتابی ہوئی
آکھ سلام عبداللہ صاحب رخصت ہو گیوی
پر راوی کہندا قبر سَسّی دی ہوئی بند ثبوتے
جیونکر اول آخر اونوین حال اندر مضبوتے
مشہور حکایت جان عبداللہ مجلس اندر بہندا
عاشق صادق دائم زندی سَسّی لوکان کہندا
ہر گز ناہین مردا کدہین دل زندہ طرف خداء
ثبت ثبوت ہمیشان جانی تان جو بخش بقاء

دو قدم زیادہ دہ دہ(۱۰) غائب جناب حاجی عبداللہ
پوہتا شہر دہلی دے اندر ڈوڈ ہادی ولی اللہ
ڈٹھین شاہ محمد صاحب آن سلام بولاندا
علیک السلام جو کہیس اگون آپنے کول بٹھاندا
پچھیس حال احوال جو سارا پاک عبداللہ پاسون
دیندا کڈھ مصلّہ عاصا جسدا قرب آگاسون
اپر پاک عبداللہ صاحب بیعت کیتی نہ ہویاء
جان ویکھیس شاہ محمد صاحب رکھّ یقین کھلویا
یعنے بیعت شاہ محمد بندگی بخاری کیتا جلدی نال
حضرت پاک عبداللہ تائین مومن جانے سال
کیونجے باجھون مرشد کسے پکّ ارشاد نہ ہوسی
ہکجا وچہ قرار معیّن باقی شور نہ پوسی
جان مرشد ہویا صورت ہوئی وچ صورت حال تصور
پکڑ تصور تھے نہ ضائع کر حال با حال تصور
جدون تصور دتّا جلوہ پاک عبداللہ تائین
لنگھ گیا کل پار سلوکون پایان موج ہوائین
اوہ اصلی پار سلوکون اگے پر حکم قرآن ورودے
واتبغوا الیہ الوسیلۃ جانی فرمایا پاک معبودے
ہور دوجی جاء وچہ قرآنے بیعت شک نہ آیا
یداللہ فوق ایدیہم ربّ صاحب فرمایا

Marfat.com

یا محمد ﷺ ہتھ قدرت دا ہتھ تیرے تے آیا
جاں توں بیعت کرین مقرّہ باطن ہتھ سمایا
ہن توڑین اوہ بیعت محکم درج بدرجے آئی
تاثیر ہدایت ربّ دے پارون دیوے ٹرت لنگھائی
جیکو منکر بیعت کولوں تس کیا دل وچ آئی
شاید باہر نہیں دے شرعون دے قرآن گواہی
اِت سبھوں پاک عبداللہ مرشد ہتھ بڑھایا
پر باطن اندر مرشد تسدا غوث الاعظم آیا
اپر مرشد ظاہر کولوں کم جو تیری ثبوتی
امر معروف تے ہور تصور نظر جو پکّ مضبوطی
باطن صرف الہام کریندا پر کہیں نظر نہ آوے
ویکھن باہجوں کامل طالب جِت وَل چاہے جاوے
ہور دَبقہ مرشد ظاہر والا باطن طرفوں ناہیں
توڑی باطن دَبقہ دیوے چھوڑے عمل اٹھائین
حضرت پاک دیوان حضوری جناب حاجی عبداللہ
تکیہ ظاہر مرشد اوتے لایا ولی اللہ

Marfat.com

مرشد نامہ

مرشد پاک عبداللہ سندا شاہ محمد جانی
بندگی بُخاری لقب اُنہاں دا صاحب فیض رسانی

شیخ محمود جو مرشد ایہ شاہ محمد سندا
کامل اکمل ولی مکمل ہر ہک فیض دہندا

وہؔ اُسدا مرشد شیخ عبداللہ صاحب جلوہ عالی
اتے شیخ عبداللہ عبدالواحد پایا فیض کمالی

عبدالواحد پایا رتبہ از شیخ محمد قاسم
یہیں عبدالباسط مرشد تسدا عین العلم دا عالم

عبدالباسط عالی رتبہ پایا فیض تاکید
شیخ شہاب الدین دے پاسوں جسدا قدر مجید

شیخ شہاب دا مرشد جانی شیخ جو بدرالدین
اتے بدر الدین دا مرشد ایہ حضرت شمس الدین

شیخ شمس دا مرشد ظاہر حضرت شرف الدین
جیونکر بدر ہلال تجلا روشن حق یقین

شیخ شرف دا مرشد ہویا شہاب الدین جو ثانی
اتے اسدا شیخ عمادالدین عالی ہمت جانی

شیخ عماد دا مرشد بنیا حضرت عبدالرزاق
ایہ خود بیعت غوث جیلانی ہویا با اتفاق

Marfat.com

غوث جیلانی ابوسعیدوں پائی رمز حقانی

ابو سعید شیخ ابوالحسن تھیں ہویا لامکانی

فر ابو الحسن شیخ ابوالفرح ہویا تسدا والی

ابوالفرح شیخ ابوالفضل مرشد خاص سمہالی

ابوالفضل شیخ عبدالعزیز مرشد جان عزیزا

عبدالعزیز از شیخ جنیدوں پایا فقر تمیزا

شیخ جنید ابوبکر جو شبلی ہویا مرشد نامی

پھین تسدا شیخ معروف جو کرخی صاحب فیض الغامی

شیخ معروف داؤد طائی تھیں پایا جان خزانان

شیخ داؤد حبیب عجمی تھیں پایا فیض پچھانان

حبیب عجمی از حسن بصری تھیں عالی ہمت پائی

حسن بصری تے شاہ علی نے رحمت بوند وسائی

شاہ علی تے بدل رحمت نبیؐ رسول وسایا

نام محمد ﷺ ختم رسولاں شان لولاکی پایا

پاک نبیؐ از رب تعالی پایا قرب حضوری

چوہداں(۱۴) طبقاں اندر روشن پاک محمد ﷺ نوری

جیکر پاک محمد ﷺ صاحب ہوندا ناہیں جانی

تاں چوداں(۱۴) طبقاں ہر شے نالے رہندا پہیت نہانی

Marfat.com

جناب حاجی عبداللہ کی وطن واپسی

جان شاہ محمد مرشد کولوں ٹُریا پاک عبداللہ
ٹُرن دے ویلے شاہ محمد مُودہ کہے ولی اللہ
طرفون شاہ محی الدین باران(۱۲) اسم ایہائی
عالی شان تے لقب جو تیرا دیئوان مُدہ سنائی
حاجی الحرمین الشریفین تون حاجی عبداللہ
سلطان الموحدین دُوجا اسم تون حاجی عبداللہ
برہان العاشقین تریجا اسم تون حاجی عبداللہ
حجۃ المشائخین چوتھا اسم تون حاجی عبداللہ
غوث المغثین پنجوان اسم تون حاجی عبداللہ
قطب الاقالیم چھیوان اسم تون حاجی عبداللہ
امام النجباء ستوان اسم نون حاجی عبداللہ
مہدی الاولیاء اٹھوان اسم تون حاجی عبداللہ
مفتی الفقراء نوان اسم تون حاجی عبداللہ
مقتداء البدلاء دہوان اسم تون حاجی عبداللہ
ہادی المتحیرین یاروان اسم تون حاجی عبداللہ
حضرت دیوان حضوری باران اسم تون حاجی عبداللہ
ایہ باران اسم جو شاہ محمد مژدہ آکھ سُنایا
حضرت. پاک عبداللہ تائین ہُجو جین من بھایا

Marfat.com

ہُن رخصت خاص تیاری ہوئی حضرت پاک عبداللہ
مصلا عاصا لے تبرّک سلام کہے ولی اللہ
وعلیکم سلام جو شاہ محمد دے جواب قرارے
خوشدل سیتی رخصت کیتس بجھو اے دلدارے
آ ہُن چا مل حبّ وطن دے پاک دیوان حضوری
ٹُریا منزل قدم کریندا سالم چہرہ نوری
ہک تہین زائد دہ از دہ(۱۰) قدم ہولین ہولین آوے
ہر دہ(۱۰) زائد میل اندازہ ساعت ڈِھل نہ لاوے
تپیا جوش رحم دیاں نظران پاک دیوان حضوری
وانگ پتنگ شمع دے اوتے آیا پینڈا دوری
آپوہتا پوٹھوہار دے اندر کوئی واقف اگون ملیا
خبر پہنچی ما باپ دی اوسنہین، دے جواب او اڑیا
باپ تیرا جو بزرگوار محمد نہال الدین
دہ سو ہجری سنہ جو پنجویہ(۱۰۲۵) رحلت تس یقین
ہور مائی تیری زندی ایہی اپر گریہ زاری
فراق تیرے تہین نور اکھین دا نظر گئی تس ساری
ایہ گل سُن کے پاک عبداللہ دعا شتابی کیتی
اندر حق جو باپ آپنے دی حبّ دلے دے نیتی
فر نال شتابی وچہ چکوالی آیا پاک عبداللہ
ٹھہا اوتے قدم ماکو دے پیار دیوے ولی اللہ

Marfat.com

پچھیا مائی کون توں کیا کچھ نام ہے تیرا
اگوں حضرت کہے عبداللہ نام عبداللہ میرا

سُن کے نام عبداللہ والا مائی سینہ لایا
ہور کتنے بوسے سر چشمان تے دیتس سوز ہٹایا

پر اتھے رمز اوکھیرے جانی سمجھ نہ جانے کوئی
جان بحق تسلیم ماؤ دی اوسّی ویلے ہوئی

ملنے ساتھ جو روح تسندا قابض ہویا جانو
اس دار فناء تھیں طرف بقا دی رخصت ہوئے سیانو

کیونجے پیش تنور غمیدا جوش اندر بھڑ کاری
مارے شعلے سوز فراقے اندر ہر واری

جان ملیاء بیٹا وانگ برف، دے سرد ہویا جیئو پانی
وِسمی آتش درد سوزاندے نالے عمروھانی

ربا کدے نہ دئین وچھوڑا ما پیو تے فرزندان
ایہ سخت فراقی تیر جو قہر وتر دئیین نہ دلبندان

دلبند پیارے دل دے ٹکڑے جیکر ہون جدائی
ماؤ پئیو دا جگر کلیجا کڈھ کھڑیندے پھائی

فرزند کسے دا غائب ہووے یا تے موت لیجاوے
ہکو جھاء غم دوہاندا آتش وانگن آوے

دیکھ اسدی تمثیل پچھیتری سر جہنان دے ورتی
اِسّی باب وچھوڑے والی داخل اندر دہرتی

فر کفن تیاری گور جنازہ کیتا کل سامان
آپنے مائی پاک عبداللّٰہ بجھو یار بیان

وۃ نال شتابی پاک عبداللّٰہ وڑیا آء بشندور
موجب حکم جو غوث جیلانی اوتھ آیا فی الفور

مصلّہ خاص تبرک جہڑا کیتس جان کشادہ
کر کے وضو یاد خُدا نون لگا کرن آمادہ

آمادہ نام ہکہلا جانے ہکہلا مفرد پانداء
ذات الٰہی مفرد ایہی جو مفرد سو جاندا

سولان(۱۶) ورہان پچھے آیا پاک دیوان حضوری
ملک اندر پوٹھوہار سفر تہین آس ہوئی گل پُوری

کرامات حضرت دیوانِ حضوری قدس سرّہ

جان پاک عبداللّٰہ مدّت پچھے آیا وچ وطن دے
پر وطن پیارا وانگ گلستان کھڑیا وانگ چمن دے

جیونکر پہُور گُلّان پر راضی یا جیون بلبل جانی
تینویں پاک دیوان حضوری راضی وطن پچھانی

ویکھ عجب تماشا بنیا قدرت کھیل ربّانی
لیکن ظاہر پاک عبداللہ ہوندا سر پہچانی

بشندور شہرے دے لوک بدھال خاص سکونت داری
سلطان اکبر قلیجان گکھڑ دے نال ہمراہ ہمواری

Marfat.com

نصیب خان جو ناوان ظاہر فتح خان جو دوجا آہا
ایہ ہم کاب سلطان اکبر دے ٹردے بچے راہا
تقدیر الٰہی ملک کابل وچ ہویا شور لڑائی
سلطان اکبر جو نال افغانان دتا شور مچائی
نصیب خان دے پچھلے جھڑے تنگی بہتی پائی
آکہن کینویں خبر اونہاندی اسانون پہنچی آئی
اوڑک لکھیا کاغذ انہان طرف اُنہاندے جانی
پر کھڑنے والا کوئی نہ دستی ہوئی بہت حیرانی
کرکے فکر تمیز اونہان نے سدّیا پاک عبداللہ
پر خبر نہ اونہان شان انہاندا کیونکر ہے ولی اللہ
مسافر کر کے جانتا اونہان پاک عبداللہ تائین
ٹورن لگّے طرف کابل دے جھیتی خبر لیائین
اوڑک رقعہ دتا تنہان نال سپرد تاکیدے
نصیب خانی دے ہتھ وچ دینان کہن بدہال بیدیدے
ہور جو خبر اونہاندی جھڑی رقعہ پرت لیانوین
جو کچھ لکھت اونہاندے ہوسی آسانون ہتھ پھڑانوین
لے خط پاک عبداللہ صاحب ہولین ہولین ٹریا
منّیس حکم جو سر چشمان تے قدم نہ پچھے مڑیا
جان نظر پوشید بدحالان کون ہویا پاک عبداللہ
کیا دیکھے ہن کوئی نہ نیڑے جوش پیا ولی اللہ

Marfat.com

ذاتی اسم جناب الٰہی رکھیس پیش مقابل
الف اسم دا اسجائی تے لام دوہتّا ونج کابل

بجلی وانگن نال لامے دی ہکساعت وچ پوہتا
دئیس خط نصیب خانی نون حاضر ونج کھلوتا

جان پہڑیا خط حیرانی اندر ہوئی سرگردانی
تاریخ دہیاڑا کرن تمیزان کیا ایہ پہیت نہانی

اوڑک اونہان لکھ جواب دتا پاک عبداللہ
اوہا فیر تاریخ معیّن تُریا لے ولی اللہ

جان اوہلے نظر انہان تہین ہویا ذاتی ھِ پہنوائی
نال ھِیدے بجلی وانگن اوتے الف پوہچائی

ایہ نال قدم دے زمین لپیٹین باجھ کھنبان اوڈہ جاندے
جنہان رتبہ غوثی ملیا ساعت ڈہلّ نہ لاندے

تحت ثرائی ذکر انہاندا الفون الف پوکارن
ذاتی لام ھو باقی اسمون وچ لامکان موکانون

باقی ھو اسم معلّق طرف نزول اوۃ جائی
جتھون الف اوٹھایا اول اوتھے آن مکائی

ایہ ساعت اندر چوہدین طبقین فکرون سیل کریندی
جے چاہن تان نال وجودے اِدّہر اُدّہر دیندی

شک نہ کرنا ربّ تہین ڈرنا مت کوئی شک لیاوے
شک آلے ھو کافر تھیوے مفت ایمان لٹاوے

Marfat.com

کیونجے رب فرمایا ظاہر قدسی ایہ فرمان
الانسان سرّی وانا سرّہ وچ غوثان حق بیان
حضرت پاک دیوان حضوری ذرّہ دیر نہ لائی
ذاتی اسم جوھر مدوّر اوتے الف موکائی
نال ھیدے جیونکر اول گیا لام اوٹھائی
تینوین پرت پچھاہان مڑیا بجھو جین من بھائی
جو سرّی ہووے پکڑے سرّان سرّون سرّ ہو جاوے
سرّ ہویا جان باقی، اگتّے ذرّہ فرق نہ لاوے
حضرت پاک دیوان حضوری آ بیٹھا آپنے جائی
تے کاغذ ہرگز دِتا ناہین رکھیس پہیت چھپائی
فردوئے دیہاڑے کیا اوہ ویکھن آیا نظر انہاندے
آکھن کیون نہ گیا شُھا کہہ حقیقت واندے
تنگ ہوئی عبداللہ اوتے باہر حدّہ اندازی
تبسّم کر کے کاغذ کڈھیا پاک دیوان شہباز کا
دیندا اندر ہتھ اونہاندے پھڑدے پھول شتابی
سخت حیران پلے وچ ہوئے لازم تے بیتابی
ڈھٹھے اندر قدم عبداللہ توبہ توبہ پوکارن
بخشش کارن عرضان کردے پھیل گئے سبہ کارن
جان منّت زاری بر حدّہ پوہتی بخشیا پاک عبداللہ
جاؤ رب دا فضل تسان تے سخن کہے ولی اللہ

Marfat.com

ایہ دعاء بدہالان حق بدعا ہو پیئی
ہن توڑین اوہ مفلس عاجز، مُلکین خبر جو گئی

اوّل اوّلین ایہ کرامت استہین ظاہر ہوئی
پائیان خبران لوک جہانے ڈریا آہا سبہ کوئی

خلق خدا دی آئی بہتی پیش حاجی عبداللّٰہ
آون نظر تکانون ظاہر مقصد دے ولی اللّٰہ

بیعت خاص توجہ ظاہر لگا کرن حضوری
جیکو آوے ہتھ پھڑاوے لے مرادان پوری

☆☆☆

ہک طالب شخص جو اس حضرت دا یعنی خاص مرید
ہن ایہ حقیقت سو مقرّہ دل تے جان تاکید

اوس جو آپنے عاصا اندر پایان سچ دیناران
دل وچ کہے دسوند مین حضرت پیش دیوان گذاران

جے ایہ نال سلامت پوچھن تان کڈھ کے اول حق
دیسان پیش دیوان حضوری نام جناب بیشک

ٹریا اوہ کشمیر دے وچون نال تاکید ضروری
فر راہ وچ نیت فساد دلیلون بنیا بے مقدوری

مین اتنان قدر زیان نہ کرسان دو روپے دیسان
باقی مہران پلّے آپنے محکم ضبط رکھیسان

Marfat.com

شیطان خبیث جو دل اوسدے وچ پایا خلل ہزاران
وسواس درونی داخل سینے بے حدّہ بیشماران
جان ٹُردا ٹُردا لب دریا تے آیا کشتی چڑھیاء
اچّن چیت جو عاصا ہتھون وچ دریا دے چھڑیا
فر گریہ زاری بہتی کیتس عاصا ہتھ نہ آیا
اوہ عاصا پاک جناب الٰہی وچ دریا کھپایا
اِچران پار اوتارا ہویا خالی چلیا آئیا
پیش دیوان حضوری آ کے ادب بجاء لے آیاء
چُمدا قدم دیوان صاحب دل تہین بہت اوداسی
پُچھدا پاک دیوان حضوری کیون تون دل دسواسی
اوس راز تمام حقیقت جہڑی گذری آکھ سنائی
فر سن کے گل دیوان حضوری تبسّم کر فرمائی
جو کجھ اول نذر فقیر دی تُدہ معین کیتی
جے اوہ اونوین کرین ادائی کرسان کہے دل نیتی
مڑ حضرت فرمایا اوس نون دیر نہ کر تون ذرہ
ونج فلانے چشمے اوتے مقصد پائین مقرّہ
فضل خدا دا ہوسی تُدہ پر مدّۃ پیر جنابی
لبہسی عاصا تیرے تائین ہوسی دور بیتابی
طالب اوٹھ شتابی سیتی چشمے تے ونج پوھتا
ویکھن لگا پانی اندر عاجز منّہ کھلوتا

Marfat.com

کیا ویکھے سر پانی اندر عاصا ظاہر ہویا
لے کے عاصا طرف حضرت دی پل وچہ آن کھلویا
اوہ نذر معیّن کڈہ شتابی ہتھ حضرت دے دیندا
باقی ہور جو کار کر ضروری آپنے خرچ کریندا
واہ واہ پاک دیوان حضوری آس کریندا پوری
ذرہ دیر نہ لاوے ہر گز وچ درگاہ منظوری
نال نظر دے چھیک لیا عاصا اوسدا جانی
صاحب عین صفائی والا وحدت موجان مانی
ذاتی نقشہ اسم الٰہی تس نظرے پیش ٹکایا
جوش اسم دا لگا پچھے عاصا جلدی آیا
عاصا وانگ نشانی کیتس تے اسم الٰہی گولی
دبقہ مار نظر دا پچھون ترت لے آیا آ گولی
ہُن توڑین اوہ چشمہ قایم جس تھین عاصا ظاہر
حمران مُلک جہانے اندر ہر کو ہویا ماھر
جان امساک باران دی ہوندی لوک اس گرد کدورت
کڈھدے پانی جاری ہوندا قائم اوسدے صورت
صورت معنی کیا کجھ ایہن عاصی کھول سناوے
بدّل بارش بہتا ہوندا ذرہ دیر نہ لاوے
ایہ کیا حکمت بدّل ہوندا اوس چشمے دی صافی
بندّ بخار اسم دا اوتھے ہن تک آوے کافی

Marfat.com

بَخاری معنی کیا کچھ ایہو مقصد آکھان سارا
بخار تاثیر جو لاگ اسم دے ہتھو اے جگ سارا
تاثیر دے معنی کیا کچھ ایہو ظاہر کرین نہ اوہلا
تاثیر معجون اکسیر نون کہندے فضلون فضل جو مولا
فضل خدا دا بے حدّہ جانان، کچھ اسان شمار نہ اوے
پر جو کچھ عاصی سمجھا اندر آیا آکھ سناوے
جیکر بارش ہووے ناہین اوس چشمے دی صافی
تان جانو غیر کسیدا ہتھ لگا اوسنون لافی
غیر دے معنی کیا کچھ ایہو چھیتی آکھ سُناء
بے نماز تے چغلی غیبت کذب لافی دراء
کیونجے رب تعالیٰ کہیا وُچ قرآن مجیدے
و اقیموا الصلوۃ سچ پیارے ایہ آیت با تاکیدے
ہتھ لگے جتھے بے نمازی نسّدا یُمن پریرے
جاگو اے بدکار غافل کچھ کریو فکر سویرے
جیکو جاوے اوس چشمے تے سو نصیحت میری
تان صاف مصفّا ہو کر جانوین خیر ہووے سبہ تیری
اوہ آب زلال معجون روحانی یا ہے تاب ایمانی
بے قدراتون سمجھ نہ آوے آکہن پانی پانی
سو جُہال مین ظاہر کر کے تینون بہیت ویکھالان
غفلت والا پَردا تیرا باہر کڈھ سمہالان

Marfat.com

نظر جو نال دیوان حضوری لاگ اسم دی آئی
ہتھیں ہتھیں وچ زمین تھی اوتھوں ظاہر پائی

اے غافل کچھ کریں نہ چھیڑ آساڈے نال مزاخان
جے چھیڑ کرو اس راز دے اندر تان مین بدتر آکہان

بدتر کہڑا دَس فقیرا کر توں پہیت آشکارا
جس ربّ رسول تیقّن ناہیں، سُن توں اے دِل دَارا

تیقّن دی ہُن دَس حقیقت، کس نوں کہن تیقّن
قربان جو ربّ رسول دے اوتے ہووے جان تیقّن

نالے ہور کرامت ولیاں حقّ سچ جانے ظاہر
سنت جماعت ٹولے کولوں مول نہ ہووین باہر

جو باہر خواہ اُوڈدا جاوے مُول یقین نہ لاؤ
جتھے ویکھو پکڑو سَرُوڑی ہیٹھو ہیٹھ دباؤ

حضرت پاک دیوان حضوری جناب حاجی عبداللہ
وچ سلک طریقت محو طریقت جناب عالی ولی اللہ

سلک طریقت کیا کچھ معنے ظاہر کر دکہانوان
وچ اصل شریعت محو جو ہونان دل تیریتے لانوان

وچہ محو شریعت محو طریقت ہستی کرنی دوری
رکھنان قدم جو نیستی اندر پانوین چہرا نوری

☆☆☆

Marfat.com

ہک خاص مریدا اس بحر لاہوتی یعنے پاک عبداللہ
صاحب خاص یقینے والا مدت تس ولی اللہ
موضع کھاریان نال کنارے پھاتا وچہ اجاڑی
یعنے ایہ مرید حضرت دا بجھو خلقت ساری
ہک شیر خونخواری سخت مریلا پیش مقابل آیا
رکھیا ڈب اوس پشت آپنے تے نالے منہ کھنڈائیا
اِچران کوک اوس ماری ڈاہڈی کر کے عجز نیازے
طرف جناب دیوان حضوری پوچھ مینوں شہبازے
ہن مدد ویلا وقت کویلا کر جو کجھ مدد یاری
مہر تُساڈی خیر اساڈی، کیتس گریہ زاری
فِر اُوسّی وقت امداد جو اُوس نون کیتی پاک عبداللہ
از راز کشف تہین سمجھ حقیقت نظر پئی ولی اللہ
بیٹھا وضو کردا آہا پاکؒ دیوان حضوری
صاحب عین تجمل والا کامل اکمل نوری
اوپر دیوار دے کوزہ ماریس نعرہ کر کے غضبی
حال جلالت سرخی چہرا حدّ و حدّ بیحدبی
کوزہ ٹوٹے ٹوٹے ہویا تینوین شیر خونخواری
ٹوٹے ہویا وچہ اوجاڑی بجھو اے دلداری
خادم صحی سلامت رہیا تے مویا شیر مریلا
واہ واہ پاک دیوان حضوری وچ آوے کم کویلا
اوس خادم حال احوال جو آپنان پیش دیوان حضوری
گذریا جو کچھ آکھ سنائیس نال تاکید ضروری
☆☆☆

Marfat.com

ہکوارین پاک دیوان حضوری مفتیان اندر گیا
مشغول نماز جو وچ مستی ایویں راوی کہیا
اونویں شغلوں زیر زمیندے تھوڑ قدر جو ہویا
پر مثبت ثبوت لوکاندے نظرے وچ نماز کہلوایا
کیا ویکھن دو گٹھ برابر کپڑا ترجی ہویا
اچّن چیت ایہ حال جو طاری نال پانیدے گویا
پچھیا لوکاں ایہ کیا حضرت حالت تین پر ورتی
کپڑا تر جو بازو اوتے ڈِٹھا مول نہ دہرتی
ہور نیڑے پانی کول تساڈے وسدا ذرا نہ جانی
تر کپڑا ایہ کیکن ہویا دَسّو پتہ نشانی
ہک خادم وچہ جہاز سمندر میرا آہا دلجانی
اوس مدد چاہی غرق جہازوں بنّے لایا جانی
واہ واہ پاک عبداللہ صاحب عالی جلوہ پایا
نمازوں شغل جہاز غریقوں امن امان بچایا
کوئی مدت بعد اوہ آیا خادم حقیقت کل سنائی
جو کچھ ورتی سر اوس دے تے ظاہر کر دکھلائی
نالے شرنی حضرت تائین دتیکس با تاکیدی
چُمدا قدم دیوان صاحب دے اوہ جو خاص مریدی

☆☆☆

Marfat.com

دارا شکوہ جو قادری ایہ بیٹا شاہ جہان
جامع اوصاف بلند اقبال عالی ہمت شان
تُس جامہ فقر خلافت پائی مُلّا شاہ دے پاسون
فر حاضر میان میر دے خدمت پائیس قُرب آگاسون
وچ فقر نشانی عالی رتبہ بہت بلندی پائیا
دارا شکوہ جو قادری جُستجو جنین دل پہائیا
شاہ جہان مع فرزندان چارے جو دلبندے
نظارت بخش کابل دے اندر با فرحت حال پسندے
طریق قادریہ اندر محکم دارا شکوہ پہچانی
پر ملک اندر پوٹھوہار دی ایہ ایا اے دلجانی
ایہ سن کے صفت، ثناء عبداللہ ملنے کارن آیا
وڑیا آء بشندور دے اندر عالی ہمت پایا
کتنی تہان جو اشرفیان تے نالے کہوڑا تازی
رکھیس حاضر مجلس اندر نذر دیوان شہبازی
پر راتین حضرت پاک عبداللہ کہوڑا ذبح کرائیا
ونڈ دِتا فقرانوان تائین عالی ہمت پائیا
واہ واہ گوشت چرب کل فقیران کہادا
پر فجری ویلے محرم حالون ہویا اوہ شاہ زادا
کچھ غیرت والی مَیل جو گذری شاہزادے دے تائین
پر غصہ اوسدا پاک عبداللہ پایا پہیت سنائین

Marfat.com

استخوان تمام اکٹھے کروائے جلدی نال
پڑدا سٹ کریندا جانی تُرت دعا فی الحال

ہوئی دعا منظور شتابی گھوڑا زندہ ہویا
کُل مجلس لوک تحیّر اندر فکران وچ کھلویا

باہر شہرون ڈیرا آہا شاہزادے دا جانی
ترے لنگان گھوڑا بھیج دتّو نی مین تھون لو نشانی

چوتھا لنگ نہ ثابت ہویا ایہ کیا حکمت آہی
شاہزادہ ہک غالب دے اوتے حب دلے دے خواہی

مار یا چاہندا اوسدے تائین آپون غالب بردا
مدد خواہش عبداللہ داؤن نذر نیازان دہردا

جان گھوڑا ڈِٹھا آپ شاہزادے بہت تحیّر ہویا
گل وچ پلا پاء کرہین حاضر آن کھلویا

عذر خواہی بہتی کیتس پیش دیوان حضوری
ہور موضع تھیہ لکھ پروانہ دیندا ایک ضروری

اُوس دم تھین تان آخر وقت حکومت گکھران والی
وا گذاری موضع مذکوری اولاد دیوان سمبھالی

شاہزادا کہندا یا ولی اللہ ایہ کیا حکمت ہوئی
ترے لنگان گھوڑا ثابت کتیو چوتھا لنگ نہ کوئی

فر حضرت کہیا خواہش جو تیری ہوسی جان تداہین
چوتھا لنگ تون آپون لانوین نہ تان فتح ناہین

Marfat.com

جے ثابت ہووے لنگ کھوڑے دا تیرے ہتھوں جانی
تان توں فتح غالب اوتے پاسین اے دلجانی
پر لنگ نہ ہویا ثابت اوس تھین چڑیا مار نگارے
غالب اوتے فتح کارن خبر پئی جگ سارے
پوہچن ساتھ، شہیدی پائی تے ہویا جان شہید
پورا قول دیوان حضوری بجھو ایہ تاکید
کیونجے پاک عبداللہ صاحب منع کیتا اوس تائین
پر منع نہ ہویا چلا گیا کیتس جان آضائین

☆☆☆

ہمیشاں ہک ملیار جو عاجز عرض کرے درماندا
پیش دیوان حضوری ہر دم کھلا کھلوتا رہندا
ایہ خالی روکھہ حیاتی والا یا حضرت رہیا میرا
میں کچھ مُنہ میوے دا ویکھاں فضل ہووے جان تیرا
پر فضل فقیراں فضل الٰہی فضلوں فضل امیدی
جان جان فضل نہ مولی طرفوں فضل فقیر نا امیدی
یعنے اوہ نومید ویچارا پیش دیوان حضوری
سمیت رتاں دے حاضر ہویا با خاص امید ضروری
آ ہُن فضل الٰہی کھلّا تے فضل فقیراں والا
جلالیت وچ پاک عبداللہ بیٹھا حال احوالا

Marfat.com

مالن مالی پیش عبداللہ تئی کرن سوالان
فر نال جلالت کہیا اگون صاحب نیک خصالان
اشارۃ عورت کوزے وِچّون جے تُون پیویں پانی
آس تری با فضل الٰہی پوری ہوسی جانی
فرنال شتابی پانی پیتا اوس عورت نا امیدی
پیون ساتھ ہویا تس حمل تے لگّی حرص امیدی
جان پورے نو(۹) مہینے ہوکے بیٹا ہوئیس پیدا
نذرہن تے نذرانے ونڈیس بہت ہویا دل شیدا
فر مالن تے اوہ مالی دونویں حاضر وچ دربار
پیش دیوان حضوری صاحب تے بیٹا نال شمار
شکرانہ پیش دیوان حضوری رکھیا جو دل نیتی
عہد بدّھا جو بعد معیّن شِرنی ادا جو کیتی
فر پاک عبداللہ آپنے آپون فرمایا ایہ فرمان
پیر بخش جو نام اِس دا رکھنان لائق جان
کیونجے بخشش پیر صاحب دی ہویا ایہ فرزند
میوا تازہ جھولی تیری ملیا ایہ دل بند

☆☆☆

ہک زید لاچاری فکران اندر عمر گذار ساری
عورت فوت ہوئی تس دختر پچھے رہے وچاری

Marfat.com

وۃ اوس زید نکاح فر کیتا عورت ہور لے آیا
مدّت گذری سندہ اوہ عورت حمل قرار نہ پایا
فر آیا پیش دیوان حضوری لگا کرن بیانی
اگلی پچھلی گلّ حقیقت کیتس آن عیانی
یا حضرت جی اس عورت تہین دیوے رب فرزند
تاں بالغ پچھلے دختر میری وچہ خانی تساں کمند
دیساں نام خدا دے تساں وچ کنیزاں رہسی
ہور عاجز مند ایہ حصہ وافر طرف تساڈیوں لہسی
دعا فقیراں رحم خدا دا پاک عبد اللہ کہیا
ٹریا اوٹھ شتابی سُن کے ایہ سنہیا
کوئی مدّت پچھے رنّ اوس دی نوں بیٹا ہویا جانی
دعاء جناب دیوان صاحب دے قدرت کھیل ربانی
فر نال شتابی دے آپنیوں لے آیا خوشحال
پیش جناب دیوان حضوری بجھو ایہ مقال
فر حضرت دیر نہ لائی ہر گز جلدی عقد پڑھایا
آپنے نال با حکم شریعت بجھو تے دل پہایا
پہین فر دو فرزند ہویدا گھر عبداللہ جانی
ذکر انہاندا اگے ہوسی بجھو اے دل جانی

☆☆☆

Marfat.com

ہک ہندو پوجا تیرتھ کارن گھر تین باہر گیا
کوئی بہتی مدت گذری اسون پچھے فکر نہ پیا
گھر دے لوکان خبر نہ کوئی کدھر گیا ویچارا
پر ترچون اہل عیال جو اوسدا پھکہا جانی سارا
اوڑک ہک دن عورت اوسدی پیش عبداللّٰہ آئی
اوس اول آخر قصہ سارا حقیقت کھول سنائی
دیوان صاحب تعویز ہک دتا اُوس عورت دے تائین
کھیس چرخہ کتن والا ایہ نال اوسدے لٹکائین
پر صورت حاضر کر کے بنہین فضل الٰہی ہوسی
کوئی چند دیاڑے پچھے تینون خبر خوشی دی پوسی
گھر وَنج کے اُوس اونوین کیتا خبر خوشی دی پائی
کوئی تھوڑیان روزان اندر خصم آ پوہتا اوس جائی
فر کل حقیقت آپنے آپون اُوس نے آکھہ سنائی
مین شہر بنارس تیرتھ پوجا کردا دلون بجائی
اچّن چیت جو حب وطن دی نال شتاب لیائی
جیونکر چیز واؤ دی سیتی اوڈدی وچ ہوائی
ہور جو باقی مونس اوتھے دتی خبر نہ کائی
اوٹھ کے نال شتابی ٹریا حب وطن دے راہی
عقل نہ جائی ہوش نہ جائی سُرت ٹکالے ناہین
ہوش آیا جان گھر وچ پوہتا باہر سُدہ نہ پاہین

☆☆☆

ہک وارین قحط باران دا ہویا بارش ذرا نہ ہوئی
نیلا ورق آسمان دسیوے بدّل نام نہ کوئی
فتح خان نصیب دلاور ترائی پیش عبداللہ آئی
بارش کارن رل مل تریہان حال احوال سنائی
کجھ جواب نہ دتا حضرت نہ کجھ بات آلائی
اوہ مُڑ کے فیر گھران دے اندر بیٹھے آپنی جائی
وتّہ دوئی دیہاڑی حاضر ہوئی پیش عبداللہ جانی
عرض نہ کیتی رہے خموشی چامل در دل مانی
پر کشفون معلم راز حقیقت سمجھیا پاک عبداللہ
بارش کارن نال شتابی دعا کیتی ولی اللہ
ہک ساعت اندر بارش نازل اوسی ویلے ہوئی
نَس بدھال وڑے وچ حجرے بدل بوند نہ کوئی
فر حضرت کہیا جیون مین بیٹھا صحن میدان سیانو
جے تسین بہندے بند نہ بارش ہوندی مول نہ جانو
وتّہ فر عرض گذاری اونہان دعا کیتی ولی اللہ
اتے اوہ پہین بیٹھے کول اٹھائین حضرت پاک عبداللہ
وتہ فر بارش نازل اونوین دیر نہ لگی ذرہ
ہران پانی وگیان نہران سبہ خلق آسود مقرہ
اُوس بارش وچ سمیت بدھالان جناب حاجی عبداللہ
باہر حجریون بیٹھا رہیاء جناب عالی ولی اللہ

Marfat.com

فر اوٹھ کے پاک عبداللہ صاحب حجرے داخل ہویا
پہین فر دیر نہ لگی ہرگز بدّل بند کہلویا
تس ذاتی اسم جناب الٰہی وچہ آسمان پہنوائیا
رکہہ تصور پیر میران دا بدّل خوب بھراہائیا
حققت وچہ از طرف الٰہی نازل ہویا پانی
اتے ظاہر ہر طرفہ پاک عبداللہ بدّل لاگ پہچانی

☆☆☆

وچہ جاء ہہیّہ شیر مریلا ہر ہر راتین آوے
جو کچھ لیبھے، چھوڑے ناہین، حملہ کرلیجاوے
حیوان ہوئے خواہ آدم زادہ ٹلدا ہرگز ناہین
شیر خونخوارے سخت مریلا پایان تس کہائین
لوکان اوسدے مارن کارن کیتے جتن گھنیرے
پہ شیر مریلا ہتہ نہ آوے رکھے دور بسیرے
اوڑک پیش دیوان حضوری رل مل آئے سارے
سبہ مذکور اظہار کیتونے پانوان مفت چھٹکارے
حضرت پاک دیوان عبداللہ ہکّ کاغذ لکھ کے دتا
کیہ کچہ اوس کاغذ دے اوتے کہاں حقیقت چتہا
پہلین سطر اعوذ دے آہے تے دوجے وچ بسم اللہ
ہور تریجی سطر محی الدین نام عالی فناہ فی اللہ

Marfat.com

فر کاغذ ویکھے پاک عبداللہ کیتا ایہ فرمان
روبرو اوس شیر دے کرنان ہوسی دور پچھان

پھین فر لوکان عرض گذاری ایہ کم ہووے ناہین
یا حضرت اوہ شیر خونخوارے کردا مار اضائین

ایڈی طاقت کھنڈی حضرت روبرّو اُوس دے ہووے
رکھ کے جان تلی تے صابر اگے شیر کھلووے

فر حضرت ویکھ لاچار لوکان نون خادم اپنے تائین
کیتا امر تے ناؤن خادم دا ہجہ داود سنائین

ٹریا اوٹھ داود ویچارا وچ ہتھی آیا
شیر آیا جد وچ گرانوین کاغذ اوس ویکھائیا

دیکھ کاغذ نون شیر ویچاڑا نیون سرنون کردا
سجدہ کر کے کاغذ اگے فیر پچھاہان مُڑدا

واللہ اعلم کدہر گیا پھین فر وت نہ آیا
حضرت پاک دیوان حضوری دیکھو لوک چھڑائیا

واہ واہ ہمت عالی ہمت جس کاغذ آہا ویکھایا
روبّرو اوس شیر دے ہوکے واہ واہ قرب سوایا

جس ہتھون اوہ لکھن ہویا اوہ ہتھ اکسیر عظیمی
نظر اکسیر زبان اکسیری پھن فکر اکسیر فہیمی

ایہ چار اکسیر وچ داخل ہوئے اوس بحر اکسیر عظیمان
چار تے ہک ایہ پنج اکسیران عاقل کرو فہیمان

☆☆☆

Marfat.com

جس ویلے پاک عبداللہؒ صاحب بشندور شہر وچ آیا
اُوس ویلے محمود بدحال صحیح سلامت پایا
بیٹا ایہ نجابت خان خاص سکونت دارے
نجابت بن عباس دا جانی اے دلدارے
وچہ طریقے نقشبندیہ دے محمود مینوں جانی
دیوان صاحب قادریہ اندر محکم خاص پہچانی
ہک چشمے اوتے پاک عبداللہؒ بعضین وقتے جاندا
کردا یاد خدا نون اوتھے بہہ کے من پرچاندا
دو درخت اوس چشمے اوتے آہے بہت غرائب
دل وچ بہت پسند عبداللہ واہ واہ چھائون عجائب
پر کیتن وارین عبداللہ کہیا پیش بدہالان جانی
جہڑے ایہ مذکورہ اسمون بے عاقل نادانی
دو درخت جو چشمے اوتے مت کوکری آضائین
نال تاکید سپرد تنہان نون کیتس دلون رضائین
پر جان پاک جناب الٰہی قہر غضب نے آوے
او پر کسے دے دور کریندا نیکان تہین مرداوے
یعنے دامن نیکان اندر ہتہ اُوس دے نو باندا
نال بہانے قہر غضب تہین اوسدے شخ پٹاندا
فر اک دن پاک عبداللہؒ صاحب اوس چشمے تے آیا
بہت حیران تحیر ہویا ذرا نہ رہیا سایا

Marfat.com

درخت دوئے مذکور بدحالان گئے منہڈون جانی
بیخ بنیاد نہ چھوڑے ہر گز ہویا دیکھ حیرانی
آء ہُن قہر خدا دا نازل چڑھیا غضب عبداللہ
اوتے اُوس محمود خان دے پاک والی ولی اللہ
کہندا بول زبان عبداللہ مین جھڑ پٹی تیری
جیونکر تُدہ درختان پٹیا کر کے شور دلیری
مثل مشہور محمود خانے دی بجھو کیا کجھ ہویا
نابود ہویا تُس پل وچ نامہ غضبون غضب کھلویا
آ ہُن الٰہی بخش فقیرا چلنان قدم آگیرے
غضب ولی دا ہووے جتی کون کوئی وۃ پھیرے
غضب ولی دا قہر خدا دا نازل ہوندا جانی
ولی راضی رب راضی تہندا نہ تان دور پچھانی
کئیں ہزار مرید عبداللہ ہک تون ہک سوایا
پر سبھنان وِچّون صاحب قابل فیض جود وہان پایا
ہک عبدالباقی بیول اندر عالی ہمت شانی
روضہ اوسدا اوتھے جانی ہور نہ کوئی ثانی
وانگن آب حیاتی چشمہ صاحب عبدالباقی
کیونجے فیض درختان نوری غم سوز دلیل فراقی
اوس ہکّا سوز جو وحدت والا وچ راز تے راز مزین
نظر افلاک لاہوت دے اندر محکم ثبت معیّن

Marfat.com

کیا جانان اوہ بدر ہلالی یا شمس آسمانی
مدد کرو یا عبدالباقی مین ہان در درنجانی

ہین تون ولی مکمل ربّ دا مدد تیری خاصی
مدد کرو یا عبدالباقی مین عاجز وسواسی

وسواس مراد مین درد رنجانی آ پوہتا در تیرے
مدد کرو یا عبدالباقی مشکل حل جو میرے

دویا مرید عبداللّٰہ سندا عبدالقادر جانی
خاص سکونت وچ جھلیاری صاحب فیض پچھانی

خلف انہاندے محمد عاشق صاحب تقویداری
عالی شان تے ہمت والا اندر سرّ اسراری

پر انہان دوھان مریدان تائین حضرت بہت نصیحت
دتی کڈھیس انہاں وچوں باہر کل فضیحت

اے مرید از خواب بیداری رہناں نال ہشیاری
نقش نگار اس دُنیاں والا آوے نایین کاری

پر نیٹرے مول نہ جانان ہر گز نیستی کپڑا لائو
فناہ ہوناں وچہ راہ خدا دے ہستی جال ہٹائو

ایہ دنیاں فانی کوچ نقارہ اوڑک اتھین جانان
کم کرناں جس کم دے اندر کم حصول پچھانان

جو دم گیا فیر نہ آوے تے دم دا کیا بھروا ساء
اوڑک واہا اللّٰہ دے سیتی صحت کر جاؤ ہاسا

Marfat.com

علم الٰہی نال علم دے سمجھو نال تاکیدان
تھوڑا علم تے بہتا عمل با خاص دلیل مفیدان
بہتا علم بے عملی بہتی جے نال کسیدے ہووے
تان اوہ ویلے حشر نشر دے مارے ٹھاہئین رووے
بالا علم جو کل دے اوتے فخرون فخر سماوے
جیکو فخرون پرین پریرے وچ عمل ریاشت پاوے
علم مراد عمل دے ایہی باجھون عمل غبارے
سبہ گرد کدورت دور دِلے تہین عملون غفارے
خاص تعلق وحدت اندر وحدت طرف سمانان
کیونجے اوڑک حال نہ باقی زمینان تے آسمانان
ہور مجلس کرنی نیکان سندی حفظ وجودی آئے
جہد تمام جوانی اندر لائق خطر نہ پائے
عین دے اندر عین تعلق خاص سرشتہ آیا
جہد موافق قدر اندازہ قدرون قدر جو سایا
طاری جہد سکر دی اندر مار غریب ونجاوے
قدر موافق زہد غریقی شامل حال دساوے
فر ہتھ بنھ دوہان عرض گذاری حضرت سچ فرمایا
ایہ وعظ تساڈا آب حیاتی منزل تے پوہچایا
پر جانجان منزل تری نہ معلوم کیونکر چوتھے پاوے
شریعت طریقت حقیقت باجھون شاید جان ونجاوے

Marfat.com

مڑ حضرت تشریح تمامی کیتی گل بیانی
جو فرمایا اوّل تنہاں نکتہ دُرّفشانی

اول نال نفی دے کرنان نفی تمام وجود
دوجا فیر فناء فی الشیخ ہک وجود ورود

فناء فی الرّسول تریجا درجہ اندر جسم رسولی
فناء فی اللّٰہ وۃ درجہ چوتھا بجھوّ اے مقبولی

اوّل حال شریعت آئی وچہ دوجا حال طریقت
وۃ تریجا حال جو ثبت ثبوتی نال ثبوت حقیقت

معرفت حال لاہوتی جہڑا فنا فی اللّٰہ وچہ آیا
جستہیں ٹھاٹھ سمندر وانگن جلوہ لیوے پایا

نیکی بدی معلوم جو کرنی تے نالے حِل حرام
ایہ کل شریعت نال جو اسدے باقی ہور پیغام

معلوم شریعت عمل نمودن خواہ نیکی بریائی
خواہ ترک حلال پائے

ایہ اسی رونشا کل مضمون طریقت کار ایہائی
ہن طریقت بعد حقیقت جانو دل دے نال رضائی

نیک پاوے تان جز ثوابان بدیون بدی لگاوے
نال عقاب بدی دے آیا سمجھا اندر پاوے

اتے حلوں برکت سمجھے اندر کرنان لوڑی پایا
رسوائی نال حرام ٹکائی ہٹناں حقّ سچ آیا

Marfat.com

ایہ کل تعلق رمز حقیقت ہُن اگے معرفت آئی
اللہ بس ماسواللہ ہوس پائی کل جدائی
اللہ صاحب خلقت سازی درج بدرجے پائی
جمال تجلا انوار وصالی وچ دل انہاں چمکائی
کھڑئیس طرف بلندی تنہاں نال جو علم الیقین
عیشاں موجاں خوشیاں پایاں نال بحق الیقین
ایہ درجہ نال متابعت دے وچ قول نبی دے رہناں
باجھ متابعت سرور عالم ﷺ جاء نہ کوئی بہتاں
وانا اطلب رضاک یا محمد ﷺ ایہ پاک نبی دا شان
روشن دوہاں جہاناں اندر ہویا سرِ عیاں
متابعت پاک رسول اللہ دے چوہنہ (4) قِسماں پر آئی
ہک افعال محمدی ﷺ ایہی تے دوم خصال سنائی
سیوم احوال محمدی ﷺ جانو نال قلوب خلاصہ
وصال محمدی ﷺ چوتھے ایہی مت کر جانو ہاسہ
افعال محمدی ﷺ کیکن جاپے کھول کر فقیر جواب
نہی منکر تے امر معروف کر وکھو وکھو شتاب
ہر لحظہ نال احکام شریعت رہناں ثبت ثبوتی
ہک وال مخالف ہوناں ناہیں تار پاء مضبوطی
منہیت کار نہ کرنی ہر گز مت پاء رسوائی
ہور فضل خلفاء الرّاشدین آنوں دِلوں بجائی

Marfat.com

وچّ سنّت اہل جماعت ٹولا نال عقیدت رہناں
ہور توبہ طاعت مستقل وچ عین شریعت بہناں
خصال محمدی ﷺ سچ کرو ہن ظاہر آکھہ ویکھانواں
خو خصلت باطن اخلاق ذمیمہ باہر آنون لانواں
نال خصال جو حسنہ ظاہر کرو نفصیحت ڈوراں
ارادہ حُبّ جو ذات الٰہی کرنان طرف ضروراں
امّارہ نفس جان بعد معیّن فر نفس لوّامہ تھیسی
جان اُوتھین اگےّ لنگھ کھلوتا ملُہمہ نام رکھیسی
جان فر بالا پیش اگیرے فر مطمئنہ ہوئیا
ہن قدم نہادہ وچ طریقت ثبت ثبوۃ کہلویا
احوال محمدی ﷺ سمجھ پچھانو اس اندرون سنیوں گلی
غبار وساوس جو نفسانی مارو وحدۃ کہلّی
بہاری نفی اثبات دی سیٹی کوڑا دور کراؤ
تصفیہ قلب تزکیہ روح حاصل خوب بناؤ
ہن جلوہ خاص تجلّا ظاہر نال شتابی ہوسی
جسم ہلاک فنا فی اللہ وچ تا رمز دے پوسی
کل پریشانی طبعی جہڑی اِتّ جاء باہر آئی
نال جمعیّت انوار حقیقت کشف بہار بنائی
وصال محمدی ﷺ ایہ ہن جانو سہ تہین بالا پائی
تریہین مقاموں وداع ہو کے تکیہ چوتھا لائی

آ ہن پک تجلّی کامل سٹی بعد مواتے
حیاتی پیش اموات مقابل فر قبل موات حیاتے
موتوا قبل انت تموتوا ہو کے چلیو قدم اگیرے
جان تو حقیقت پیش کہلوتا آپنے آپ نبیڑے
آ ہن ذکر نہ ذاکر رہیا نہ کوئی فکر وہماتے
اِدھر اُدھر نظر نہ خارج اتے نہ متعارض باتے
جان ایہ حال تہاندے اوتے کیتس دلون بیانی
ہوئی سن کے محو توحیدے اندر ذات ربّانی
دتّی پاک عبداللہ صاحب جان ایہ نصیحت پوری
سن کے ہوئی خالص مخلص صاحب فیض حضوری
جان پایا فیض جناب عبداللہ پیر جیلانی پاسوں
فر بعد کرامت کیتن ہن اران پائیس قرب اگاسوں
لکھّن وچ شمار نہ آوے ایڈا عالی پائیا
واہ واہ خاص دیوان حضوری عالی قرب سوایا

حضرت دیوان حضوری کا اپنے دو فرزندوں کو بوقت وفات نصیحت فرمانا

حضرت شاہ رحمت اللہ ایہی بیٹا پاک عبداللہ
اتے عبدالعزیز جو دوجا بیٹا آہا تس ولی اللہ

Marfat.com

لگا نصیحت کرن دوہاں نوں صاحب فیض رسانی
عالی ہمت عالی پایا صاحب فیض حقّانی
پر خدمت اندر ٹکڑا بیٹا رہیا بُہتا جانی
اتے دوجا بیٹا پہین بہی وچ خدمت ہر دو نور نورانی

اے پر باطن حبّ کہنیری شاہ رحمۃ اللہ اوتے
لگا پند نصیحت دینون جاگ پیئے دل سُتّے
اول کوڑ تے غیبت کولون ہونان پرے پریرے
تمباکو نوشی کرو نہ ہر گز رکھنان قدم پچھیترے

ہر دم یاد اللہ نون کرنا ولدے نال حضوری
نیک اعمالون تے چھٹکارا بدیون کدے نہ پوری
سختی گرمی سردی سِر تے نال تحمل رہناں
دائم زیر ہواء نفسانی کر نال درستی بہناں

اندیشہ مارن بہتن والا کدے نہ دلوچ آنو
ملاقات نیکاں دے اندر بہتان ہٹناں کدی نہ جانو
ہشیار ہونا وچہ ذکر الٰہی دشمن ہونون دوری
فکر توحید الٰہی والا کرنان با منظوری

ایہ حیاتی نت نہ رہسی تے نہ ایہ ساعت ویلا
مئے حب دی وچ خواہش ہمیشان کرناں فکر سویلا
ملحدّان دی مجلس اندر کدے نہ قدم ٹکاناں
کیونجے نال تاثیر انہاندی قلب سیاہ پریشاناں

Marfat.com

شریعت اتے طریقت سیتی رہنان خوشدل ہوئی
حقیقت طرفہ دوڑ شتابی دِقت رہے نہ کوئی
حقیقت تھین تان معرفت توڑیں پوچھ باتفاقی
جان جان معرفت پوہچے ناہیں کُھلدی ناہیں طاقی
ملاقات مشائخ ترک نہ کرنی جیکر لبّھے کوئی
پاوَ فیض شتابی اوتّھوں مطلب سارا ہوئی
جس جس طرفہ کرن اشارۃ اوسی راہ پر پڑناں
پاوَ فیض سلوک ہمیشان قدم نہ پچھےّ مڑناں
ایہ عمر تساڈی لعل جواہر غفلت قدم نہ پاناں
جان عمر نکھٹی کچھ نہ حاصل نیک کرو سمیاناں
غصہ کینہ بخل ریائی کدے نہ دل وچ لاناں
کشتی صبرے والی اوتے چڑھنا تے چڑھ جاناں
دِیوا باغ عمل دا جھڑا اوہ کاری دوہین جہاناں
اوس دِیوے باغ عمل دے وچّوں باہر کدی نہ آناں
ایہ زن فرزندان نال نہ جاسن جاسی جان ہکیلی
ہو دوجا ساتھی باجھون عملاں اگتے کوئی نہ بیلی
دولت دنیا جمع نہ کرنی، اگتے مشکل بھاری
سبھ مال اموال دیو راہ مولا کرسی فضل غفاری
ہر دم طرفہ ذات الٰہی ایہ دل تے جان ٹکاوَ
ہو ہتھیں دیناں نام خدا دے بھکیاں رَج کھواوَ

Marfat.com

کیونجے ملک الموت تسان تے اوڑک کرسی پھیراء
کڈھ کے روح بدن دے وچون خالی کرسی ڈیرا
ہور فوج ملائک عزرائیل آپنے نال لیاسی
جے حسنہ عمل تان روح تُساڈا سچے طرف پہڑاسی
جے سئیہ عمل تان گھبے اوسدے ملک طبیعت سختی
عزرائیل دیوے چا انہاں پیش آوے کمبختی
اسی رونشاں بہت نصیحت کیتی پاک عبداللہ
دوہاں بیٹیاں آپنیاں تائیں پر زائد شاہ رحمت اللہ
کیونجے اندر خدمت حاضر ہو دن راتی رہندا
تان رحلت تیک رہیا وچ خدمت پاس پدر دے بہندا
اتے سبھون پاک عبداللہ اوپر اسدے راضی
یعنے شاہ رحمت اللہ اُتے مت کر جانو بازی
فر پچھے اپنے اُس دے تائیں حکم کیتا عبداللہ
مسند نشین مصلّے اوتے بیٹھو اے ولی اللہ
ایہ تم تمام نصیحت ہوئی ویہوین(۲۰) ماہ شوّال
روز آہا پنجشنبہ جانے وقت صُوح سمہال
اتے ساعت آہے وصل دے طرفون ذوالجلال
راحت موت جو عاشقاں سمجھو ایہ مثال
ہور قطرہ قطرہ بدّل نازل حکم ہوا سبحانی
فر عزرائیل با حکم الٰہی رکھیا ہتھ سنجانی

قبض کیتس ارواح عبداللہ ذرّہ دیر نہ لائی
دہ سو ہجری سنہ بہتر (1072) پوہتا اپنی جائی

صاحب عین صفائی والا جناب حاجی عبداللہ
صاحب اکمل ولی مکمل پاک جناب عبداللہ
صاحب نظر اکسیر اعظم دا پاک ولی عبداللہ
صاحب جوش فقر دے والا جناب عالی عبداللہ
صاحب فیض رسانی والا عالی خاص تجمل
صاحب خاص ہدایت والا کامل سر مکمل
اوپر جنازے پاک عبداللہ اتنی خلقت آئی
جتنی وچ حساب نہ آوے مڈی ناہین لوکائی
خشبوناک معطّر سارا، ہویا اوہ میدان
خلقت پکّ یقین ملائک لتھی آء آسمان
اہیا پکّ روایت کیتی جہان اوہ خوشبوئی
پوہتی ملک تیقّن لوکان چا مل ہویا سبہ کوئی
ہن توڑین ایہ پکّ عقیدہ لوکان سبہنان ہوآیا
پر ایہ رمز نہ کڈہی کسے ڈاہڈا فکر کہلویا
اوہ خوشبو عطر دے وانگن جہڑی ہوئی ظاہر
وچہ میدان معطّر کیتس پہر کوئی نہ ہویا ماہر
اوہ ذاتی اسم دے اندر ہویا وانگ مثالا
وانگن عطر جسم اسم تہین پیا سرّ نرالا

Marfat.com

عشقون نڑی وچ وجودے ضابط تیک حیاتی
روح ضابط سر پوش دے وانگن کُھلا بعد مواتی
کئین ہزاران مونہ ہانڈی دے پر ہک تقدیرون کھلا
خوشبو ناک میدان اوہ سارا آوے ہر ہر مُحلا
عجُب نہ کرنان رب تھین ڈرنان جو ایہ بات آلائی
مین ایہ حصّہ پاس ولی دیوَن پایا آہینی جائی
جان فارغ ہوئے جنازے کولون گھر نون آئے سارے
خاص الخاص سبہ رل مل بیٹھے ہک دوجے دے پیارے
موارج خان بدہال تمامی سخن ترازو کر کے
بہایا مسند شاہ رحمت اللہ نال دلے دے پھڑ کے
کیونجے آپ دیوان حضوری فرمایا اہا فرمان
اِتّ سبّون شاہ رحمت اللہ مصلّے بیٹھا جان
عبدالعزیز برادر تسدا خالی سند رہیا
شور تے غوغا بہتے کیتس ہر ہر طرف سنہیا
پر ہمراہی کسے نہ کیتی تے بہتی دِقت پائی
بہت ملائی تے رسوائی پر پچّھن ہار نہ کائی
اوڑک عاصا زور تھنگانے شاہ جیلانی والا
لے کے ٹریا باہر شہرون مونہہ گجرات حوالا
بسندور شہر تھین وداع ہویا عالی ہمت پایا
موضع گولکی اندر اُونے قدم مبارک لایا

Marfat.com

پرگنہ وچ گجرات دے گولکی نال ہک جائے
پکڑ سکونت بیٹھا اوتھے خاص دلے دے رائے

ہُن ہورین اولاد جو اسدے گولکی اندر جانی
فضل خدا دا بہتا اونہاں صاحب فیض رسانی

شاہ رحمت اللہ وچ بشندورے خاص سکونت ہویا
صائم الدہر تے قائم اللیل وچ زہد جناب کہلوایا

صاحب عالی ظاہر باطن کرامت حال ضروری
جیکو در انہاندے آوے آس کریندا پوری

جد فقر ظہور انہاں تہیں ہویا مُلکیں خبراں گئیاں
واہ واہ عالی ہمت والا دُہمّاں مُلکیں پیّاں

فوراً درجہ وڈّا تسدا کیتا ذات ربّانی
پر جو کچھ روز ازل دا لکھیا اونویں ہوندا جانی

کرامات شاہ رحمت اللہ قدس سرّہ

سلطان مراد قلی خان گکھڑ مُلک اندر پوٹھوہار
شوکت حشمت نال معیّن زور اندر بسیار

اورنگ زیب شاہ دے لگّے نوکر اُس نوں جانی
اورنگ زیب وچ ملک پنجاب آہا ہمت شانی

شاہ شجاع وچ ملک پشاور برادر اُسدا سکّا
چڑھیا اورنگ زیب دے اوتے لگّا دینون دھکّا

اُوس آدم بہت ہکٹھا کیتا سو ہزاران تائین
لنگھ آیا دریا سندھ تہین چاول کہت کہائین
اتے گکھڑ تائین حکم لڑائی دتاّ شاہ اورنگ زیبی
چڑھ تون شاہ شجاع دے اوتے کرنان دور فریبی
فر گکھڑ نال شتابی آیا شاہ رحمت اللہ پاس
کہندا مینوں حکم لڑائی ایہ پر دلوں ہراس
نالے ہور بدحال بشندورے شاہ رحمت اللہ کول
مِنّت زاری کرن سوالاں جہیوں میٹھا بول
یا حضرت اس گکھڑ تائیں مدد تیری لوڑ
چڑھیا شاہ شجاع دے اوتے فوج تھوڑی کمزور
سن کے حضرت گریہ زاری لِکھ تعویز ہک دتاّ
چڑھیا شاہ شجاع دے اوتے کڈھ توں اوسدا پِتّا
قبضے نال شمشیر اپنی دے بنّھ توں ایہ تعویز
فتح ہوگ نصیب تساں نوں سوہنی خوب تمیز
فر لے کے رخصت ٹریا گکھڑ اندک فوجاں نال
اندر علاقہ چھچھ دے مچیا نعرہ جدل جدال
تھوڑی فوج گکھڑ دے آہی تے اودہر لاکھ سپاہی
ہر ہر طرفہ نعرہ مارو خونی فوج بے راہی
آغوث الاعظم مدد کیتی تے فتح پائی گکھڑ
تنگ ہوئی سب فوج شجاع دی دیں دوہائی تکّھڑ

کیونجے اندر شور لڑائی نام گکّھر دا پُہلاّ
ہوئی ہزیمت شاہ شجاع دی شور غضب دا چُھلاّ
تس کے ونج پہاڑیں وڑیا چُھپدا لُکدا ویندا
اتے گکّھر مُڑ کے شاہ رحمت اللہ نذر نیازاں دیندا
وڑیا بشندور دے اندر گکّھر جو موصوفی
قدم بوسی کر حضرت والی بیٹھا حال وقوفی
دیکھو شاہ رحمت اللہ صاحب عالی رتبہ والا
دتاّ فیض جناب عبداللہ تِس نوں حال احوالا
جو کچھ کہے زبانوں باہر اونویں ہوندا جانی
حضرت شاہ رحمت اللہ صاحب عالی فیض رسانی
اوڑک اک (دن) کوچ نقارا چلناں سبھناں جانی
ایہ موت سرے تے ہر دم قائم بجھو اے دلجانی
پوہتا آن غروب دے نیڑے دینہ حیاتی والا
پائی رحلت شاہ رحمت اللہ دساں کھول حوالا
دہ سو سن تریانوے (۱۰۹۳) ہجری پائی تِس وفات
چھوڑ فناہ تے دارِ بقاء ٹُریا عالی ذات
چار فرزند انہاں دے باقی اُنہاں کراں شُمارے
عنایت اللہ تے عبدالسلام صاحب تقوی دارے
تریجا محمد امین ایہائی شیخ محمد تالے
صاحب عین صفائی اندر خاص تجربہ والے

Marfat.com

وصیت شاہ رحمت اللہ سندے شیخ محمد تائیں
پچھے میرے مسند اوتے بیٹھا عمل کمائیں
ایہ بیٹا عین مقام دے اندر صاحب فیض حضوری
بھتے طالب اسدے پاسون پان مراداں پوری
ہک حضرت شاہ مراد حضوری عین با حال قلندر
قلندر ذات بذات امیزہ روضہ خانپور اندر
ایہ کامل اکمل ولی مکمل صالح مادر زاد
یاران سو تے چودان (۱۱۱۴) ہجری سنہ رحلت شاہ مراد
ہور ہک صاحب فیض پچھانی سلطان صاحب جو نام
مظفر آباد دے اندر روضہ اوسدا صحیح مقام
اِنہاں دوہاں شیخ محمد مرشد پکڑیا جانی
آواز کرامت دوروں سنکے بیعت ہوئی پچھانی
نال شتابی فیض انہاں نوں شیخ محمد پاسوں
فر ہویا فیض اونہاندا ظاہر پایا قرب اگاسوں
حضرت شیخ محمد صاحب اندر حق دوہاں دے
سلطان صاحب تے شاہ مراد از غزلوں شان الاں دے
ایڈا عالی پایہ ڈِٹھا شیخ محمد جانو
انہاں دوہان مریداں تائیں دل کر فکر سیانو
یعنے راز غزل دا جھیڑا اونہاں دوہاں تائیں
سلوک اندر ممتاز دوہاں نوں رکھیں جا بجائیں

Marfat.com

یعنے پار سلوک دوہاں نوں چھوڑ اوتھے مُڑ آیا
حضرت شیخ محمد صاحب دیکھو جیں من بھایا

اتے شاہ مراد دے شعر عجوبہ عقلوں فکروں باہر
ہک تھوڑا جھیا آکھ سنائی تینوں کریئے ماہر

ول دنیاں دے سبھ کو جانی پر نام سائیں دا ہے دم دم
کوئی قاضی کوئی ملّاں مفتی شاہ مراد خدامے دم دم

کرامات حضرت شیخ محمد قدس سرّہ

اک دن حضرت شیخ محمد وچ حجرے بیٹھا آء
اُوٹھ شتابی خادم تائین کہیس دلدے خواہا

بشارت خان نوں شتابی کھڑ ایہہ پیغام پوہچا
چھیتی خانیوں باہر آنوین ذرہ دیر نہ لاء

خادم پوہتا آکھ سنایا جو کچھ حضرت کہیا
اوہ نال شتابی سُن کے باہر فر حال متحیّر رہیا

کیا دیکھے جو اچّن چیت سقف خانے دا جھڑیا
فر کہندا شاید اندر ہوندا مردا تے دِل ڈریا

سر صدقہ اُوس نقل تے جنس دتا ابا مسکینان
ہور نذر علٰحدہ پیش حضرت دے دیتّس نال یقینان

ایہ گل سن کے کُل بدہالان خاص یقین جو ہویا
حضرت شیخ محمد اوتے ریہن حضور کھوایا

☆☆☆

Marfat.com

ہک جمعہ بافندہ شیر پیالہ ہر دینہ رات لیاوے
واسطے حضرت شیخ محمد اجر حضوروں پاوے
پر اک دینہ ڈزد جو موضع لہڑی لے گئے مال بافندہ
گاوء میش تمامی اوس دا وانگ عجول درندہ
رات پئی تاں مال نہ آیا بافندہ ہویا اُوداسی
شاید ڈزداں ڈزدی کیتی دل ہوئیس وسواسی
فر گریہ زاری کردا آیا تے عرض حضور پوہچائی
یا حضرت گاوء میش جو میرا چور لے گیا کائی
نہ تاں ڈودھ میں تیرے کارن آناں دلوں بجائی
یا حضرت دیہ مدد میئوں لوڑ اسانوں آئی
ہُکلے دو، پیالہ شیرون میں پہیں جلد لیانواں
جے اوہ گائین منجھین لبھن ذرہ فرق نہ لانواں
اینویں کوئی نہ جانے ہرگز اہل اللہ دے تائیں
ڈانگ آوے جان ڈبرے اندر جانن خاص تدائیں
فر حضرت کہیا گھر آپنے وچ توں ونج بیٹھیں یار
ویکھ ارادہ لایزالی کرسی فضل غفار
فر بافندہ بیٹھا گھر دے اندر باہر مول نہ گیا
اجڑاں ویکھو سِر چوراں دے کیا کچھ شورش پیا
جاں اوہ کول گھراں دے پوہتے چشموں ہوئے دیہنے
راہ نہ دِسّے عقل نہ رہیا ہاے کرماں دے ہینے

Marfat.com

جان مُڑ طرف بشندور دے ویکھن اُونویں صحیح سلامت
جان فر طرف گھراں دے ویکھن اُونویں صحیح ندامت
واہ واہ ڈانگ جو غضبے والی سِر چوران دے بجّی
ہوئے نابینے پل وچ عاجز لو چشم دکا بجّھی
باجھوں ڈانگ نہ جانے کوئی ڈانگ ڈبر جد آوے
تائیں کوشش اگّا پچھّا کردا فرحت پاوے
ہاہڑے ترلے بہتے کیتے پر چوران وَس نہ چلیا
سخت غبارے دُھند وکاری نور اکھیں دا وَلیا
وہ سَے (۱۰۰) کوہاں لمّیں ڈانگ سِر چوراں دے ورتی
فر مال بافندہ راتو راتیں چھوڑ گئے اُوس دہرتی
جتھوں مال اٹھایا اونہاں آندا اُوسے جائی
نٹھے فیر گھراں نوں چلّے لو چشم دی پائی
فجر ہوئی تاں مال بافندہ اونویں گھر وَل آیا
ہک ذرّہ کجھ نقصان نہ ہویا امن آمین جو پایا
فر لے کے دُوڑہ شتابی سیتی آیا طرف جنابی
یعنے طرف شیخ محمد پوہتا آء فیض یابی
آکھ ہُن الٰہی بخش فقیرا، چوراں دا احوال
کیکن ظاہر وچ جہانی ہویا ہیبت ویکھال
درد ہوندا جان کسے تائیں اوہ آپوں آکھ سناندا
سِر ورتی دا کُل اندازہ ظاہر کر وکھلاندا

Marfat.com

اونہاں آپ زبانی لوکاں اگے کہیا حال احوالا
فر رفتہ رفتہ مُلکاں اندر خبر گئی ور حالا
واہ واہ ولی مکمّل کامل حضرت شیخ محمد
واہ واہ سالکؔ طریقت والا ہادی شیخ محمد
المدد یا شیخ محمد ، مین دَرداں بُہتا اکایا
عاجز مفلس شُہد غریبی حال غریبی پایا

☆☆☆

ہور ہک خادم اس حضرت دا کالو اوسدا نام
آہا صدق تے برکت والا عُرفون خاص حجام
اک دن پیش جو شیخ محمد حاضر آن کہلویا
کہندا ہک دلبنّد جو میرا حضرت عاجز ہویا
مرض چیچک تہیں دونویں چشماں رنگ سفیدیٰ پایا
ہک ذرہ لو اکھیں دی ناہیں پاس تُساں لے آیا
توں دریاء کرامت رحمت جے ہک قطرہ پائی
اس عاجز دی جھولی اندر بہتی فرحت لائی
فر تیپیا حضرت جوش تجربہ ویکھن والیاں ڈِٹھا
واہ واہ بہاگ نصیب نائی دا بدل وانگن وٹھا
لب سُنہیں دے حضرت اپنے اکھیں اوسدے پائے
جتنی گرد کدورت چشموں کڈھ کے دور وگائے
روشن ہویاں پل وچ اکھیں چنگا پہلا ہویا
واہ واہ شیخ محمد صاحب درد تمامی دَھویا

اسی رونش کرامت حضرت بُہتی وچہ جہانے
میں عاجز در دی لِکھّ نہ سکّاں عقل نہ سُرت ٹھکانے

آء آفتاب غروب دے نیڑے پوہتا یار سمہال
تم تمام حیاتی دُنیاں حضرت شیخ کمال

یعنے حضرت شیخ محمد رحلت جانو پائے
یاران سو تی نون(۱۱۰۹) بجُھ ہجری خاص وصالت لائے

چار صاحبان معرفت کی کرامات

حضرت جناب عنایت اللہ صاحب عالی ہمت شانی
صاحب علم حلیمی والا تے صاحب فیض رسانی

چلیا چھڈ جہان نوں صاحب تقویٰ داری
وجّی نوبت کُوچ دی بجھو اے دلداری

قطب دوران مُرشدِ کامل
سالِ وصلش چو جُستم از ہاتف

کرد رحلت ز دارِ دُنیا زُود
جائے او روضہء (۱۱۴۶ھ) عدن فرمود

چار پُتّر عنایت اللہ صاحب چار عالی شان
اول عارف دُویا قائم تریجا معصوم عیان

چوتھا حضرت مراد پہچانی عالی ہمّت والا
پر قائم صاحب لاولد جو رہیا بجھو حال احوالا

Marfat.com

عارف صاحب دے پتّر ترائے سمجھو ایہ تقریر
فتح محمد دل محمد روشن بدر منیر
تریجا عبدالنبی ایہائی وانگن پھُل گلابی
ہُن وکھو وکھ احوال انہاندا کرسان جیوں آفتابی
پر حضرت دل محمد صاحب لاولد ہے جو گیا
اس دار فنا تھیں طرف بقا دے پچھے کوئی نہ رہیا
حضرت فتح محمد صاحب وچ سلک طریقت جانی
وچ زہد ریاضت تقویٰ سیتی آہا فیض رسانی
فوت ہویا ترے بیٹے پچھے تے نام اوّل ولی اللہ
حفیظ اللہ دوجے دا ناواں ولی والی ولی اللہ
غلام علی تریجے دا اسم ایہ ترائے عالیشان
دانشور تے طاعت اندر خرچیا زور تران
ولی اللہ دے گھر دے اندر جمے دو فرزند
وانگ چراغ اونہاں روشنائی اوہ عالی دلبند
ہک دا نام غلام محمد تے دوجا شیر جوان
خاص عبادت الٰہی اندر دونویں محو پچھان
غلام محمد دا بیٹا ہک تے نام حسین علی
علم عمل وچ محکم آہا صاحب عین دلی
حفیظ اللہ دے بیٹے دونویں عالی عین صفاء
قادر بخش تے پیر بخش صاحب اہل ھداء

Marfat.com

قادر بخش اولاد نہ ظاہر ہرگز ناہیں ہوئی
پیر بخش بھی قائم جانی اِتھے شک نہ کوئی
غلام علی دے گھر دے اندر ہوئے ترے فرزند
ہاشم علی حسین علی مدد علی سُن پند
ہُن ذکر اولاد جو عبدالنبی کرساں خوب بیان
تا جی معلم ہووے لوکاں سارا راز عیان
عبد نبی دے گھر دے اندر ہکّا بیٹا جانی
صاحب اہل عبادت والا عالی مرد حقانی
محمد وارث نام تسدا صاحب اہل ہدایت
فِر اسدے گھر وچہ دو فرزند کافی اہل کفایت
خدا بخش جو ناوٗاں ہک دا تِس اولاد نہ کوئی
حضرت شیر دوجے دا ناواں اولادوں خالی ہوئی

ذکر اولاد معصوم شاہ

حضرت شاہ معصوم تجربہ کھنڈیا وچہّ جہانے
صاحب فیض تے عالی ہمت صاحب قطب ربانی
آء ہُن ویلا اوڑک آیا تے ہویا غروب آفتابی
تاریخ وصال محمد معصوم سمجھو اہل حسابی

Marfat.com

سوہلوین (۱۶) ماہ ربیع الاوّل ہوئی خاص تیاری
شب پنجشنبہ وقت نماشاں جا مل حُبّ دیداری

یاران سو تے پینٹھ (۱۱۶۵) ہجری سنہ مقرّہ ہویا
واللہ اعلم روح تسںدا کت جا ونج کھلویا

دو بیٹے تس پچھے رہیا عالی بزرگوار
فقیر محمد تے محمد روشن زہد اندر بسیار

فقیر محمد دے گھر دے اندر روشن دو چراغ
سلطان علی تے محمد لطیف گُل گلابی داغ

سلطان علی لاولد پچانی گیا چھڈ جہان
محمد لطیف دے ترے فرزند کھڑیا باغ عیان

احمد شاہ تے محمد شاہ رستم علی ایہائی
ترائے وچہ شریعت محکم تار توحید بجائی

فر وارو واری ترائے چلے اندر دارِ بقاء
کیا ہویا جے بہت حیاتی اوڑک جان فناء

محمد شاہ دا بیٹا پچھے کرم شاہ اوسدا نام
تے احمد شاہ دے چارے بیٹے صاحب فیض انجام

محبوب شاہ تے فضل شاہ وچ سلک طریقت قائم
بہار شاہ تے جیون شاہ رہے وچ شریعت دائم

Marfat.com

حضرت محمد روشنؒ کی اولاد کا بیان

حضرت محمد روشن گھر ہک بیٹا ہویا پیدا
قاسم علی ہے نام تسندا وچ زہد عبادت شیدا
سفر ہویا تس بیٹے پچھے ترائے خاص پچھانی
پیر بخش تے الٰہی بخش محمد علی بھی جانی
پیر بخش تے الٰہی بخش تنہاں اولاد نہ کوئی
محمد علی تے عباس علی خبر جہانے ہوئی

حضرت مرادؒ کی اولاد کا بیان

مراد صاحب دے دونویں بیٹے صاحب زہد ریاضت
شرف دین تے محمد غلام وچ محکم حال عبادت
شرف دین لاولد جو گیا طرف اوس دارِ بقاء
اتے محمد غلام دے بیٹے صاحب فیض آہا
فیض بخش تے کرم بخش عالی جلوے دار
فر فیض بخش دے دو فرزند دونویں بزرگوار
تقدیر الٰہی دوئے لاولد چلے چھوڑ جہان
صاحب عین صفائی والے عالی ہمت شان

Marfat.com

اسم انہاں دا ظاہر کر کے تینوں لکھ وکھاواں
مردان علی تے سید علی دل تیرے تے لاواں
کرم بخش صاحب اولاد پچھانی ہکاّ بیٹا جان
الٰہی بخش جو ناواں اوس دا عالی ھمت شان

فوت ہویا دو بیٹے اسدے بُجھو بزرگوار
فیض علی تے شرف علی بُجھو اے دلدار

باقی ہور تمام اندازہ اگے حدّ نہ کوئی
جس نوں چاہے وڈہائی مولا جس نوں چاہے نہ ہوئی

حضرت عبدالسلامؒ کی اولاد کا بیان

عبدالسلام دی کراں حقیقت بُجھو ایہ مضمون
ایہ بیٹا شاہ رحمت اللہ سندا وچ سالم دین قانون

ہور سلک طریقت محکم آہا عالی اہل ھداء
والی ولی مکمل کامل صاحب بے ریاء

فر اچن چیت جو کوس رحلت اس نے پائی
وجیا با تقدیر الٰہی فر گیا طرف بقائی

عبدالسلام دا ہکاّ بیٹا صاحب فیض بلندی
وچ شبت شریعت شبت طریقت کوئی صفت نہ تہاں سندی

خیر محمد ناواں اوسدا جلوہ جیوں آفتابی
عالی شان تے عالی ہمت کیا حاجت مہتابی

Marfat.com

غروب آفتاب جو ہویا اسدا ثریا عالیشان
جان محمد دین محمد دو بیٹے بعد عیان
صاحب اہل صفائی واں دونویں کامل جانی
وچ خاص شریعت ثبت طریقت محکم دلوں بجانی
آء وجی نوبت کوچ دی فر رحلت دوہاں پائی
ایہ دنیاں فانی چھوڑ کے چلی طرف بقائی
جان محمد دے بیٹے پچھے چارے بزرگوار
غلام دین تے ناصر دین عالی جلویدار
تریجا فضل دین ایہائی صاحب عین خصال
چوتھا بجھ چراغ الدین لاولد تم سمہال
دین محمد دے بیٹے ترائے اوّل شاکر دین
وہاب دین تے محمد علی فر تم تمام یقین

حضرت محمد امین رحؒ کی اولاد کا بیان

حضرت جناب محمد امین ایہ بیٹا شاہ رحمت اللہ
صاحب صدق صفائی والا پاک والی ولی اللہ
وچ محو شریعت محو حقیقت ہور محو طریق لاہوتی
فضل کمال شجاعت والا وچ تار رمز مضبوطی

Marfat.com

بیان کرامت جناب محمد امینؒ

ہکوارِیں شاہ تیرے لوک بالا سقف کراندے
پر بہتے آدم چُک نہ سکّن سخت ہوئے درماندے
محمد امین ایہ دیکھ تماشا جنبش چڑھیا جانی
زردی حال وچ جوش تجربہ ہویا سرخ پچھانی
تس نعرہ ذاتی اسم الٰہی ہکّا وار آلایاء
کرکے یاد اللّٰہ دے تائیں ونج ہتھ شاہ ترے پایا
وانگن سُوٹی چُکّ لے گیا کھڑ اوتّے جھت ٹکائی
لوک حیران تحیّر اندر بات نہ آوے کائی
ایہ ہر دن راتی یاد خدا نوں کردا رہندا جانی
اندر رمز توحید الٰہی داخل خاص پچھانی
آء وتی نوبت کوچ دی فر چلیا چھڈ جہان
حضرت پاک جناب امین صاحب فیض رسان
فر محمدؐ جعفر بیٹا اسدا پچھے رہیا ہک
صاحب عین صفائی والا پر کدی نہ ہویا ڈِک
ظاہر وچ شریعت قائم تے اصلی راز حقیقت
زہد ریاضت مقوی سیتی ہور ثابت وچ طریقت

بھی فر وصلت روز مقرّہ بڑے ڈھکا جانی
قالو انا للّٰہ وانا الیہ راجعون ہویا سفر پچھانی

محمد جعفر دے بیٹے پچھے چارے عالی نام
محمد عظیم سلطان محمد با فرحت عیش انجام

ہور تریجا بیٹا اُس ولی دا نام اُس دا کلیم اللّٰہ
صاحب راز حقیقت والا چوتھا ہے عزیز اللّٰہ

حضرت محمد عظیمؒ کی اولاد کا بیان

فر محمد عظیم دے بیٹے دوئے دونویں عالی شان
شرف شاہ تے جان محمد، صاحب راز عیان

بہتیاں لوکاں فیض جو پایا انہاں دوہاں پاسوں
لاولد گئے تے دوہاں سنڈا ظاہر قرب اگاسوں

حضرت سلطان محمدؒ کی اولاد کا بیان

ترے بیٹے سلطان محمد روشن جیوں آفتابے
محمد حیات تے محمد علی کیا حاجت مہتابے

شاہ والی ایہ تریجا بیٹا بھی عالی عزت نام
وچہ سلک طریقت محکم ترائے پیتا عشقوں جام

Marfat.com

محمد حیات فرزند نہ کوئی خالی اینویں رہیا
محمد علی دے دونویں بیٹے حق سچ راوی کہیا
قطب الدین پہلیں دا ناواں تے دویا چراغ الدین
دونویں حضرت گذرے ہیں ایہ صاحب صدق و یقین
شاہ ولی دے گھر دے اندر چھے فرزنداں پہچانی
صاحب عین صفائی والے سارے یکساں جانی
قادر بخش پہلیں دا اسم وانگن پھُل گلاب
حیات بخش دوجے دا ناواں اندر ذیل حساب
کریم بخش تے فیض بخش پنجواں فضل الدین
محسن علی چھینویں دا اسم سمجھو اہل یقین
قادر بخش اونہوں کر رخصت آئے وچہ اراضی
اوہ اراضی روشن نورون جتھے وسّن قاضی
فضل کرم تہیں اللہ دتے دو فرزند پیارے
محمد شاہ وڈیرے جیہڑے بے اولاد سدہارے
محمود شاہ جو نکےّ بہائی آئے وچ کلاڑی
ساری اپنی عمر اونہاں لے اوتھے آن گذاری
دو فرزند اونہاندے باقی دتے مالک
محمد ہاشم نور حسن دو کیتے اللہ خالق
نور حسن دے بیٹے دو غلام حسن تک جانو
محمد لطیف دوجے دا ناواں وچ کلاڑی مانو

کریم بخش جو بھائی دوجے قادر بخش دا آیا
تھوہے اندر اوس نے جا کے ڈیرا اپنا لایا
روشن علی زمان علی دو پسر انہاں نے چھوڑی
زمان علی چھڈ فانی دنیا طرف بقا لکھ موڑی
روشن علی بقا وچ دنیا تھوہے اندر وسّی
محسن علی جو وچ بشندور سُنے اولاد ہی ہن دسّی
دو اونہاندے بیٹے قاسم علی جو جگ تہیں چلّے
محمد ولی بقا وچ دنیا پچھے رہے ہکلّے

حضرت حیات بخش رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے صاحبزادگان کا بیان

جناب حیات بخش صاحب فیض عالی کہ شد ہویدا در جہان
نام نامی متصل شد آن گرامی صاحب آن خاص عالی خوبتر
نظر صیقل انتہاہا مشکل کشاہا صاحب آن در بیان
در دین دنیا ثبت دایم صائم قائم کامل اکمل باخبر
خصوصا برکت و یُمن ہاء در نہانی لا خبر خلق این جہان
بوقتِ آن کہ مرگ آمد تفریق ذرّہ لاپوشیدہ سوز تر
ثابت دین نبی دے اندر صاحب نیک خصال
جناب حیات بخش نوں جانے اندر حُبّ جمال

Marfat.com

ہمیشاں روٹی رزق حلالی ثابت کر کے کھاندا
ہل واہے تے فکرے سیتی ذاتی اسم ویہاندا
رہے ہمیشان مہلو اندر وچہ مسیتے جانی
علم عمل وچ پکّا آہا صاحب فیض رسانی
پر واسطے روٹی رزق حلالے آپوں کم کریندا
ہور کسے نون مول نہ آکھے آپوں ہل وھیندا
جو ہتھاں پیراں کرن ملائم کم نہ مول کریندے
اوہ آپنے آپوں سختی اندر جانو دوزخ ٹہندے
جو لوکاں کولوں کم کراوے تے آپوں ہتھ نہ لاوے
اوس جہیا ہور بُرا نہ کوئی مفت ایمان لٹاوے
جے نال مزدوری لوکان کولوں کم کراندے کوئی
جو آپنے ہتھوں ہو نہ سکے جانو جائز ہوئی
آ ہُن الٰہی بخش فقیرا کدہر گیا خیال
جناب حیات بخش دے صفت کر توں جلدی نال
اوہ عالی ہمت آب حیاتی صاحب فیض گرامی
صیقل نظر تے کشف قلوبی وچ اصلی حال مدامی
اوہ عاشق ربّ رسول دا آہا سبہ ننگ نموشی دوری
وچ کامل شوق خدا دے ہر دم سالم چہرہ نوری

Marfat.com

جناب حیات بخشؒ کی کرامات کا ذکر

زراعت ربیع جو خرمن اندر سٹی تس ہکواری
سوکانوں کارن تموز آفتابوں جُھلّی آں غباری
ایسی وائو غضب دی وگے کہیا کچھ نہ جاوے
پر جلدی چار چوفیر زراعت حضرت کھیرا پاوے
یعنے سیف زبانوں حضرت پھڑے کلام ربّانی
ہک ذرّہ تیلہ ہلیّا ناہیں زراعت امن امانی
جو فیر زراعت رعد آوازہ گرد غبارے جاوے
جیکر ہوندا ہور کوئی جی جلدی ہوش ونجاوے
حیات بخش جو ڈریا ناہیں اویں رہیا کھلویا
وچ خرمن بافضل الٰہی دور نہ ہرگز ہویا
صاحب فیض اوجالا نوری واہ واہ ہمّت والا
ہادی اہل ہدایت والا تے نور نرالا
اتے ہور لوکاندے خرمن اندر تیلہ رہیا نہ کائی
پہلے حملے نال شتابی لے گئی واؤ اوڈائی
جان ویکھیا لوکاں خرمن تِسدا زراعت صحیح سلامت
بہت حیران تحیر ہوئے تے آئے پیش ندامت
فر او تدینہ لوکان ادب اُنہاندا حقّ سچ ظاہر جانتا
چھپیّا ہویّا ظاہر ہویا تے لوکان صحیح پچھانتا

☆☆☆

فر اندر راج سکھاں دے ظاہر ہور کرامت ہوئی
سمجھو دل تھیں کرو عقیدہ راوی کہے ہر کوئی
ہک احمق ٹولا گاڈیواناں لگے بکر چرانواں
وچ زراعت اس حضرت دے منع کرن تان ماراں
پر بھتیاں لوکاں آکھ سنایا گاڈیوانان تائیں
ایہ صاحب زادہ تس زراعت ضایاں کریو ناہیں
ہے بزرگ زادہ منڈہ قدیمی اولاد دیوان حضوری
مت کوئی پوے طوفان تساں تے ہوسو بے منظوری
ہر اہل ایمان جو قدر پچھانن بے ایمان نہ ہرگز جانن
جان ویکھو تان وانگ حیواناں کھانون موجاں مانن
اپر منع نہ ہوئے ہرگز سبھ بلد زراعت لایا
بند ہوئی منہ بلد تمامان ہک ذرہ ککھ نہ کھایا
زراعت حیات بخش صاحب دی اونویں امن امانے
گاڈیوان ایہ ویکھ تماشا ہوئے بہت حیرانے
ہو پشیمان قدماں تے ڈھٹھے او جو قوم ختاسی
اتے چار چوفیرے لوکاں سدیا ہئی بھتی باسی
گاڈیوان ہوئے شرمندہ ملکیں ڈہمان پیاں
تقدیر الٰہی اینویں آہے ہر جاء خمراں گیاں

Marfat.com

حضرت حیات بخش کی وفات اور ان کی کرامات بعد از وفات

جس ویلے آن بیماری تسون پوہتی موتا والی
صاحب زادیان عرض گذاری ہوئے پیش سوالی

یا حضرت اسیں وطن مالوفہ بشندور اندر لے چلیے
جتھے برزگ ہور تمامی اوتھے خاکو رلیئے

فر حضرت کہیا انہاں تائیں دے جواب قرارے
مینوں لائق اسی جائے دفن کرو دلدارے

واسطے حفاظت مہلو اندر لوکاں کارن رہسان
اس جائی دے خاکو اندر اپنا آپ رلیسان

کھڑیو نہ بشندورے اوتھے ویسان ناہیں
ایہ گل آکھ بحق تسلیمان ہویا شتابی راہیں

ششم ماہ جمادی الاول روز جمعہ دا خاصا
باران سے چھہتر(۱۲۷۶) ہجری ٹریا شک نہ ماسا

فر صاحب زادیان دوہاں رل کے کیتی جھٹ تیاری
ہن لے چلاں بشندور دے اندر آن ہوئی ہشیاری

تقدیرِ الٰہی بدل نازل اوسی ویلے ہویا
فر ہر ہک آپو آپنی جائی وچہ یقین کہلوایا

موضع مہلو تجی مسجد روضہ تسدا بنیاں
سبحان اللہ الحمد للہ فکر کریں توں جنیاں

Marfat.com

ایہ کرامت بارش والی مرنے پچھے ہوئی
بجھو سمجھو کرو عقیدہ اِتھے شک نہ کوئی
صاحب حیات بخش دے پچھے باقی دو فرزند
صاحب عین صفائی والے عالی قدر بلّند
حشمت علی پہلے دا ناواں لکھیا ویکھ ضروری
نواب علی دوجیدا اسم وچ درگاہ منظوری
ایہ دونویں دین نبی دے اندر محکم تقویداری
صحیح سلامت عیشان موجان فضل جو ایزد باری
انہاں شرک بدعت والی ساری پٹی ہے بنیاد
ہور غصہ شہوت حرص ہوائے کیتا دور فساد
جس جائی تے قدم انہاں دا روشن ہووے دین
دیر نہ لگدی ہرگز ذرہ صافی اھل یقین
نواب علی وچ دار فنا دے دِیوے وانگن بلدا
ثابت خاص شریعت سیتی ذرّہ قدم نہ ہلدا
حشمت علی جیون ماہ آسمانی صاحب فیض رسانی
جت وَل نظر کرم دی کردا سب مشکل حل پہچانی
ایہ دونویں عقلوں فکروں زائد وچ توحید الٰہی
سے وربان دا کفر کیہوں بُھتّن بناون راہی
جے ہندو پنڈت اِکے تنہاں پل وچ موم ہو جاوے
صیقل اسم جو ذات الٰہی جلوہ دے چمکاوے

Marfat.com

کیا حاجت ہے ہندو پنڈت گیر جو ماریا جاوے
پیش جناب نواب علی دے بُجھو جیں من بھاوے

باب دربیان کرامت نواب علی صاحب اززبان درفشان خود بخود ظهور کرده اند

وچ موضع بلّ کرامت ظاہر نواب علی تھیں ہوئی
دساں کھول حقیقت ساری شک نہ ذرہ کوئی

امیر بخش نوکر انگریزاں لانواں موس جو گیا
اندر جاے بلّ پیراندے بجّھو ایہ سنہیا

نواب علی بعد جو اوسدے پھردا سَیل کریندا
خواہش دلے وچ لکڑی کوئی لبھّے من پرچیندا

آ ہُن حکم میلادی لکڑ بابو حکم چلایا
لیکے موس جوان کسے نے ہر سر لکڑی لایا

جان لگا موس ہک لکڑ عجائب سوہنی نظری آئی
دونویں سر کپوڑ اوہ لکڑ لیک شگاف نہ کائی

صاحب نواب علی نے کہیا ایہ ہے لکڑی میری
اچراں کولوں بولیا کوئی کیا حاجت ہے تیری

ایہ لکڑی میری تیرے تائیں دیساں ہر گز ناہین
توڑی کرسین جتن کہیرے خالی جانویں راہین

فیر نواب علی نے کہیا میں سولان پینی دیساں
تارے موجب تیرے تائیں تے لکڑی ضبط کریساں

فیر اوہ نال غضب دے اگوں بولیا آہا منحوسی
مین عرض نہ تاری لکڑی میری بہت نفع میں ہوسی

صاحب نواب علی فر کہیا میں ہک روپیہ دیواں
نال رضاوی تیرے ہتھوں لکڑی مُلّین لیواں

فیر اوس گل نہ منی ہر گز میں لکڑی دیواں نا ہیں
پر منحوساں دی بولی مندی مول نہ پونوں راہیں

آء ہُن الٰہی بخش فقیرا جھگڑا گلّ موکائیے
حق بحق تے باطل باطل حقیقت کھول سنائیے

نواب علی فر چُپ ہو رہیا جھگڑا مُکّا سارا
پر مُنہڈ قدیمی رسم فقیراں کرنا نہیں ککارا

کہڑا اوہ منحوسی آہا نام پتا دس کوئی
جس نال اولاد دیوان صاحب دی سخت معارض ہوئی

خود اُوس دا نام جو آہا تے عُرفوں دوز نعلینی
نور اللہ اوس دا باپ پچانی وچ رہندا بلق بدبختی

اپر لکڑی وچہ نصیبے دے اسدے نا ہیں ہوئی
نصیب ہوئی جس اوس دا ناواں سمجھ لیوے ہر کوئی

نواب خان جو کہڑی والا نمبردار پچانی
اوہ لکڑی قبضے اُوس دے اندر ہوئی اے دلجانی

خودیا اونوں خالی رہیا ہک سکڑا سُکھ نہ آیا
پر منحوساں دیاں مندیاں چالیں رکھیں شرم خدایا

Marfat.com

نواب خانے فر نال قیمت دے لکڑی اوہ جو دتی
کراڑ بکئے نوں سمجھ عزیز پر اندرون متی متّی
نون(۹) روپئے قیمت اُوس دی نفع وصولی پایا
نواب خانے جو کھرڑی والے بھجو جین من بہایا
جان ٹکیا آرہ سر لکڑی دے ترکھاناں زور چلایا
نال شتابی دو کیتو نے ویکھو کیا کجھ پائیا
شکم لکڑی دا نال ریتو دے بھریا ہویا سارا
دیکھ کر اڑ متحیر ہویا فر کردا شور ککارا
کراڑ خالی تے موچی خالی کجھ نفع حصول نہ ہویا
پر اوس لکڑی دے شکمے اندر سِرّ فقیر کھلویا
وچوں لکڑی ریتو وانگن غیرت نال فقیراں
ہوئے پلّ وچ ویکھدیائیں لوک ہوئے دلگیراں
پر ایہ نواب علی تھیں ظاہر خاص کرامت ہوئی
لوکان جُہلاں خبر نہ مولے سجن والا کوئی

حضرت شاہ ولی کے باقی صاحبزادگان کا بیان

کریم بخش تے فیض بخش فضل دین جو نالے
محسن علی بھی نال انہاندے سبھ اوچے درجے والے

Marfat.com

ایہ اندر دین نبی علیہ وسلم صلی اللہ دے محکم جانجان تیک حیاتی
عیشان موجان خوشیاں سیتی پائی فیر مواتی

ایہ سارے شاہ ولی دے بیٹے عالی بزرگواراں
فضل الٰہی سبہنان اوتے بے حد بے شماراں

حضرت فیض بخش دے دونویں بیٹے ظاہر آکھ سنائی
ہک فقیر تے دوجا فضل دل تیرے تے لائی

محسن علی دے دوئے بیٹے سمجھو نال قیاس
قاسم جی تے محمد علی ایہو نکتہ راس

قاسم لا ولد ہے بیتے جان بحق تسلیماں
محمد علی جیون گل گلباسی وچ شوکت شان عظیماں

حضرت کلیم اللہؒ اور حضرت عزیز اللہؒ کی اولاد کا بیان

ذکراولاد کلیم اللہ دی سُن توں کراں بیان
نور حسن تے رحم علی ایہ دو اِس تھیں جان

انہاں عمر ساری وچہ ذکر الٰہی خرچ کیتی اے یار
فر اینویں طرف بقا دے واصل ہوئے جان شمار

نور حسن لاولد ہی ایہائی چھوڑی دنیا فانی
اتے رحم علی با فضل الٰہی صاحب اولاد پچھانی

Marfat.com

رحم علی دا بیٹا ہکاّ الٰہی بخش جو خاصا
وچہ زہد ریاضت پکاّ آہا صاحب عین خلاصا
وفات الٰہی بخش صاحب دی ہوئی ماہ رجب دے
چہار شنبہ دا روز مقرّہ وچ دفتر ازل دے
باران سے چھہتر(۱۲۷۶) ہجری مقرّہ جانی
چلیا چھوڑ جہان فانی نوں اندر ملک ابدانی
الٰہی بخش دا بیٹا پیچّے محبوب شاہ نوں جانے
صاحب فیض تجربے والا عالی ہمت شانے
عزیز اللہ دا ہکا بیٹا محمد علی جو اوسدا نام
صاحب زہد تے ظاہر باطن، خبراں لوک عوّام

حضرت شیخ محمد کی اولاد کا بیان

اگے بس تمام حقیقت ویکھو فضل ربّانی
ذکر اولاد ہن شیخ محمد کرسان با دل جانی
شیخ محمّد دے دوئے بیٹے ہر ہک عظمت والا
محمّد شفیع تے محمّد بقاء عالیشان اوجالا
محمّد شفیع مصلّے اوتے ہویا جان نشینان
اتے محمّد بقا وچ سلک طریقت ہویا محو یقینان

Marfat.com

صاحب کشف کرامت والا عالیشان حضوری
بہتے لوک مرید تنہاندے پان مرادان پوری
فر اوڑک گیا وطن آپنے نون نال ارادے باری
دو بیٹے تس پچھے جانی صاحب عزّت کاری
صالح محمّد جیون نور درخشان نوریدے چمکارے
اتے دوست محمّد اوسی وانکن جیونکر پھُل گلزارے
ہر دو سیف زبان پچھانی تے نفس امّارہ دوری
محو شریعت محو حقیقت وچ محو طریقت نوری
مئے حُبّ خاص وصالت والا وچ ہر دو کامل اکمل
نظر اکسیر تے عالی رُتبہ فی خاص الخاص تجمل
مارے عشق تنہاندا ٹھانٹاں جیونکر ٹھانٹھ سمندر
ظاہر دنیا نال آمیزہ تے باطن چال قلندر
آکھ ہُن الٰہی بخش فقیرا کس نوں کہن قلندر
قلندر ٹھہریا نور الٰہی یعنے حال قلندر
قلندر مطع نور شاہی دا مقام بلنّدہ قلندر
قلندر ہے جو بحر آشنائی قلندر موج قلندر
قلندر موج ہمیں لایزالی کدے نہ دور قلندر
قلندر نور شمع دے وانکن پہ ہگو رمز قلندر
قلندر رمز باذوالجلالی دیکھو حال قلندر
قلندر قطرہ شہ دریائی عشقون جاں قلندر

قلندر ذرّہ بجّہ صحرائی عشقون عشق قلندر
قلندر سِرّ بے خوفی آیا از بیرون حرص قلندر
قلندر سایہ لایزالی تے بے زوال قلندر
قلندر محض جو ذات الٰہی ذات با ذات قلندر
قلندر با تمثیل کھڑی جبّار ہے عکس قلندر
قلندر نہ ایمان تے کفر واہ ہادی ذات قلندر
قلندر کم روزگار نہ کوئی نہ ابتداء قلندر
قلندر کل بیزاری اندر نہ انتہاء قلندر
قلندر مخزن سِرّ اسرارے وچ دائم ذوق قلندر
قلندر دائم شوق بشوقی قلندر شوق قلندر
قلندر دائم ہے مشتاقی ، مایہ عشق قلندر
قلندر ربی مکان پچھانے تے بے زبان قلندر
قلندر ربی نشان ایہائی تے بے نشان قلندر
قلندر ہے دریاء مروّت صحرا فتوت قلندر
قلندر ہے دریاء معانی تے لامکان قلندر
قلندر قلزم جان توحیدی چشمہ تفرید قلندر
قلندر کل مذہب تھین باہر تے سمجھ نہ حال قلندر
قلندر تائین دین نہ کوئی نہ کینہ حرص قلندر
قلندر کل بیزار خودی تھین خودے خود قلندر
قلندر غرق دریا مذکورہ بے خود غرق قلندر

قلندر جامہ عشقوں سیوے ہور نہ ہوش قلندر
قلندر خرقہ دوہاں جہاناں ساڑیا جان قلندر
قلندر تائیں علم نہ عشقوں پر قدم از صدق قلندر
قلندر اول آخر آیا بے مثل تمثیل قلندر

ایہ سب اوصاف تے نعت پچھانے ہر دوہاں دے تائیں
صالح محمدؒ تے دوست محمد جلوہ روپ سنائیں
وہ صالح محمد دے دوئے بیٹے عالی صدق صفاء
عبدالوہاب حبیب اللہ صاحب عین تقاء

فر حبیب اللہ دا ہکّا بیٹا مصطفی جو اسدا نام
وچ سلک طریقت پکّا محکم صاحب فیض انجام
دوست محمد دے ترائے بیٹے سمجھو اے ولی اللہ
ہدایت اللہ تے حیات اللہ دونویں تریجا عظمت اللہ

ایہ ترائے صاحب زہد ریاضت جام عرفانی پیتا
وچ خاص تجربہ نور الٰہی روشن جلوہ کیتا
اندر دم آخر دے ترائے محکم دلوں زبانوں
شریعت حقیقت محو طریقت ہوئے دلوں پچھانوں

فر اوڑک چلناں سبھناں تائیں وجیا کوس رحیل
یعنے کوچ نقارہ واصل طرفوں ذوالجلیل
ہدایت اللہ دے دوئے بیٹے کران حقیقت ظاہر
فیض بخش تے بہاول بخش از سلک طریقت ماہر

حیات اللہ دے دو فرزند جیونکر ماہ آسمانی
روشن اندر دار فنا دے صاحب فیض رسانی
حیات بخش جو اول بیٹا عالی عظمت والا
فقیر محمد دوجا جانی صاحب فیض نرالا
حیات بخش لاولد جو گیا با تقدیر الٰہی
فقیر محمد تہیں محمد بخش صاحب سرّ آگاہی

حضرت محمد شفیع کی اولاد کا بیان

شیخ محمد تہیں محمد شفیع صاحب خوب خصالاں
مسند نشیں مصلاّ اوتے سویا سمجھ مثالاں
حکمے نال پدر دے اسنوں ملی وراثت کُلی
آیا ماہ ویساکھ بہاری واؤ رحمت دی جُھلی
وڈا مشائخ عالی رتبہ صاحب فیض حضوری
جو نکڑا وڈا درج بدرجہ پان مرادان پوری
صائم الدّہر تے قائم الّیل تس ساری عمر گذاری
خاص قلندر عالی جلوہ نہ کچھ حدّ شماری

Marfat.com

کرامت حضرت محمد شفیع

سلطان دلاور خان دے قاضی ہک مسئلہ مشکل ہویا
راز نہ کھلے سمجھ نہ آوے تحیر حال کہلویا

رَل مِل عرض جو قاضیاں کیتی سلطان دلاور اگے
اسانوں سمجھ نہ ہر گز آوے تے مسئلہ ہتھ نہ لگے

اج اِتھ زمانے اندر فاضل کامل تے مکمل
محمد شفیع ہے ظاہر باطن اسدا خاص تجمل

مت کچھ نظر کشف تھیں اوسنوں معلم ہوسی جانی
کرسی حل ایہ مسئلہ سارا صاحب دُرِ معانی

اوہ مسند اوتے بیٹھا ہویا بشندور شہر دا والی
کئیں ہزاراں پان مراداں اوسدے پیش سوالی

اوہ خاص اولاد دیوان صاحب دی صاحب فیض رسانی
سُن کے گھکڑ خوش دل ہویا آیا تُرت پہچانی

پیش جناب محمد شفیع دے نال شتابی پوہتا
السلام علیکم کہیس اوّل ہتھ بنھ پیش کہلوتا

پہ عرض گذاری کیتس ناہیں بہی حضرت سخن کریندا
آپنے آپون کشف دلے تھیں اونہاں نوں سمجھیندا

ذرّہ ذرّہ قطرہ قطرہ بدّل دل اونہاندے لاندا
صاحب دل صفائی والا مسئلہ وہ سمجھاندا

Marfat.com

مشکل مسئلہ پل وچ حاصل ذرہ دیر نہ ہوئی
باجھوں پنجتن مسئلہ حل پنجتن ہار نہ کوئی
ایسی اوس تشریح مسئلہ دی کیتی خوب بیان
قاضی مُلاں سننے والے حیران اتے پریشان
جے کر کدے دلاور خانے پیش مہم کوئی آوے
فر نال شتابی پیش حضرت دے آوے مقصد پاوے
بیٹے چار محمد شفیع دے عالی بزرگ نامی
محمد سعی محمد رفیع محمد ضیاء شاہ نواز گرامی
ایہ چارے صاحب فیض ایہائی پر ہک سبہناں اعلا
محمد ضیاء جو علم تصوف عالیشان اوجالا
ہور شفقت پدری بہت زیادہ اسدے اوتے آہے
اتے پند نصیحت باپ دی کولوں سُنیا عاشق راہے
اوّل نصیحت بدی نہ کرنی تے دوجا طمع ریائی
اُستھیں لنگھ عبادت اندر رہناں خوش دل لائی
بدی کسیدی نیکی عوض ظاہر کرنی جانی
ہور غصہ کینہ بخل کرناں دولہ پچھانی
علم عمل وچ پکّا رہنا غفلت کرنی دوری
گوشہ مَلّ عبادۃ کارن تے کرنا صبر صبوری
ہور خیر وجودی محکم رکھیں کہڑی چیز پسندی
اتے کہڑی چیز وجودے اندر پاوے بہتی گندی

Marfat.com

پسند مراد نیکی دے جانے تے گندی ہے بریائی
جان جانان جینویں قابو ہووے کریو نیک کمائی
چھوٹھ نہ کہناں ہر گز ذرّہ کیونجے وچ قرآن
منع کیتا خود ربّ تعالی رہویں امن امان
ہور روزی طرف اللہ تہین جانی روزی دیون ہارا
اتے دنیاں ترک دلے وچ پکڑیں کر کے ہمت سارا
دوست دشمن ہکّو جہیا سبہناں دوست رکھیں
نال بیزاری ہور کسے نون غضبوں غضب نہ چکھیں
محمد شفیع دی ہوئی تیاری دتیس جان پیاری
یاراں سے چھتالیہ(۱۱۴۶) ہجری سنہ میلا آخر واری
محمد ضیاء جو مسند اوتے آہا بیٹھا جانی
صاحب فیض بلندی والا صاحب دین ایمانی

ذکر اولاد حضرات محمد سعی، محمد رفیع، شاہنواز

محمد سعی تے محمد رفیع دونویں محو طریقت
صاحب حلم تواضع سیتی ہور شیر زبان حقیقت
پر جو اولاد دیوان صاحب دی سبہا اہل حلیمی
راسخ دم تے ثابت قدم اندر مہر کریمی

Marfat.com

محمد سعی تے محمد رفیع دا پچھے رہیا نہ کوئی
کیونجے ایہ لاولدی دونویں اولاد نہ ہرگز ہوئی
شاہ نواز اولاد معیّن فضل ہویا یزدانی
نور احمد صاحب جو بیٹا ظاہر گھر اُسدے وچ جانی
وانگ آفتاب دے جلوہ تسدا لدّہا بھید نہانی
بے طمع تے بے ریا تے حارص ذرّہ نہ جانی
جیکر کجھ شکرانہ کوئی پیش انہاندے رکھے
دیندا ونڈ غریباں تائیں اوتھیں ذرّہ نہ چکھے
اوڑک فیر نور احمد صاحب گیا چھوڑ جہان
صاحب عالی ہمّت والا جلوہ نور عیان
دو بیٹے تِس پچھے جانی وڈّے عالی شان
اکبر علی تے قاسم علی صاحب فیض رسان
اکبر علی وچ سلک طریقت کامل زہد آہا
ہور بہت کرامت اُستھیں ظاہر تھیا فضل الٰہا

کرامات حضرت اکبر علی

وزیر چند برہمن عُرفوں سُدہمن بیٹا والا مل
رہندا وچ بشندور شہر دے نوکر ستہاں آجل

اوس کول گرانویں مشرق طرفہ کھوہ کہٹایا جانی
بہت عمیق تے پانی ناہیں قطرہ آب پچھانی
دِک ہویا فر آیا جلدی اکبر علی دے پاس
کہندا حضرت پانی ناہیں مہر کرو تاں راس
فقیراں دل رحیمی والا مہر دلے وچ آئی
ہتھ اوٹھا دعا جو کیتیس نال دلے دے رائی
اوہ مستجابُ الدّعوات جو آہا ہوئی قبول دعا
دوجے دن اوس کھوہ دے اندر آب ہویا برپاء
قدم بوسی اوس حضرت والی کیتی دلوں بجانو
نذراں تے نذرانے دتیس دل تہیں خوب سیانو
ہُن توڑیں اوہ اونویں ایہ قائم کھوہ پچھانی
سبھناں لوکاں خبر جو اوسدے کل حقیقت جانی

☆☆☆

اتفاق ہک وار میں موضع ہل اکبر علی صاحب جو گیا
اتے بیٹا نکڑا نالو نالے پچھے ویندا پیا
کیا ویکھن خربوزہ سوہنی نظری اندر آ...
فر بیٹا ویکھ پئیو دے اگے عرض احوال سُنائے
خربوزیاں والا مالک حاضر اوتھے آہا جانی
وڈا دوس مریلا جٹ صورۃ وانگ حیوانی

Marfat.com

اکبر علی فر اوسدے تائیں کہیا جلدی حال
خربوزہ ہک اس بیٹے میرے دیہ شتابی نال
کہندا جٹّ مریلا اگوں خربوزہ دینواں ناہیں
باجھ مزہ ری کیکن دینواں فیر نہ سخن نائیں
ہک خادم نال انہاندے آہا فیر اوسنے آکھ سنایا
ایہ خاص اولاد دیوان صاحب دی کیوں توں پاس فیر آیا
پیش فقیراں منکر ہونان جائز ناہیں آیا
لائق تینوں دیہ خربوزہ پانویں قرب سوایا
فر سُن کے ایہ گلّ جٹّ مریلا کہندا نعرے مار
مَین اِنہاں جیے فقیر ہزاران ڈِٹھّے بے شمار
اساڈا مرشد کامل اکمل میں بھی مرشد والا
خربوزہ ہر گز دینواں ناہیں کرو زبان سمہالا
اکبر علی فر نال غضب دے سرنگ وٹایا
فر اوسے جائی وچ مسیتی قدم مبارک پایا
کر کے وضو کرے دعائیں یاربّ جبّار قہارا
میں بندہ تیرا وچ رسوائی ہویا بہت لاچارا
ہک جٹّ مریلا جھگڑے کردا میں عاجز دے نال
فضل کرم کجھ اِسدے اوتے یا قادر ذوالجلال
کیا ویکھن جو وچ آسمانے ہویا ابر ظہور
دعاء ولی دی اوسی ویلے ہو گئی منظور

بارش بدّل پھٹے نازل تے گولی پون ہوائیں
یعنی ژالہ نازل ہویا پیا شور کہائیں
فر غضب الٰہی برق آسمانی بجلی نال ہوئی
مع فرزنداں رنّ جو اُسدی نال بجلی دی موئی
ہور کھکھڑیاں خربوزے اُوس دے وَسّن کدّے نائیں
نال مٹی دے مٹی ہوئے ہُجّبو یار سنائیں
دعا فقیران مہر خدا دی تے بددعا تھیں ڈرناں
پر رہنان اندر حکم تنہاندے گھر در صدقہ کرناں

☆☆☆

حکم چند بیٹا رام کشن دا دروغہ پدر خطاب
رہندا موضع جنڈ تے مہلو سمجھو اے احباب
خالی روکہ حیاتی والا میوئون خالی رہیا
پر جسدے گھر اولاد نہ ہووے جیون اوسدا کہیا
ایہ ہر ہر جائی پاس فقیراں پھردا رہیا ہمیش
آرزو دلے دی پوری ناہیں ہوئی حاجت خویش
اوڑک پاس جو اکبر علی دے آہا وچ دربار
نال بیزاری زاری کیتس تے کہندا نعرہ مار
یا حضرت میں فرزند نہ کوئی ہویا بہت لاچاری
فضل کرو یا حضرت مینوں ہووے دور خواری

Marfat.com

فر نال جلالت اکبر علی نے کہیا اوسدے تائیں
گھر تیرے وچ بیٹا ہوسی فضل کریسی آ سائیں
ہور نام پسر دا کرم چندر کہناں تدہ ضروری
مدّت بعد جو نوں(۹) مہینے آس تیری گل پوری
فر چلیاء ہندو نال خوشی دے گھر دے اندر پوہتا
دے مبارک رنّ آپنی نوں اونوں کہلا کہلوتا
پھُنڈی رنّ مبارک سُن کے وانگ خمیریاں ناناں
میوے ناہیں کپڑیان اندر واہ واہ بہاگ سوہاناں
ہر دن دن خوشی زیادہ پاوے جیونجیوں شکم وڈیرا
واہ واہ دعا فقیر صاحب دی کُھلاّ فضل کہنیرا
جان پورے نوں(۹) مہینے ہوئے تے بیٹا جمیا جانی
کرم چند جو ناواں تسدا رکھیا دلوں بجانی
جاں اوتھے رنّ اوس حد معیّن سمیت خصم دے آئی
تے بیٹا گُجّھڑ اندر چایا ہور نالے نذر لیائی
پیش جناب اکبر علی دے رکھیں جو کجھ آندا
فر اندر حق اوس بیٹے آپنے شتاب دعا کراندا
بعد دعا دے رنّ تے خصم دونویں وداع ہوئے
لیکے بچّہ نال خوشی دے گھر وچ ونج کھلوئے

Marfat.com

دربیان دیگر کرامت واوصاف جناب اکبر علی صاحب

اک دن فوت ہویا ایہ حضرت با تقدیر ربانی
ہک پہر دی قدر مویا رہیا عاشق دل تھیں جانی
فر حکم الٰہی زندہ ہویا تے لگا کرن جواب
اٹھ دیہاڑے ہور حیاتی دتی پاک جناب
خلقت ایہ زیارت کارن کیا نیڑیوں کیا دور
اکبر علی جیوں بدر ہلالی چمکے چہرا نور
جد اٹھواں روز آ پورا ہویا ہوئی فیر تیاری
باران سو تے سنہ تریہٹھ(۱۲۶۳) ہن میلا آخر واری
ہک پچھے اِس دا بیٹا رہیا فتح علی جو اس دا نام
صاحب عین صفائی والا صاحب فیض انجام
اپر ایہ لاولدی گیا اولاد نہ ہوئی ظاہر
ایہ پکّ روایت شک نہ ذرہ سبہ کوئی اتھیں باہر
قاسم دا ہک بیٹا صاحب اہل حقیقت
فقیر بخش جو ناواں تِسدا اندر محو طریقت

Marfat.com

سجادہ نشین حضرت محمد ضیاءؒ کی اولاد کا بیان

محمد ضیاء جو مسند اوتے بیٹا صاحب راز
موجب حکم محمد شفیع دے صاحب فیض دراز
محمد ضیاء وچہ محکم طاعت صابر اہل قناعت
کئیں ہزاران طالب اوستھیں پایا شوق ہدایت
وچہ شریعت محو طریقت صاحب فیض حضوری
ہر قلب عزیز تے صیقل نظر چمکے چہرہ نوری
ستّ زمیناں روشن اوستھیں تے روشن ست آسمان
یعنی غوثی رتبہ اوسدا اندر دوجہان
محمد ضیاء زبدۃ الاولیاء کامل آہا جانی
قدوۃ الاصفیاء محمد ضیاء مکمل خاص پہچانی
ہُن ہوئی تیاری کوچ نقّارہ تے پیا گن آواز
یاران سو بونجہ (۱۱۵۲) ہجری رحلت تس پرواز
محمد ضیاء دے بیٹے ترائے عالی بزرگوارے
محمد فضل تے محمد ناصر صاحب تقویدارے
تریجا جناب محمد خالق وچ محکم خاص شریعت
صاحب خلق حلیمی والا اندر محو طریقت
پر خالی روکہ حیاتی والا ثمرہ ناہیں پایا
پر اوڑک یاد خزاندے تسنوں عقبیٰ ساتھ رلایا

Marfat.com

پنجون شہروں طرف چہ دے نکا اوہا جائی
زیارت گاہ اوہ عالمیان دی صاحب فیض رسانی
محمد فضل نہ وکے پنجشنبہ روز پچھانی
از کشفوں راز معلم ہو وچہ پسندیدہ جانی
محمد فضل با فضل الٰہی عالی مسند پاک
تے بیٹھا یاد الٰہی اندر اوہ صاحب ادراک
کیتین ہزاران طالب اسدے صاحب جب عیان
کرے نصیحت سبھناں تائین دل دے نال تران
جو کچھ امر شریعت ظاہر تس سبھناں آکھ سنایا
بھی ذاتی اسم جناب الٰہی قلب تنہاندے لایا
ایہ اندر زہد ریاضت پکّا خانجان تیک حیاتی
دم پورے جد ہو گئے پائی فیر مواتی
یاران سو تے نوے(۱۱۹۰) ہجری پائی تس وفات
روز جمعہ دے بجہ توں ثُریا عالی ذات
دو بیٹے تس پچھے باقی صاحب صدق صفا
علی محمد نور محمد ہادی اہل اتقا
نور محمد اولاد نہ کوئی خالی رحلت پائی
اتے علی محمد بکو بیٹا کرم بخش نام جو ایہائی
محمد میں دا خورد برادر مسند بیٹھا جان
صاحب فیض ہدایت والا موجاں خوشیاں مان

Marfat.com

حضرت پاک محمد ناصر اسم گرامی جانی
صاحب تجمّل والا عالی ہمّت شانی
تس باجھوں ذاتی اسم الٰہی خالی دم نہ گیا
ہور نفس محاسب فکر تجربہ ثبت ثبوتی رہیا
آء ہُن ویلا نیڑے آیا یعنی موت قریبی
باران سو تے چوہتر(۱۲۷۴) سنہ گیا جا ہک عجیبی
دو بیٹے تس پچھے باقی صاحب اہل ہدایت
احمد علی الٰہی بخش وچ ثابت حال قناعت
فرمان وصیت پدری جانے الٰہی بخش دے تائیں
احمد علی نوں حکم نہ ہویا مسند بیٹھا ناہیں
الٰہی بخش مصلّے اوتے بیٹھا کرے عبادت
صاحب عین صفائی والا اندر زہد ریاضت
وچہ راز حقیقت اندر محکم عالی جلوے والا
وچ شوکت جان طریقت قائم عالی نور نرالا
لاولد رہیا کوئی بیٹا ناہیں اِس نوں دتا اللہ
فر عہد معیّن نیڑے ڈھکا ٹکے نال الااللہ
باران سو انتالی(۱۲۳۹) ہجری پائی تِس وفات
لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ پھر ٹُریا نیک صفات
فر وڈّا برادر اُسدا جہڑا مسند بیٹھا جانی
احمد علی جو ناوان اوسدا دلتھیں خوب پچھانی

وڈا عالی رتبہ اسدا کجھ صفت نہ کیتی جاوے
مستغرق اندر ذکر الٰہی دم دم خوشیاں پاوے

حکایت احمد علی

ہک واری حضرت احمد علی ٹریا کسے گرانوں
ایہ گل حقیقت قصہ سارا تینوں کھول سنائوں
روغن زرد ڈولی وچ پا کے ٹریا ویندا راہی
نیت آنوں شہر منور بشندور دلے دی خواہی
کیا ویکھے ہک کھوہ دے وچوں کڈھن لوک جو پانی
ایہ پانی پیون اوس کھوہے تے حاضر ہویا جانی
ڈولی ہک درختے سیتی اسنے چا لمکائی
لگا پانی پیون اوتھوں نال دلے دی رائی
کیا ویکھن ہک گرد غبارے اچن چیت جو آئی
ڈولی لیکے رخصت ہوئی پر ہک بات آلائی
جے توں ڈولی لوڑ مقرہ تان جاء اندر گرمہالہ
پچھیں لبھسی اوتھوں تینوں سمجھیں حال احوالہ
فر پانی پیکے ٹریا اوتھوں عالی ہمت والا
نال شتابی ٹردا ٹردا پوہنتا آ گرمہالا

Marfat.com

کیا ویکھے ہک نال درختے ڈولی لمکی ہوئی
چک لئی اس نال شتابی تے نظر نہ آیا کوئی
صحیح سلامت روغن زرد جمیا ہویا جانی
پر ہک انگلی اندر روغن لگی خوب پچھانی
کون آہا جس روغن زرد اوتھوں چک لے آیا
جنّ خبیث وچ گردو غبارے جس ایہ شور بنایا
پر اصلی اوس ہمراہی کیتی احمد علی دے تائیں
چک کے پہار لے آیا آگیرے ہجو یار سنائیں
پر اجے نہ بیٹھا مسند اوتے احمد علی پچھانو
ایہ پیش کرامت اوسدے ظاہر ہوئی دلوں سیانو
اک دن اس حضرت دے کولوں پچھیا کسے یار
کہڑا سخن جو دنیاداراں کردا ضبط قرار
کہیا حضرت دنیاداراں کرنا ایہ فرمان
کیونجے عارف کامل پاسوں روایت ایہ بیان
دنیاداراں لائق ایہی کرن زباناں بندی
دروغ کوئی تہیں سمجھ عزیزا سچ حضور پسندی
سلیم طبع تے رحم دلی ہوویں ہر دم حال
ہور موافق قدر کشاد پیشانی مسکیناں کرن سمہال
اتے بندگی وچ جناب الٰہی ہونون قدم ثبوتی
تان روز قیامت عیشان موجاں پانون ہیرے موتی

حضرت احمد علی کی وفات کا بیان

ہن ہوئی تیاری احمد علی دی پوہتا وقت مواتی
اس دارِ فانی تھیں سمجھ عزیزا ہوئی تم حیاتی

اپر صلبی اولاد نہ ہوئی گھر اس دے وچ جانی
نال لاچاری مسند اوتے کیتس فکر پچھانی

باہوں پکڑ غلام شاہ نوں مسند خاص بہایا
ایہ بیٹا قطب الدین دا ایہے عالی ہمت پایا

اتے قطب الدین از نسل پچھانی صاحب محمد امین
محمد امین جو شاہ رحمت اللہ بیٹا حق یقین

اتے شاہ رحمت اللہ بیٹا جانی پاک دیوان حضوری
جناب حاجی عبداللہ ناواں آس کریندا پوری

باران سے پچہتر (۱۲۷۵) ہجری رحلت خاص جو ہوئی
حضرت احمد علی صاحب دی شک نہ ہرگو کوئی

تری (۳۰) ماہ شعبان دی روز بدھوار پچھانی
عرس انہاندا اسدن ہوندا شک شک نہ آنی جانی

شاہ غلام ہُن مسند اوتے صاحب صدق صفاء
کردا یاد اللہ دے تائیں عالی اہل ہداء

غلام شاہ نوں ہک نصیحت کرساں با دل جانی
جس تھیں پاوے فیض شتابی صاحب دُرِ معانی

اوّل وچ شریعت قائم رہنان ثبت ثبوتی
ہور رمز حقیقت پچھلیاں سیتی رہناں توں مضبوطی
کوئی ایسی کار نہ کرنی تسان جس تھیں توبہ آوے
ہور حُب لطافت گُل دے اوتے کرنی جیوں دل بہاوے
عاقل نون ہک نکتہ بس ہے کون قضیے گالے
پر جیکو اس مسند تے بہسی آپنان آپ سمہالے
مین قربان سبہناں دے اوتون جان فدائی کردا
کچھ نام خدا دے مدد کریو مین نت مداحین پڑہدا

نواب علی صاحب مہلو والہ کا بیان اس کتاب کی تصنیف کے بارے مین

ہک واری نواب علی نے آ کہیا میرے تائین
ہک نسخہ نعت دیوان حضوری تیری تھون بنوائین
مین اگّون کہیا سند جی پکّی حاضر کرو موجودی
تاں مین نعت کریسان جلدی مدد نال معبودی
دیسان سند مین پکّی تینون نواب علی فرمایا
مین فر کہیا انشاء اللہ کران بیان ہو لایا
کوئی تھوڑی مدت گذرن پچھے سند میرے ہتھ پائی
فر لے کے قلم دوات سیاہی مین دل تہین قلم چلائی

Marfat.com

اپر سندا اوہ فارسی اندر ہندی آسان بنائی
سمجھن کارن عوامان تائیں مشکل رہیا نہ کوئی

نواب علی بفضل الٰہی صاحب عین صفائی
خاص الخاص شریعت سیتی تار توحید بجائی

نواب علی دا عالی رتبہ کچھ سمجھ وچہ نہ آوے
صاحب شرم تے تقویٰ اندر صاحب اہل سخائی

ہور علم تصوف سنی اندر روشن تسدا سیناں
خاص اولاد دیوان حضوری صاحب اہل یقیناں

نواب علی دا دوم برادر عالی عظمت والا
حشمت علی ہے نام تسدا عالی جلوے والا

میں ہکا واری دیکھیا اوسنوں سمجھا اندر پایا
فر دوجی(۲) واریں شجرے اندر اوسدا نام جو آیا

واہ واہ عالی رتبہ اوس دا صاحب اہل سخائی
وانگن ماہ بدر جیوں روشن دنیاں اندر سائی

صاحب فیض حضوری رتبہ اوس دا خوب پچھاناں
وچ سلک طریقت محو طریقت عالی قرب سیاناں

یا حضرت ہک مرض اسانوں سخت جو طاری ہوئی
کوئی دارُو و رمل راس نہ آوے دیکھ رہیا سب کوئی

تسیں دوئے برادر کریو حیلہ حق اساڈے اندر
ہووے خیر تے کراں دعائیں مُکے نہ سمندر

Marfat.com

دیوان حاجی عبداللہ صاحب پوریاں پانون والا
دیوے آس بے آسان تائیں صاحب فیض نرالا
حضرت عبدالعزیز صاحب جو فضل کنندہ والی
حضرت شاہ رحمت اللہ صاحب کردا مہر سمھالی
عنایت اللہ تے عبدالسلام کرسن مہر گھنیری
محمد امین تے شیخ محمد خیر کریسن میری
عارف صاحب تے قائم صاحب عالیشان بلندی
معصوم مراد خیر محمد عالی ذات پسندی
محمد جعفر تے محمد بقا محمد شفیع جو نال
فتح محمد اتے دل محمد کرسن مہر سمھالی
عبدِ نبی فقیرؒ محمد روشن جلوہ عالی
محمد فقیر محمد روشن صاحب خوب خصالی
شرف الدین محمد غلام جان محمد جاناں
دین محمد محمد عظیم کرسن فضل سیاناں
کلیم اللہ سلطان محمد کرموں نظر کریسی
عزیز اللہ تے صالح محمد درداں دکھ چلیسی
دوست محمد عالی رتبہ صاحب فیض حضوری
ولی اللہ حفیظ اللہ صاحب آس کریسی پوری
غلام علی تے محمد وارث محمد لطف کمال
سلطان علی قاسم علی جو وحدت درج خیال

Marfat.com

فیض بخش تے کرم بخش غلام محی الدین
ناصر دین تے فضل الدین ہور چراغ الدین
شاکر دین بہاؤ الدین محمد علی آمین
صاحب عین صفائی سہاتے جلوہ حق یقین
شرف شاہ اتے جان محمد محمد حیات سعید
محمد علی تے شاہ ولی جو عالی قدر مجید
نور حسن رحم علی صاحب جو محمد علی نوں جانان
عبدالوہاب حبیب اللہ نوں دل تھیں خوب پچھانان
ہدایت حیات اللہ صاحب نالے عظمت اللہ
طفیل انہاندے میں عاجز تے کرسی فضل جو اللہ
غلام محمد شیر صاحب جو قادر بخش سمہالاں
پیر بخش تے ہاشم علی جو صاحب نیک خصالاں
حسین علی مدد علی پھی حضرت شیر قبولاں
خدا بخش بفضل الٰہی وچ درگاہ مقبولاں
محمد شاہ اتے احمد شاہ رستم علی دلیر
پیر بخش اتے الٰہی بخش فضل جناب چو فیر
محمد علی مردان علی جو سید علی ہمراہی
الٰہی بخش اتے قطب الدین کرسی دو تباہی
چراغ الدین تے قادر بخش یا ربّ اِنہاں طفیل
حیات بخش اتے کرم بخش جو کڈھو دل دے میل

Marfat.com

فیض بخش تے فضل الدین محسن علی جناب
الٰہی بخش اتے مصطفیٰ صاحب وانگ درخش آفتاب
فیض بخش تے بہاول بخش عالی صدق صفائی
حیات بخش اتے فقیر محمد کامل اکمل ایہائی
حسین علی بافضل الٰہی مہر کنندہ والی
ایہ بیٹا خاص غلام محمد پچھے دیکھ سمہالی
کرم شاہ محبوب شاہ نالے بہادر شاہ امیر
جیون شاہ امیر علی جو عباس علی بالخیر
فیض علی تے شرف علی بھی محمد شاہ دلدار
محمود شاہ اتے حشمت علی جو صاحب فیض قرار
نواب علی تے فقیر صاحب نوں دل دے وچ پہچاناں
فضل صاحب اتے قاسم علی نوں نال عقیدت جاناں
محمد علی محبوب شاہ نالے صاحب قطب زمان
محمد ضیاء تے محمد سعی جو عالی ہمت شان
محمد رفیع تے شاہ نواز روشن بدر ہلال
محمد فضیل تے ناصر محمد صاحب عین کمال
خالق محمد نور احمد بھی علی محمد جاناں
نور محمد احمد علی نوں دلبر خوب پہچاناں
الٰہی بخش اتے اکبر علی جو صاحب فیض ہدایت
فتح علی اتے قاسم علی بھین صاحب اہل کفایت

Marfat.com

فقیر بخش با فضل الٰہی صاحب عین تے عین
صاحب عین بعین معیّن مار لئے رتس غین

طفیل اِنہاں دے یا ربّ صاحب کرنی مہر گہیری
دردان دُکھاں اکایا مینوں رحمت پانواں تیری

ایہ درد اَوّلاً لگا مینوں یا ربّ بارِ خدایا
تیرے باجھوں کوئی نہ میرا تیں دروازے آیا

ایہ جتنی اوتے بیان میں کیتی یا ربّ بے پرواہ
طفیل انہاندے فضل کرم تھیں کر توں ہک نگاہ

اوّل کتاب تاں آخر توڑیں جتنے اسم ایہ پائے
نال یقین دلے دے کر کے وچہ کتاب ٹکائے

طفیل انہاندے بارِ خدایا کر توں فضل عنایت
میں عاجز مند غریب وِیچارا یا ربّ دیہ ہدایت

جے توں پکڑیسیں یا سڑیسیں میں عاصی بندہ تیرا
ڈہٹھا آء دروازے تیرے کر رحمت فضل نبیڑا

کتاب مذکورہ کا نام اور سال تکمیل

مین نام کتاب دیوان عرفانی سمجھا اندر آیا
ہور دوجا صیقل عرفانی ہجو جیں دل پایا

تریجا دیوان العارفین اسدا سمجھو بہائی
اتے چوتھا صیقل العارفین رکھیا حُبّ ٹکائی

Marfat.com

اِنہاں چوہان(۴) ناواں وچوں بڑا نام بولاسو
تا انشاء اللہ نال محمد مٹھے میوے کھاسو

ایہ اصل کتاب ہے سلک طریقت نور جو بحر توحیدے
نور علی نور جانی اِس نُوں نال تاکیدے
جیکو پڑھسی اُسدے تائیں کجھ فاتحہ خیر دعائیں
آکھو مین عاصی دے حق دل دے نال رضائیں
پچھے ہجرت مصطفٰے علیہ السلام باران سو(۱۲۰۰) سال
سنہ چورانوے(۹۴) سمجھ عزیزا مکّی کتاب سنبھال

کتاب مذکورہ کے مصنف کا نام اور تصنیف کا وقت دن اور مہینہ

مصنف اس کتاب دا الٰہی بخش فقیر
رہندا وچ بگہام دے عاجز مند حقیر
وقت عصر دے جان تون روز جو منگل وار
چتر ہنا لا دوجی گذری ہوئی تم شمار
مین ناچیز آہے تے عاصی بد کردار
اٹکل ناہین شعر دی نہ کُج عقل نہ سار
نالے مرض بدن دے اندر ڈاہڈی سخت جو دہائی
پر وچ بیماری ایہ کتاب دل تھین آسان بنائی

Marfat.com

یا ربّ اس کتاب نوں کرناں ئدہ مشہور
اندر فرقے عارفاں کیا نیڑے کیا دور

یا ربّ الله خالقا کُلّ میرے بخش گناہ
ہور والدین استاد تے کرتوں فضل الله

ہور ہادی راہنما جو صاحب فیض حضوری
یا ربّ الله خالق کر توں اوس مغفوری

پیر اساڈا خاص ہے روپڑ شہر چ واسا
احمد صاحب نام تس متّکر جانو ہاسا

پچھے تس فرزند ہے فقیر محمّد نام
صاحب عین صفائی والا عالی ہمّت کام

نقشبند طریق اے زُبدۂ الاولیاء
کئی ہزاران طالب اُس دے عاشق دل تے لیا

صاحب عین صفائی والا ہادی نیڑے دور
جو کجھ وچہ آسماناں زمیناں اُس دے وچ حضور

ہوئی ختم کتاب فضل الٰہی نال
لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ ﷺ رکھ یقین سمبھال

☆☆☆

Marfat.com

شجرۂ نسب الحاج حافظ عبداللہ شاہ قادری المعروف دیوانِ حضوریؒ

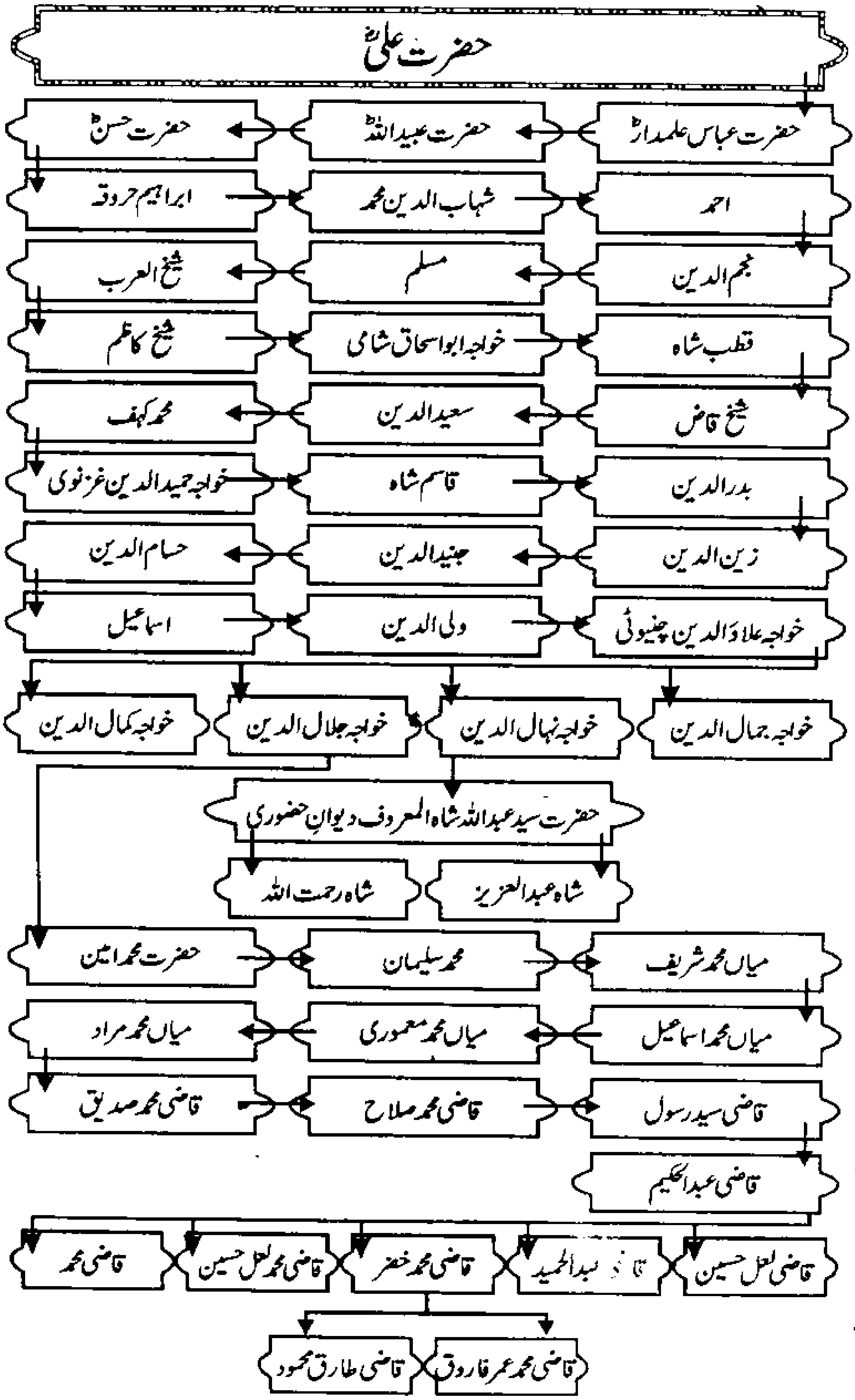

نوٹ:۔ حضرت قاضی عبدالحکیم کی بہن حضرت قاضی احمد جی چشتی نظامیؒ کی اہلیہ محترمہ تھیں۔
جب کہ آپ کی صاحبزادی صاحبہ حضرت قاضی محمد حسنؒ کی اہلیہ محترمہ تھیں۔

Marfat.com

شجرۂ طریقت حضرت دیوان حضوریؒ

حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

- حضرت خواجہ حسن بصریؒ
- حضرت خواجہ حبیب عجمیؒ
- حضرت داؤد طائیؒ

- حضرت امام حسنؓ
- حضرت امام حسینؓ
- حضرت امام زین العابدینؓ
- حضرت امام محمد باقرؓ
- حضرت امام جعفر صادقؓ
- حضرت امام موسیٰ کاظمؓ
- حضرت امام علی رضاؓ

حضرت معروف کرخیؒ

- حضرت سری سقطیؒ
- حضرت جنید بغدادیؒ
- حضرت ابوبکر شبلیؒ
- حضرت خواجہ ابوالفضل عبدالواحد تمیمیؒ
- حضرت ابوالفرح طرطوسیؒ
- حضرت خواجہ ابوالحسن علی القریشی ہکاریؒ
- حضرت خواجہ ابوسعید مبارک مخزومی
- **حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانیؒ**
- حضرت شیخ عبدالرزاقؒ
- حضرت شیخ ابی صالح نصر
- حضرت شیخ شہاب الدینؒ
- حضرت شیخ شرف الدینؒ
- حضرت شیخ شمس الدینؒ
- حضرت شیخ علاؤالدینؒ
- حضرت شیخ بدرالدین
- حضرت شیخ شہاب الدین ابو [illegible]
- حضرت شیخ عبدالباسطؒ
- حضرت شیخ قاسمؒ
- حضرت شیخ عبدالواحدؒ
- حضرت شیخ عبداللہؒ
- حضرت شیخ محمودؒ
- حضرت شاہ محمد بندگی بخاریؒ
- حضرت حاجی عبداللہ شاہ دیوان حضوریؒ

اہم پیغام

مزارِ مبارک حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ

ایک بلند اور طویل چبوترے پر یہ مقام حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ کا مزارِ مبارک ہے جو ترکی کے ایک خوبصورت شہر ''قونیہ شریف'' میں واقع ہے۔ تصویر میں آپؒ کی پائینتی آپ کے والدِ محترم کی قبر مبارک اور فانوسوں کے نیچے تین اور قبور کے بھی کچھ حصے نظر آرہے ہیں۔

الحمدللہ اس بندۂ ناچیز کو نومبر 95 میں اس عظیم مقام پر حاضری کا شرف اور مثنوی پڑھنے کی سعادت حاصل ہو چکی ہے۔ بغیر تحقیق کے آج کل اوپر والی اور نیچے والی تصویر کو

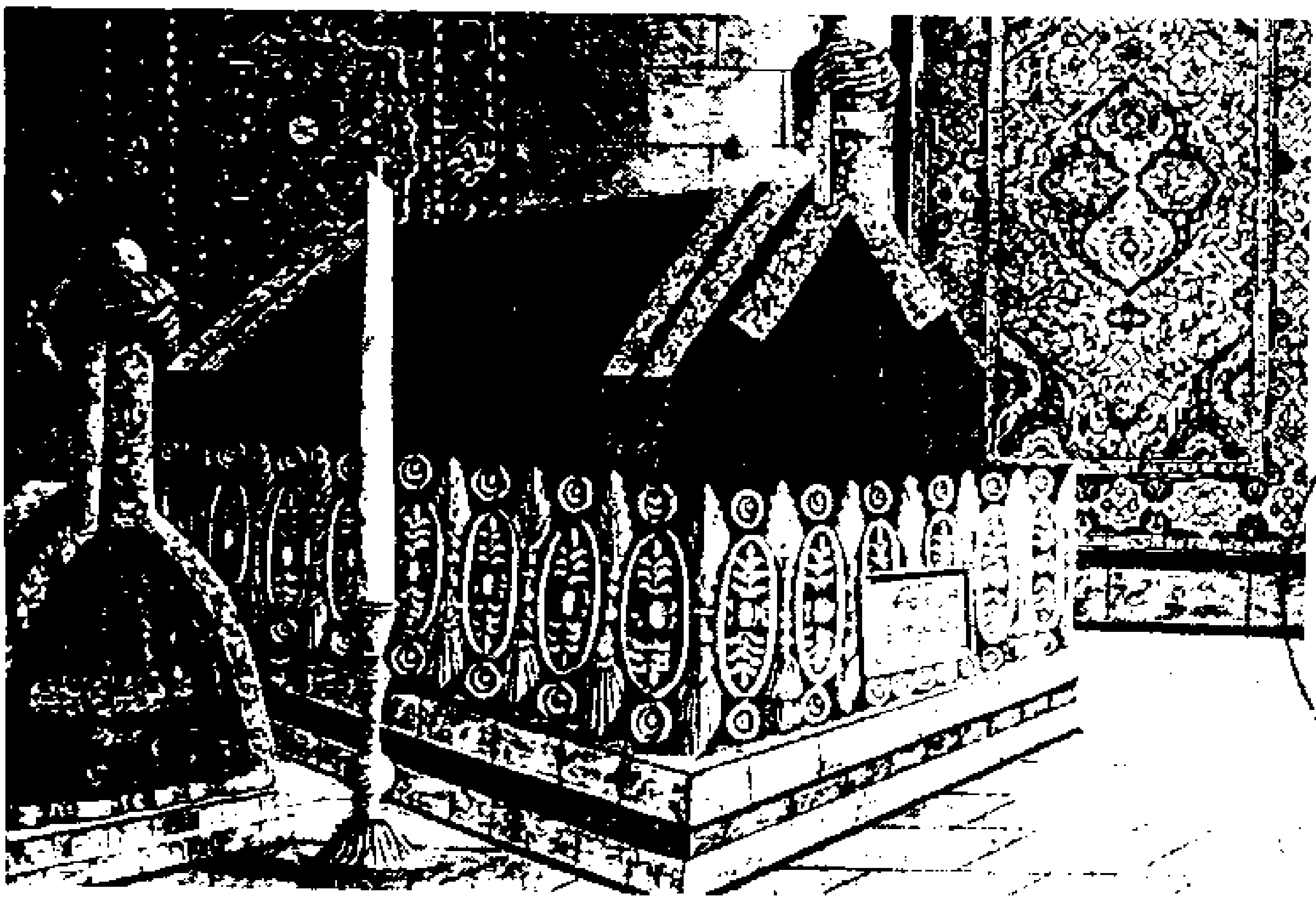

نبی پاک ﷺ کی قبر مبارک سے منسوب کر کے مختلف انداز میں استعمال کیا جارہا ہے جو کسی طور پر بھی ایک گناہ سے کم نہیں کیونکہ 881 ہجری کے بعد حجرۂ مبارکہ کے اصل مقام تک کسی ظاہری آنکھ کی بھی رسائی ممکن نہیں ہوئی تو اتنی جدید تصاویر کا حصول کس طرح ہوا؟ خدارا اس بات کی تصحیح کرلیں اور باقی لوگوں تک بھی یہ اہم پیغام ضرور پہنچائیں یہ آپ کی بھی ذمہ داری ہے۔

افتخار احمد حافظ قادری

Marfat.com

Marfat.com

مردِ حق، جس کی ہے بیحد ذوق بخش   داستانِ فقر و تسلیم و رضا
نجم حق، جس سے منیر و مفتخر   کہکشانِ فقر و تسلیم و رضا
آفتابِ فیض، جس سے مستنیر   اک جہانِ فقر و تسلیم و رضا

طارق سلطانپوری

Marfat.com